ابوبکر الصدیقؓ

حضرت ابوبکر الصدیقؓ پر روافض کی
طرف سے کیے جانے والے اعتراضات کا
رد روافض (شیعہ) کی کتب سے

اور انکے خلاف شیعہ کی ہرزہ سرئیاں
اور انکی شان میں گستاخیاں

صاحب غار ثانی اثنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ھے :
رافضیوں کی جلاء کے جیو

٣٧٧ - حميد بن زياد، عن محمد بن أيوب، عن علي بن أسباط، عن الحكم بن مسكين، عن يوسف بن صهيب، عن أبي عبد الله (عليه السلام)

pkkhan

قال: سمعت أبا جعفر (عليه السلام) يقول: إن رسول الله (صلى الله عليه وآله) أقبل يقول لأبي بكر في الغار: أسكن فإن الله معنا وقد

حضرت علیؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

نبیؐ کریم کے بعد تمام امت سے افضل ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں بعض روایتوں میں واقعہ یوں ذکر ہوا ہے کہ حضرت علیؓ کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی شان میں بدزبانی کی ہے جس کے بعد امیر المومنین حضرت علیؓ نے اس گالی بکنے والے کو بلایا شہادت طلب کی اور شہادت کے بعد (جب بدزبانی کرنا ثابت ہو گیا تو) سزا دی

کتابِ رافضۃ الشافی فی الامامہ شریف المرتضیٰ جلد ۳ صفحہ ۹۴

ومن اتبع آثارهما هدي الى صراط مستقيم)

وروى أبو جحيفة (١) ومحمد بن علي (٢) وعبد خير (٣) وسويد بن غفلة (٤) وأبو حكيمة (٥) وغيرهم وقد قيل انهم أربعة عشر رجلاً ان علياً عليه السلام قال في خطبة (خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر) وفي بعض الأخبار (ولو أشاء ان أسمي الثالث لفعلت) وفي بعض الأخبار انه عليه السلام خطب بذلك بعدما انهي إليه انّ رجُلاً تناول أبا بكر وعمر بالشتيمة فدعا به وتقدّم لعقوبته بعد أن شهدوا عليه بذلك•وروى جعفر

غفلة(٤) وأبو حكيمة(٥) وغيرهم وقد قيل انهم أربعة عشر رجلاً ان علياً عليه السلام قال في خطبة (خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر) وفي بعض الأخبار (ولو أشاء ان أسمي الثالث لفعلت) وفي بعض الأخبار انه عليه السلام خطب بذلك بعدما انهي إليه انّ رجُلاً تناول أبا بكر وعمر بالشتيمة فدعا به وتقدّم لعقوبته بعد أن شهدوا عليه بذلك•وروى جعفر

علي وبطه حتى فارق الدنيا توفي سنة ٧٢ .

(٢) يريد الإمام محمد بن علي الباقر عليه السلام أو محمد بن الحنفية .

(٣) عبد خير هو عبد خير بن يزيد الهمداني يكنى أبا عمارة أدرك زمان النبي صلّى الله عليه وسلم وهو من أكابر أصحاب علي رضي الله عنه وسكن الكوفة وهو ثقة مأمون (أسد الغابة ٣/ ٢٧٧) .

(٤) سويد بن غفلة ـ بالغين المعجمة والفاء مفتوحتين وقيل بالعين المهملة وهو خلاف المشهور ـ الجعفي المخضرم من كبار التابعين ، قدم المدينة يوم دفن رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلم وكان مسلماً في حياته توفي بالكوفة سنة ١ أو ٢ أو ٨٣ .

(٥) أبو حكيمة أحد الرواة عن علي عليه السلام (انظر الكنى والأسماء للدولابي ص١٥٥) .

(٦) انظر شرح نهج البلاغة ١/ ٢٢٢ .

موسیٰ سید

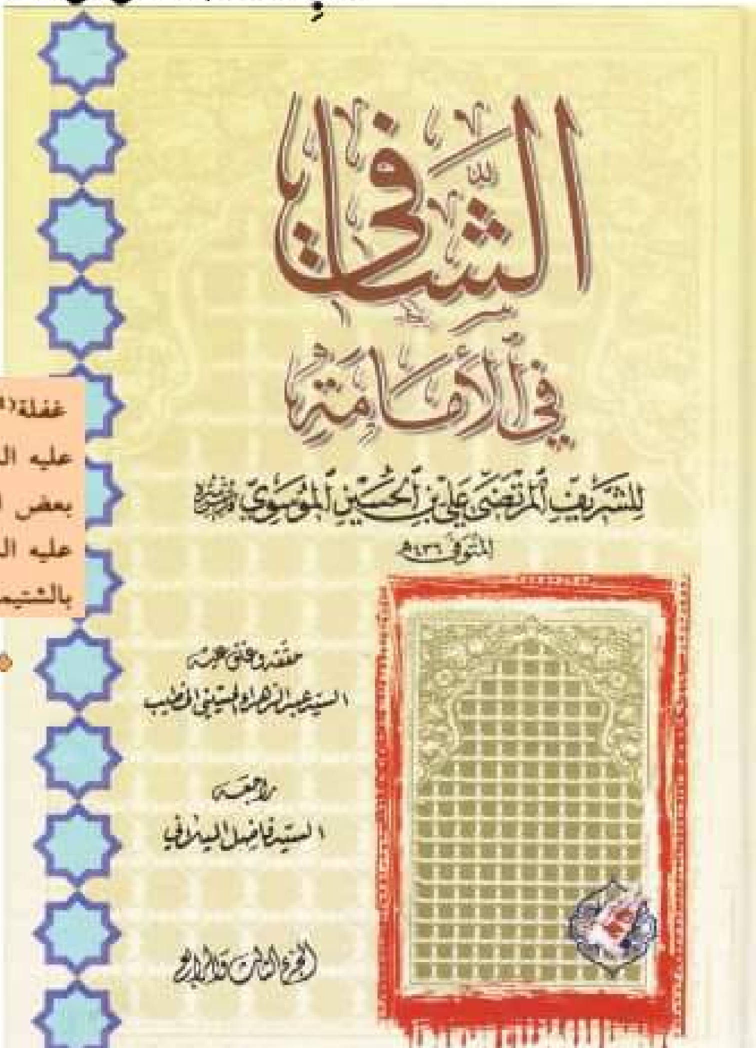

سیدنا علیؓ کا خطبہ ملاحظہ فرمائیں۔

یہ روایت امام باقرؒ اور امام جعفرؒ سے مروی ہے اے اللہ جس طرح تو نے خلفائے راشدینؓ کی اصلاح فرمائی اسی طرح ہماری اصلاح فرما پوچھا گیا وہ کون ہیں ؟ فرمایا وہ میرے دوست میرے بزرگ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں جو ہدایت کے امام ہیں قریش کے دو عظیم فرد ہیں رسول کریم ﷺ کے بعد مقتدا ہیں اور شیخ الاسلام ہیں جس نے انکی پیروی کی بچ گیا جس نے انکی اتباع کی صراط مستقیم پر چل پڑا۔

تلخیص الشافی شیخ الطائفہ جعفر الطوسی جلد سوم الصفحہ ۲۱۸

منها قبل وفاته .

واستدلوا : بما روي عن النبي ﷺ أنه قال في ابي بكر وعمر : « هذان سيدا كهول أهل الجنة » قالوا : والمراد بذلك أنهما سيدا من يدخل الجنة من كهول الدنيا ، كما قال ﷺ في الحسن والحسين عليهما السلام « سيدا شباب أهل الجنة » قالوا : والمراد بذلك أنهما سيدا من يدخل الجنة من شباب الدنيا .

وروي عن جعفر بن محمد عن أبيه : أن رجلا من قريش جاء إلى أمير المؤمنين عليه السلام ، فقال : سمعته يقول في الخطبة — آنفاً — « اللهم أصلحنا بما أصلحت به الخلفاء الراشدين » قلت فمن هما ؟ قال : حبيباي وعماك أبو بكر وعمر اماما الهدى ، وشيخا الاسلام ورجلا قريش ، والمقتدى بهما بعد رسول الله ﷺ من اقتدى بهما عصم ، ومن اتبع آثارهما هدي إلى صراط مستقيم » .

وروى أبو جحيفة ومحمد بن علي وعبد خير وسويد بن غفلة وأبو حكيمة

وروي عن جعفر بن محمد عن أبيه : أن رجلا من قريش جاء إلى أمير المؤمنين عليه السلام ، فقال : سمعته يقول في الخطبة — آنفاً — « اللهم أصلحنا بما أصلحت به الخلفاء الراشدين » قلت فمن هما ؟ قال : حبيباي وعماك أبو بكر وعمر اماما الهدى ، وشيخا الاسلام ورجلا قريش ، والمقتدى بهما بعد رسول الله ﷺ من اقتدى بهما عصم ، ومن اتبع آثارهما هدي إلى صراط مستقيم » .

فوالله لأملأنها على أبي فصيل خيلا ورجلا » فانزوى عنه علي عليه السلام ، وقال « ويحك يا أبا سفيان ، هذه من دواهيك ، وقد اجتمع الناس على أبي بكر ما زلت تبغي الاسلام العوج في الجاهلية والاسلام ، ووالله ما ضرّ للاسلام ذلك شيئاً ما زلت صاحب فتنة » .

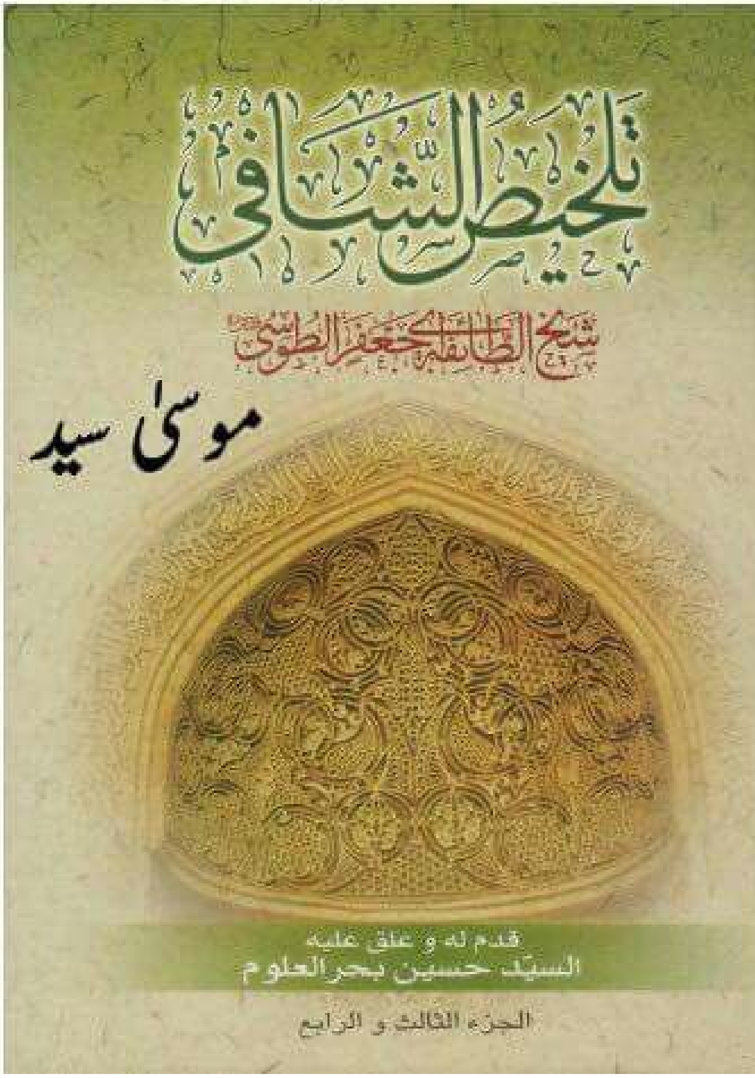

حضرت علیؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

نبیؐ کریم کے بعد تمام امت سے افضل ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں بعض روایتوں میں واقعہ یوں ذکر ہوا ہے کہ حضرت علیؓ کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ ایک شخص نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی شان میں بدزبانی کی ہے جس کے بعد امیر المومنین حضرت علیؓ نے اس گالی بکنے والے کو بلایا شہادت طلب کی اور شہادت کے بعد (جب بدزبانی کرنا ثابت ہو گیا تو) سزا دی

کتابِ رافضۃ الشافی فی الامامہ شریف المرتضیٰ جلد ۳ صفحہ ۹۴

ومن اتبع آثارهما هدي الى صراط مستقيم)

وروى أبو جحيفة (١) ومحمد بن علي (٢) وعبد خير (٣) وسويد بن غفلة (٤) وأبو حكيمة (٥) وغيرهم وقد قيل انهم أربعة عشر رجلاً ان علياً عليه السلام قال في خطبة (خير هذه الأمة بعد نبيّها أبو بكر وعمر) وفي بعض الأخبار (ولو أشاء ان أسمي الثالث لفعلت) وفي بعض الأخبار انّه عليه السلام خطب بذلك بعدما أنهي إليه أنّ رجُلاً تناول أبا بكر وعمر بالشتيمة فدعا به وتقدّم لعقوبته بعد أن شهدوا عليه بذلك ●وروى جعفر ...

غفلة (٤) وأبو حكيمة (٥) وغيرهم وقد قيل انهم أربعة عشر رجلاً ان علياً
عليه السلام قال في خطبة (خير هذه الأمة بعد نبيّها أبو بكر وعمر) وفي
بعض الأخبار (ولو أشاء ان أسمي الثالث لفعلت) وفي بعض الأخبار انّه
عليه السلام خطب بذلك بعدما أنهي إليه أنّ رجُلاً تناول أبا بكر وعمر
بالشتيمة فدعا به وتقدّم لعقوبته بعد أن شهدوا عليه بذلك ●وروى جعفر

... علي ويطه حتى فارق الدنيا توفي سنة ٧٢.

(٢) يريد الإمام محمد بن علي الباقر عليه السلام أو محمد بن الحنفية.

(٣) عبد خير هو عبد خير بن يزيد الهمداني يكنى أبا عمارة أدرك زمان النبي صلّى الله عليه وسلم وهو من أكابر أصحاب علي رضي الله عنه وسكن الكوفة وهو ثقة مأمون (أسد الغابة ٣/ ٢٧٧).

(٤) سويد بن غفلة ـ بالغين المعجمة والفاء مفتوحتين وقيل بالعين المهملة وهو خلاف المشهور ـ الجعفي مخضرم من كبار التابعين ، قدم المدينة يوم دفن رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلم وكان مسلماً في حياته توفي بالكوفة سنة ٨١ أو ٨٢ أو ٨٣.

(٥) أبو حكيمة أحد الرواة عن علي عليه السلام (انظر الكنى والأسماء للدولابي ص١٥٥).

(٦) انظر شرح نهج البلاغة ١/ ٢٢٢.

موسیٰ سید

٩٤

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اپنی زندگی کی قسم میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا

نہج البلاغ اردو مترجمہ مفتی جعفر حسین حضرت علی کے خطبات خطبہ نمبر ۲۴ صفحہ ۱۳۶

إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ فَإِنَّ الْمُمْسِكَ خَيْرَهُ عَنْ عَشِيرَتِهِ إِنَّمَا يُمْسِكُ يَدًا وَاحِدَةً فَإِذَا احْتَاجَ إِلَى نُصْرَتِهِمْ وَاضْطُرَّ إِلَى مُرَافَدَتِهِمْ قَعَدُوا عَنْ نُصْرَتِهِ وَتَثَاقَلُوا عَنْ صَوْتِهِ فَمُنِعَ تَرَافُدَ الْأَيْدِي الْكَثِيرَةِ وَتَنَاهُضَ الْأَقْدَامِ الْجَمَّةِ۔

ہے کہ جو شخص اپنے قبیلے سے حسن سلوک نہیں کرتا تو اس نے ایک ہی ہاتھ کی منفعت کو روکا۔ لیکن جب ان کی امداد کی ضرورت پڑے گی اور ان کی ہمدردی و اعانت کیلئے لاچار و مضطر ہوگا تو وہ ان کے بہت سے بڑھنے والے ہاتھوں اور اٹھنے والے قدموں کی ہمدردیوں اور چارہ سازیوں سے محروم ہو جائے گا۔

خطبہ ۲۴

وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَعَمْرِي مَا عَلَيَّ مِنْ قِتَالِ مَنْ خَالَفَ الْحَقَّ وَخَابَطَ الْغَيَّ مِنْ إِدْهَانٍ وَلَا إِيهَانٍ

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب

وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَعَمْرِي مَا عَلَيَّ مِنْ قِتَالِ مَنْ خَالَفَ الْحَقَّ وَخَابَطَ الْغَيَّ مِنْ إِدْهَانٍ وَلَا إِيهَانٍ

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب

تَوَاتَرَتْ عَلَيْهِ الْأَخْبَارُ بِاسْتِيلَاءِ أَصْحَابِ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْبِلَادِ وَقَدِمَ عَلَيْهِ عَامِلَاهُ عَلَى الْيَمَنِ وَهُمَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ وَسَعِيدُ بْنُ نِمْرَانَ لَمَّا غَلَبَ عَلَيْهِمَا بُسْرُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ فَقَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْمِنْبَرِ ضَجِرًا بِتَثَاقُلِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْجِهَادِ وَمُخَالَفَتِهِمْ لَهُ فِي الرَّأْيِ فَقَالَ۔

معاویہ کے اصحاب (آپ کے مقبوضہ) شہروں پر تسلط جما رہے ہیں اور یمن کے عامل عبید اللہ ابن عباس اور سپہ سالار لشکر سعید ابن نمران بسر ابن ابی ارطاۃ سے مغلوب ہو کر حضرت کے پاس پلٹ آئے تو آپ اپنے اصحاب کو جہاد میں سستی اور رائے کی خلاف ورزی سے بددل ہو کر منبر کی طرف بڑھے اور فرمایا۔

یہ عالم ہے اس کوفہ کا، جس کا بندوبست میرے ہاتھ میں ہے (اے شہر کوفہ) اگر تیرا یہی عالم رہا کہ تجھ میں آندھیاں چلتی

نہج البلاغہ

ترجمہ و حواشی

از

موسیٰ سید

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

سیدنا ابو بکر صدیق کا رسول اللہ ﷺ کی جگہ امامت کروانا

[illegible]

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض سخت ہو گیا تو آپ نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ اصحاب رسول کو نماز پڑھائیں اور ان کے لیے حضرت ابوبکر نے کتنی نمازیں پڑھائیں اس میں اختلاف ہے۔ شیعہ کا خیال ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صرف ایک نماز صحابہ کو پڑھائی اور یہ وہی نماز ہے جس میں رسول اللہ تشریف لے گئے تھے اور حضرت علی و حضرت فضل کے درمیان ان کے کندھوں کے سہارے چل کر گئے تھے پھر آپ محراب میں حضرت ابوبکر کی جگہ کھڑے ہوئے اور وہ پیچھے ہٹ گئے۔ اور میرے نزدیک صحیح یہ ہے اور یہی جمہور علماء کا مختار ہے اور مشہور بھی یہی ہے کہ یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آخری جماعت کرانے کی نماز نہیں تھی اس کے بعد حضرت ابوبکر نے دو دن صحابہ کو نمازوں کی امامت فرمائی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

نہج البلاغۃ

مع شرحہ

الدرة النجفية

تالیف

العلامة ابراهيم بن حسين الدنبلي ره

دار الطباعة الاسلامية
بالنجف الاشرف

روافض کہتے ہیں خلافت امر ربی ہے لیکن یہ سیدنا علی رضہ کیا کہہ رہے ہیں

شیعہ روافض کہتے ہیں سیدنا علی رضہ خلیفہ بلا فضل تھے لیکن سیدنا علی رضہ کیا کہہ رہے ہیں میری خلافت لوگوں کی خواہش تھی اور مجھے لوگوں نے خلیفہ منتخب کیا ورنہ میں خلافت کی کوئی خواہش نا رکھتا تھا:
نیز سیدنا علی کو خلیفہ لوگوں نے بنایا تھا اب شیعوں کا خلیفہ بلافضل والا عقیدہ کہاں گیا

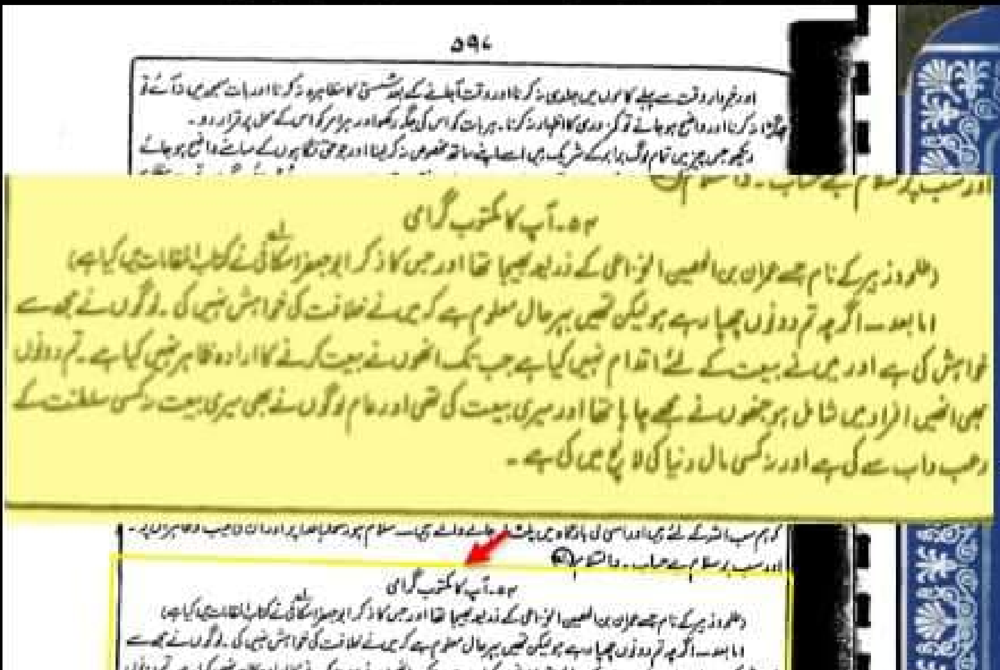

۵۴۔ آپ کا مکتوب گرامی

(طلحہ و زبیر کے نام جسے عمران بن الحصین الخزاعی کے ذریعہ بھیجا تھا اور جس کا ذکر ابو جعفر اسکافی نے کتاب المقامات میں کیا ہے)

اما بعد۔ اگرچہ تم دونوں چھپا رہے ہو لیکن تمہیں بہرحال معلوم ہے کہ میں نے خلافت کی خواہش نہیں کی۔ لوگوں نے مجھ سے خواہش کی ہے اور میں نے بیعت کے لئے اقدام نہیں کیا ہے جب تک انہوں نے بیعت کرنے کا ارادہ ظاہر نہیں کیا ہے۔ تم دونوں بھی انہیں افراد میں شامل ہو جنہوں نے مجھے چاہا تھا اور میری بیعت کی تھی اور عام لوگوں نے بھی میری بیعت نہ کسی سلطنت کے رعب داب سے کی ہے اور نہ کسی مال دنیا کی لالچ میں کی ہے۔

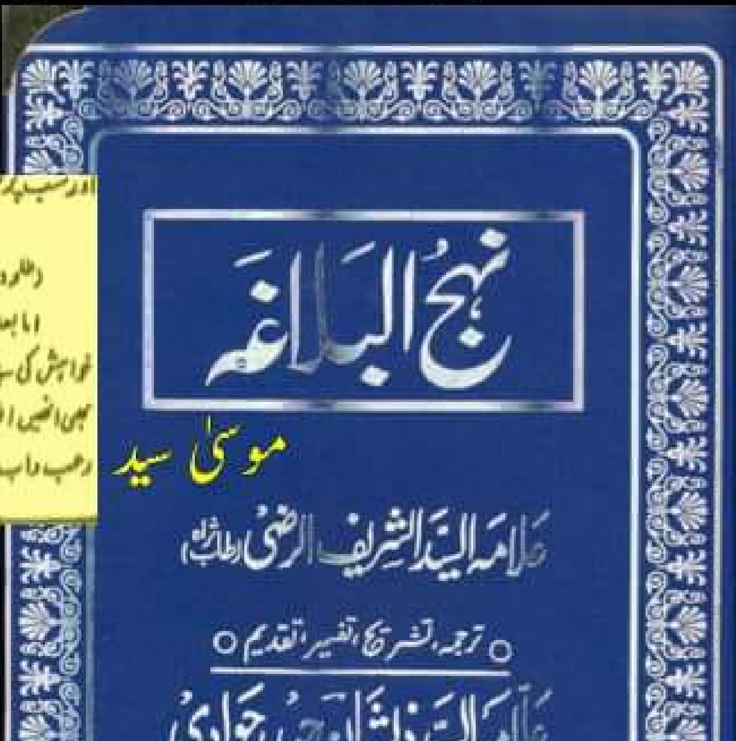

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اپنی زندگی کی قسم میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا

نہج البلاغ اردو مترجمہ مفتی جعفر حسین حضرت علی کے خطبات خطبہ نمبر ۲۴ صفحہ ۱۳۶

إلى تَمامِ الكَلامِ فَإنَّ المُمسِكَ خَيرَهُ عَن عَشيرَتِهِ إنَّما يُمسِكُ نَفعَ يَدٍ واحِدَةٍ فَإذا احتاجَ إلى نَصرِهِم واضطُرَّ إلى مَرافِدِهِم قَعَدوا عَن نَصرِهِ وتَثاقَلوا عَن صَوتِهِ فَمُنِعَ تَرافُدَ الأيدي الكَثيرَةِ وتَناهُضَ الأقدامِ الجَمَّةِ۔

ہے کہ جو شخص اپنے قبیلے سے حسن سلوک نہیں کرتا تو اس نے ایک ہی ہاتھ کی منفعت کو روکا۔ لیکن جب ان کی امداد کی ضرورت پڑے گی اور ان کی ہمدردی و اعانت کیلئے لاچار و مضطر ہوگا تو وہ ان کے بہت سے بڑھنے والے ہاتھوں اور اٹھنے والے قدموں کی ہمدردیوں اور چارہ سازیوں سے محروم ہو جائے گا۔

خطبہ ۲۴

وَمِن خُطبَةٍ لَهُ عَلَيهِ السَّلامُ وَلَعَمري ما عَلَيَّ مِن قِتالِ مَن خالَفَ الحَقَّ وَخابَطَ الغَيَّ مِن إدهانٍ وَلا إيهانٍ

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب

وَمِن خُطبَةٍ لَهُ عَلَيهِ السَّلامُ وَلَعَمري ما عَلَيَّ مِن قِتالِ مَن خالَفَ الحَقَّ وَخابَطَ الغَيَّ مِن إدهانٍ وَلا إيهانٍ

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رو رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب

تَواتَرَت عَلَيهِ الأخبارُ بِاستيلاءِ أصحابِ مُعاوِيَةَ عَلَى البِلادِ وَقَدِمَ عَلَيهِ عامِلاهُ عَلَى اليَمَنِ وَهُما عُبَيدُ اللهِ بنُ العَبّاسِ وَسَعيدُ بنُ نِمرانَ لَمّا غَلَبَ عَلَيهِما بُسرُ بنُ أبي أرطاةَ فَقامَ عَلَيهِ السَّلامُ إلَى المِنبَرِ ضَجِراً بِتَثاقُلِ أصحابِهِ عَنِ الجِهادِ وَمُخالَفَتِهِم لَهُ فِي الرَّأيِ فَقالَ۔

معاویہ کے اصحاب (آپ کے مقبوضہ) شہروں پر تسلط جما رہے ہیں اور یمن کے عامل عبید اللہ ابن عباس اور سپہ سالار لشکر سعید ابن نمران بسر ابن ابی ارطاۃ سے مغلوب ہو کر حضرت کے پاس پلٹ آئے تو آپ اپنے اصحاب کو جہاد میں سستی اور رائے کی خلاف ورزی سے بددل ہو کر منبر کی طرف بڑھے اور فرمایا۔

یہ عالم ہے اس کوفہ کا، جس کا بندوبست میرے ہاتھ میں ہے (اے شہر کوفہ) اگر تیرا یہی عالم رہا کہ تجھ میں آندھیاں چلتی

نہج البلاغہ

ترجمہ و حواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ

موسیٰ سید

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ صرف ۷ شخصوں نے پڑھا

ملا باقر مجلسی اپنی کتاب جلاء العیون صفحہ نمبر ۲۵۴ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عبارت نقل کرتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں صرف ۷ لوگ تھے جن کے نام سلمان، مقدار، عمار، حذیفہ و عبد اللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے امام تھے

کو زیارت کریں اور میرے بعد میرے دوست کے لئے دو مددگار دست بہم پہنچے۔ ایضاً۔ جناب امیرؑ سے روایت ہے، سات شخصوں نے جناب فاطمہؑ پر نماز پڑھی۔ ابوذر، سلمان، مقداد، عمار، حذیفہ و عبداللہ بن

محمد عمیر

مسعود اور میں ان کا امام تھا۔ شیخ طوسیؒ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جناب صادقؑ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے کس کے لئے نعش بنائی گئی۔ فرمایا جناب فاطمہؑ کے لئے۔ ایضاً بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ پہلے نعش جو اسلام میں بنائی گئی نعش جناب فاطمہؑ تھی اور سبب اس کے بنانے کا یہ تھا کہ جب جناب فاطمہؑ بیمار تھیں، وہ بیماری جس میں دنیا سے رحلت کی۔ اسماء بنت عمیس سے کہا: اے اسماء میں نحیف و ضعیف ہو گئی ہوں اور گوشت میرے بدن کا گھل گیا ہے، کیا تم کوئی چیز ایسی بنا سکتی ہو جس سے میرا جسم مردوں سے پوشیدہ رہے۔ اسماء نے عرض کی جب میں بلاد حبشہ میں تھی میں نے ان کو ایک قسم کی نعش بناتے دیکھا تھا۔ اگر آپ فرمائیں تو میں بنا کر دکھاؤں۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا۔ اس بناؤ۔ یہ سن کر اسماء بنت عمیس ایک تخت لائیں اور اس کو اوندھا کر کے شاخہائے خرما پایہ ہائے تخت میں باندھے اور اس پر ایک کپڑا ڈال کر عرض کیا۔ اس طرح سے بناتے ہیں یہ دیکھ کر جناب فاطمہؑ نے فرمایا ایسی ہی نعش میرے واسطے بھی بناؤ۔ اور میرا جسم

جلاء العیون

کو زیارت کریں اور میرے بعد میرے دوست کے لئے دو مددگار دست بہم پہنچے۔ ایضاً۔ جناب امیرؑ سے روایت ہے، سات شخصوں نے جناب فاطمہؑ پر نماز پڑھی۔ ابوذر، سلمان، مقداد، عمار، حذیفہ و عبداللہ بن

مسعود اور میں ان کا امام تھا

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ... 260756، 260508

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے دیا

جلاء العیون جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۴۹ پر ملا باقر مجلسی عرف کنجر کی اولاد کشف الغمہ میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتا ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آئی اور مکان کے اندر جانا چاہا لیکن اسماء رضی اللہ عنہا نے جانے نہ دیا بلکہ اپنے والد محترم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی

...کی ایک آہ حسرت ناک کھینچی۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے مجھے خبر دی ہے کہ میں سب سے پہلے اہل بیت سے ان سے ملحق ہوں گی... اے پسر عم ... دل ... صبر کرو، اور بقضائے حق تعالیٰ راضی ...

ترکیب نعش زبانی اسماء بنت عمیس

کشف الغمہ میں اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے۔ جناب فاطمہؑ نے مرض وفات میں مجھ سے فرمایا مجھے برا معلوم ہوتا ہے جس طرح عورتوں کے جنازہ کو اٹھاتے ہیں۔ اس لئے کہ تختہ کے اوپر رکھ کر کپڑا اوڑھا دیتے ہیں، اور اس سے جسم کا موٹا دبلا ہونا لوگوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ اسماء نے کہا اے دختر رسولؐ میں آپ کو ایک چیز دکھلاؤں، جو میں نے حبشہ میں دیکھی۔ پس خرمے کے درخت کی ہری لکڑیاں منگائیں اور تابوت بنا کر اس پر کپڑا ڈال دیا۔ جب فاطمہؑ نے دیکھا، فرمایا یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔ اگر میت کو اس میں رکھیں مرد و عورت میں تمیز نہ ہوگی۔ پس فرمایا جب میرا انتقال ہو مجھے غسل دینا اور کسی کو ... جب جناب فاطمہؑ نے انتقال کیا، عائشہ آئی اور چاہا کہ اندر مکان میں جائے۔ اسماء بنت عمیس نے نہ جانے دیا۔ عائشہ نے اپنے باپ ابوبکر سے شکایت کی۔ اور کہا، یہ خثعمیہ مجھے دختر رسولؐ کے پاس نہیں جانے دیتی اور فاطمہؑ کے لئے تابوت اس نے بنایا ہے۔ جب ابوبکر نے پوچھا اس نے کہا: خود فاطمہؑ نے حکم دیا ہے کہ ان کے پاس کسی کو نہ آنے دوں، اور اس تابوت کو زندگی میں ان کو دکھلا چکی ہوں، ... بنوانے کو کہا ہے اس کی تعمیل کی۔ پس جناب امیرؑ اور اسماء بنت عمیس نے فاطمہؑ کو غسل دیا

وصایائے جناب فاطمہ

... شہید ہونے پر چالیس روز گزر گئے۔ اس وقت جناب فاطمہؑ کو ان کی خبر وفات پہنچی ... اسماء بنت عمیس سے جناب امیرؑ کو بلایا، اور کہا۔ اے ابن عم خبر وفات مجھے آسمان سے پہنچی اور اب چلنے کو ہے تم کو چند امور کی وصیت کرتی ہوں کہ دل میں رکھنا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا اے دختر رسول خدا جو چاہو وصیت کرو۔ یہ کہہ کر جناب امیرؑ سرہانے بیٹھ گئے۔ اور مکان میں جو کوئی تھا اس کو باہر کر دیا۔ اس وقت جناب سیدہؑ نے فرمایا۔ اے ابن عم تم نے ہرگز مجھے دروغ گو اور خیانت کرنے والی نہ پایا ہوگا اور جس روز سے مجھے تم سے سابقہ پڑا ہوگا، میں نے تمہاری مخالفت نہیں کی۔ جناب امیرؑ نے فرمایا معاذاللہ تم دانا تر بخدا اور نیکوکار اور پرہیزگار تر اور کریم تر اور خدا سے خائف تر ہو ... کہ میں تم کو اپنی مخالفت کا الزام دے سکتا ہوں۔ واقعی مجھ پر تمہاری مفارقت بہت گراں ہے۔ لیکن یہ وہ چیز ہے جس سے کسی کو چارہ نہیں۔ بخدا مجھ پر مصیبت مفارقت رسول ... تازہ کیا اور تمہاری وفات و جدائی مجھ پر عظیم

محمد عمیر

جلاء العیون

جلد اول

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترکیب نعش زبانی اسماء بنت عمیس
کشف الغمہ میں اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے۔ ... عائشہ نے اپنے باپ ابوبکر سے شکایت کی۔ ... پس جناب امیرؑ اور اسماء بنت عمیس نے فاطمہؑ کو غسل دیا

جلاء العیون

جلد اوّل

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملّا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر - 260756, 269598

مارچ 2001

ہدیہ -/

... گا۔

پس جناب امیرؑ نے وضو کیا اور مسجد میں تشریف لائے۔ مشغول نماز ہوئے۔ خالد بن ولید بھی پہلو میں آ کھڑا ہوا۔ اس وقت ابو بکر نماز پڑھاتے تھے۔ اور ڈر سے کہ جناب امیرؑ نے اگر تلوار کھینچ لی تو پہلے ...

فاطمة ﷺ واقرأيهما السّلام وقولي لعليّ : ﴿ إِنَّ ٱلْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ
نَّاصِحِينَ ﴾ ؛ فجاءت ، فقال أميرالمؤمنين ﷺ : قولي لها : إنّ الله يحول بينهم وبين ما يريدون ،
م قام وتهيّأ للصّلاة ، وحضر المسجد ، وصلّى خلف أبي بكر ، وخالد بن الوليد يصلّي بجنبه ،
معه السّيف ، فلمّا جلس أبوبكر في التشهّد ندم على ما قال وخاف الفتنة ، وعرف شدّة عليّ
بأسه ، فلم يزل متفكّراً لا يجسر أن يسلّم ، حتّى ظنّ النّاس أنّه قد سهى ، ثمّ التفت إلى خالد فقال :
ا خالد لا تفعلنّ ما أمرتك ، والسّلام عليكم ورحمة الله وبركاته .

فقال أميرالمؤمنين ﷺ : يا خالد ما الّذي أمرك به ؟

فقال : أمرني بضرب عنقك .

قال : أوكنت فاعلاً ؟

قال : إي والله ، لولا أنّه قال لي لا تقتله قبل التسليم لقتلتك .

قال : فأخذه عليّ ﷺ فجلّد به الأرض ، فاجتمعت النّاس عليه .

فقال عمر : يقتله وربّ الكعبة .

الفضل وعبدالله .

هاجرت مع زوجها جعفر بن أبي طالب ﷺ إلى الحبشة .

ذكر ابن الأثير في أسد الغابة : «إنّ عمر بن الخطّاب قال لها : نعم القوم لولا أنّنا سبقناكم إلى الهجرة ، فذكرت ذلك للنّبيّ ﷺ ، فقال : بل لكم هجرتان إلى أرض الحبشة وإلى المدينة» إنتهى .

وأعقبت أسماء من جعفر بن أبي طالب الطيّار في الجنان ﷺ ثمانية بنين وهم : عبدالله ، وعون ، ومحمّد الأكبر ، ومحمّد الأصغر ، وعبدالله الأكبر ، وعبدالله الأصغر ، وحميد ، وحسين ؛ أمّا محمّد الأكبر فقُتل مع عمّه أميرالمؤمنين ﷺ بصفّين ، وأمّا عون ومحمّد الأصغر فقُتلا مع ابن عمّهما الحسين ﷺ يوم الطفّ ، وأمّا عبدالله الأكبر فهو أحد أجواد بني هاشم الأربعة وهم : الحسن والحسين وعبدالله بن العبّاس وهو الرّابع ﷺ ، ولم يبايع رسول الله ﷺ طفلاً غير هؤلاء الأربعة ، ولد بأرض الحبشة ، وله في الجود أخبار كثيرة ، حتّى لُقّب بقطب السخاء ، حضر مع عمّه صفّين ، وعقد له يوم الجمل على عشرة آلاف ، وليس لجعفر عقب إلّا منه .

فلمّا قتل جعفر بن أبي طالب ﷺ تزوّجها أبوبكر فأولدت له محمّداً حبيب عليّ وربيب حجره وواليه على مصر ، قتله معاوية بن أبي سفيان ، وللإمام ﷺ عند قتل محمّد بن أبي بكر خطبة موجودة في النّهج ، ولمّا مات أبوبكر تزوّجها أميرالمؤمنين ﷺ فأولدت له يحيى بإجماع ، واختلف في عون بن عليّ بن أبي طالب فقيل إنّه منها .

وروي أنّها كانت تحت حمزة بن عبدالمطّلب فأولدت له بنتاً اسمها أمامة .

في كشف الغمّة : «عن أسماء بنت عميس قالت : أوصتني فاطمة ﷺ أن لا يغسلها إلّا أنا وعلي ؛ فغسلتها أنا

کتبِ رافضیت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنا

شیخ طبرسی الاحتجاج جلد ۱ صفحہ ۱۱۲ پر لکھتا ہے

امام باقرؒ سے روایت ہے جب اسامہؓ کو نبیؐ کے وصال کا خط پہنچا تو وہ ساتھیوں سمیت مدینہ آگئے اور دیکھا کہ ابوبکرؓ کے پاس بیعت کے لئے لوگ جمع ہیں تو وہ علیؓ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا یہ کیا ہے علیؓ نے ان سے کہا یہ وہی ہے جو تم دیکھ رہے ہو اسامہؓ نے ان سے پوچھا کیا آپ نے بھی بیعت کر لی ہے علیؓ نے کہا ہاں اسامہؓ میں نے بھی بیعت کر لی ہے

قال : «فقال له عمر : لا تفعل قميص قمّصك الله ، لا تخلعه فتندم ولكن ألحّ عليه بالكتب والرسائل ومُر فلاناً وفلاناً أن يكتبوا إلى أُسامة أن لا يفرّق جماعة المسلمين وأن يدخل معهم فيما صنعوا» .

قال : «فكتب إليه أبوبكر وكتب إليه النّاس من المنافقين أنِ آرض بما اجتمعنا عليه وإيّاك أن تشتمل المسلمين فتنة من قبلك فإنّهم حديثو عهد بالكفر» .

قال : «فلمّا وردت الكتب على أُسامة انصرف بمن معه حتّى دخل المدينة ، فلمّا رأى اجتماع الخلق على أبي بكر ، إنطلق إلى علي بن أبي طالب عليه السلام فقال له : ما هذا ؟

قال له عليّ : «هذا ما ترى» .

قال له أُسامة : فهل بايعته ؟

فقال : «نعم يا أُسامة» .

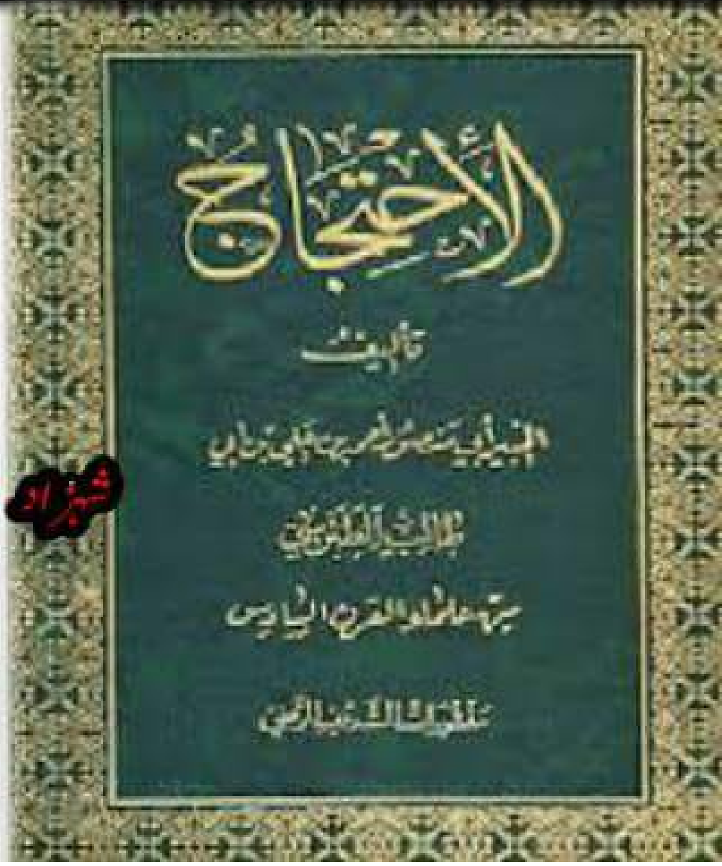

شہزاد

کتبِ رافضیت سے حضرت علیؓ کا حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کی بیعت کرنا

امالی صفحہ 507 میں شیخ طوسی نقل کرتے ہیں

پس میں نے ابو بکرؓ کی اسی طرح بیعت کی جس طرح تم لوگوں نے کی اور میں نے یہ ناپسند کیا کہ مسلمانوں کی جماعت کے مابین کوئی پھوٹ یا تفرقہ پیدا ہو پھر ابو بکرؓ نے خلافت عمرؓ کو سونپی اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسولؐ کے بعد اُن کے قریب ہم تھے پس پھر میں نے بھی عمرؓ کی اسی طرح بیعت کی جس طرح تم لوگوں نے کی

مساحق، عن أبيه: أنّه شهد يوم الجمل، وأنّ الناس لمّا انهزموا اجتمع هو ونفر من قريش فيهم مروان، فقال بعضهم لبعض: والله لقد ظلمنا هذا الرجل ونكثنا بيعته على غير حدث كان منه، ثمّ لقد ظهر علينا فما رأينا رجلاً كان أكرم سيرة ولا أحسن عفواً بعد رسول الله (صلّى الله عليه وآله) منه، فتعالوا فندخل عليه ولنعتذرنّ ممّا صنعنا. قال: فدخلنا عليه، فلمّا ذهب متكلّمنا يتكلّم قال: انصتوا أكفكم، إنّما أنا رجل منكم، فإن قلت حقاً فصدّقوني، وإن قلت غير ذلك فردّوه عليّ، أنشدكم بالله أتعلمون أنّ رسول الله (صلّى الله عليه وآله) قُبض وأنا أولى الناس به وبالناس؟ قالوا: اللهم نعم. قال: فبايعتم أبا بكر وعدلتم عنّي، فبايعت أبا بكر كما بايعتموه، وكرهت أن أشقّ عصا المسلمين، وأن أفرّق بين جماعتهم، ثمّ أنّ أبا بكر جعلها لعمر من بعده، وأنتم تعلمون أنّي أولى الناس برسول الله (صلّى الله عليه وآله) وبالناس من بعده، فبايعت عمر كما بايعتموه، فوفيت له ببيعته حتّى لمّا قُتل جعلني سادس ستّة، فدخلت حيث أدخلني، وكرهت أن أفرّق

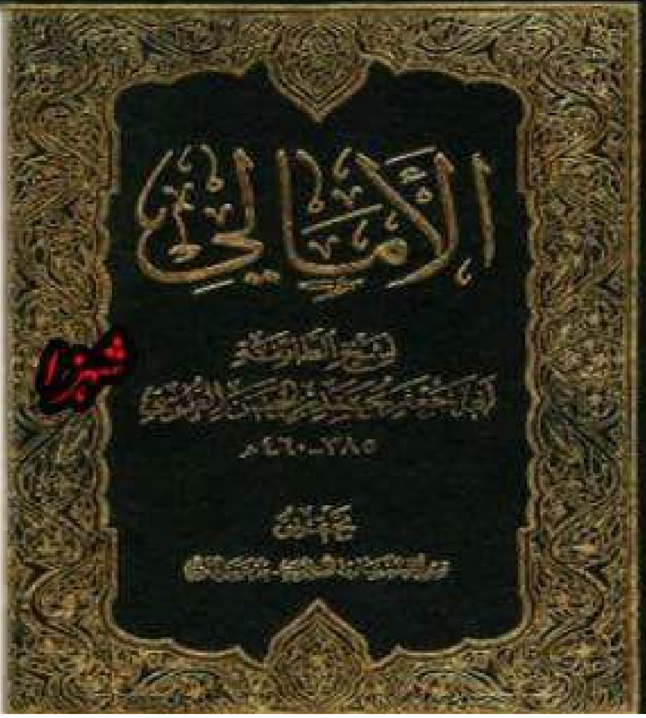

ليكفر الله عنهم أسوأ الذي عملوا ويجزيهم أجرهم بأحسن الذي كانوا يعملون (٣٥)).

الاعراب: (والذي جاء بالصدق وصدق به): الذي هنا جنس، لأن خبره جمع، وهو قوله (أولئك) فلا يراد به واحد معين: (ليكفر الله): اللام من صلة

"جو شخص آیا صدق کے ساتھ اس سے مراد رسول خداؐ ہیں اور جس نے تصدیق کی ان کی، اس سے مراد ابو بکرؓ ہیں۔"

ومقام للجاحدين. وهذا استفهام يراد به التقرير، ومعناه: إنه تكفيك، ويقال: أنوى وثوى بمعنى. قال:

طال الثواء على ربع بيمؤود، * أودى وكل جديد مرة مود (١)

(والذي جاء بالصدق وصدق به) اختلف في المعني به فقيل: الذي جاء بالصدق محمد صلى الله عليه وآله وسلم جاء بالقرآن، وصدق به المؤمنون، فهو حجتهم في الدنيا

والآخرة، عن ابن زيد وقتادة ومقاتل، واحتجوا بقوله: (أولئك هم المتقون).

وقيل: الذي جاء بالصدق وهو القرآن، جبرائيل عليه السلام، وصدق به محمد صلى الله عليه وآله وسلم تلقاه

بالقبول، عن السدي. وقيل: الذي جاء بالصدق وهو قول لا إله إلا الله، هو محمد صلى الله عليه وآله وسلم وصدق به هو أيضا، وبلغه إلى الخلق، عن ابن عباس، قال: ولو

كان المصدق به غيره، لقال: والذي صدق به. وهذا أقوى الأقوال. وقيل: الذي جاء بالصدق رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وصدق به أبو بكر، عن أبي العالية، والكلبي.

وقيل: الذي جاء بالصدق الأنبياء، وصدق به أتباعهم، عن عطاء، والربيع وعلى هذا فيكون (الذي) للجنس، كما في قول الشاعر:

وإن الذي حانت بفلج دماؤهم، هم القوم، كل القوم، يا أم خالد (٢)

---

(١) قائله شماخ. وبيمؤود: اسم واد لغطفان. ومود: اسم فاعل من أودى أي: هلك.

(٢) مر البيت في هذا الجزء.

(٣٩٩)

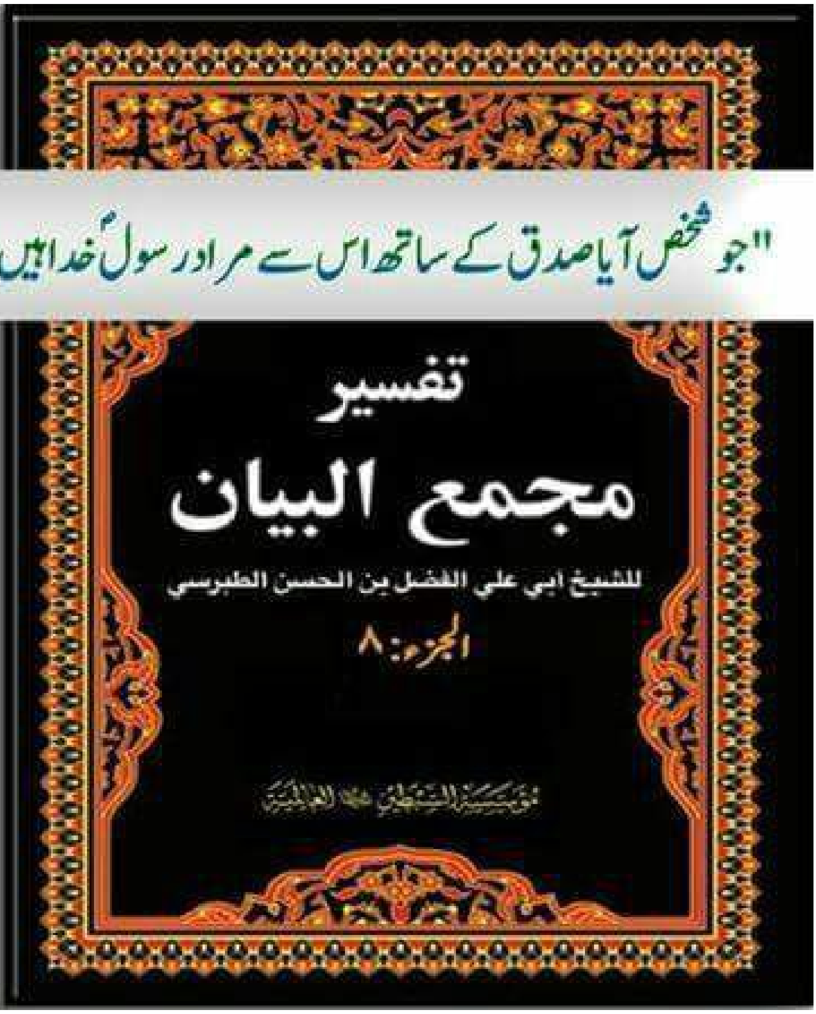

غزوہ احد میں نبی علیہ اسلام کے ساتھ ثابت قدم رہنے والوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سہر فہرست ہیں
اللہ تعالی نے یقیناً انہیں معاف فرما دیا اللہ تعالی نے معافی کا دوبارہ تذکرہ اس لیے فرمایا تاکہ گناہ گاروں کو اپنی معافی کی خواہیش پوری طرح پختہ ہو جائے اور نا امیدی ختم ہو جائے اور مومنین کے حسن ظن کو تقویت ملے اللہ تعالی یقیناً بخشنے والا ہے اس کا معنی گذر چکا ہے ابو االقاسم بلخی نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وصلم کے ساتھ احد کے دن صرف **تیرہ(١٣)** آدمی باقی رہے پانچ کا تعلق مہاجرین سے اور اٹھ کا انصار سے تھا مہاجرین کے پانچ یہ تھے **علی،ابوبکر،طلحہ،عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اجمعین**

فإنه يكون كما علمه لا محالة. وليس في ذلك أن المشركين غير قادرين على ترك القتال من حيث علم الله ذلك منهم وكتبه، لأنه كما علم أنهم لا يختارون ذلك علم أنهم قادرون، ولو وجب ذلك لوجب أن يكون تعالى قادراً على ما علم أنه لا يفعله، والقول بذلك كفر. ﴿وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ﴾ أي يختبر الله ما في صدوركم بأعمالكم، لأنه قد علمه غيباً فيعلمه شهادة، لأن المجازاة إنما تقع على ما علم مشاهدة لا على ما هو معلوم منهم غير معمول ـ عن الزجاج ـ. وقيل: معناه ليعاملكم معاملة المبتلين مظاهرة في العدل عليكم، وقيل: إنه عطف على قوله: ﴿ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ﴾. ﴿وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ﴾. ﴿وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ﴾ أي يخلص. وقيل: هذا خطاب للمنافقين، أي يأمركم بالخروج فلا تخرجون فيظهر للمسلمين معاداتكم لهم وتنكشف أسراركم فلا يعدكم المسلمون من جملتهم، وقيل: معناه ليبتلي أولياء الله ما في صدوركم، كما في قوله: ﴿الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾، ﴿ويؤذون الله ورسوله﴾ وقيل: إنه عطف على قوله: ﴿أَمَنَةً نُعَاسًا﴾ أي ليظهر عند هذه الأحوال موافقة باطنكم ظاهركم ﴿وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ﴾ أي يطهرها من الشك بما يريكم من عجائب صنعه. ويخلص نياتكم، وهذا التمحيص خاص للمؤمنين دون المنافقين. ﴿وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ﴾ معناه أن الله لا يبتليكم ليعلم ما في صدوركم؛ فإن الله عليم بذلك، وإنما ابتلاكم ليظهر أسراركم فيقع الجزاء على ما

●●●

قوله تعالى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾﴾ «آية».

● **المعنى:** ثم ذكر الله الذين انهزموا يوم أحد أيضاً فقال: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ﴾ أي إن الذين ولوا الدبر على المشركين بأحد منكم أيها المسلمون ـ عن قتادة والربيع ـ. وقيل: هم الذين هربوا إلى المدينة في وقت الهزيمة ـ عن السدي ـ. ﴿يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ﴾: جمع المسلمين وسيدهم رسول الله، وجمع المشركين ورئيسهم أبو سفيان ﴿إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ﴾ أي طلب زلتهم ـ عن القتيبي ـ. وقيل: أزل واستزل بمعنى ﴿بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا﴾ من معاصيهم السالفة فلحقهم شؤمها، وقيل: استزلهم بمحبتهم للغنيمة مع حرصهم على تبقية الحياة، عن الجبائي قال: وفي ذلك الزجر عما يؤدي إلى الفتور فيما يلزم من الأمور، وقيل: استزلهم بذكر خطايا سلفت لهم فكرهوا القتل قبل إخلاص التوبة منها والخروج من المظلمة فيها ـ عن الزجاج ـ.

﴿وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ﴾ أعاد تعالى ذكر العفو تأكيداً لطمع المذنبين في العفو ومنعاً لهم عن اليأس وتحسيناً لظنون المؤمنين. ﴿إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ قد مرّ معناه، وذكر أبو القاسم البلخي أنه لم يبق مع النبي ﷺ يوم أحد إلّا ثلاثة عشر نفساً: خمسة من المهاجرين وثمانية من الأنصار، فأما المهاجرون: فعلي عليه السلام، وأبو بكر، وطلحة، وعبد الرحمن بن عوف، وسعد بن أبي وقاص، وقد اختلف في الجميع إلّا في علي عليه السلام وطلحة، وقد روي عن عمر بن الخطاب أنه

محمد عمير

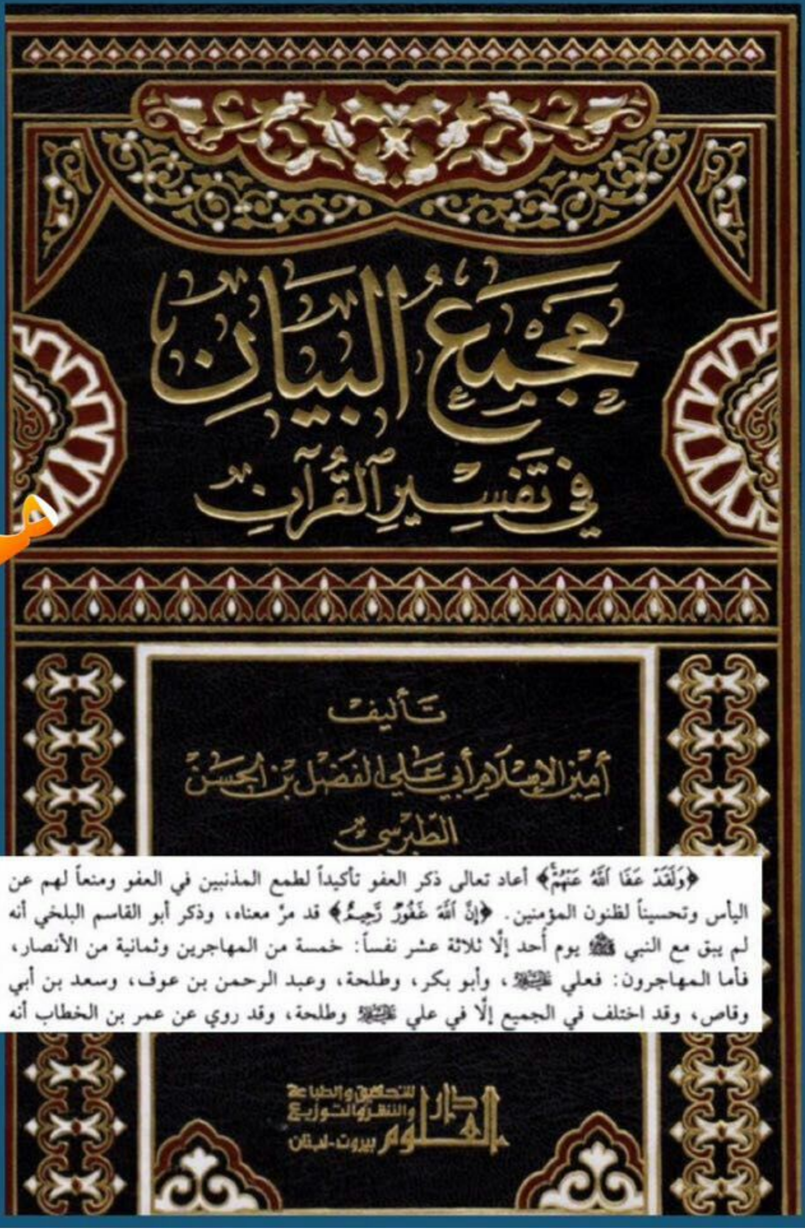

﴿وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ﴾ أعاد تعالى ذكر العفو تأكيداً لطمع المذنبين في العفو ومنعاً لهم عن اليأس وتحسيناً لظنون المؤمنين. ﴿إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ قد مرّ معناه، وذكر أبو القاسم البلخي أنه لم يبق مع النبي ﷺ يوم أحد إلّا ثلاثة عشر نفساً: خمسة من المهاجرين وثمانية من الأنصار، فأما المهاجرون: فعلي عليه السلام، وأبو بكر، وطلحة، وعبد الرحمن بن عوف، وسعد بن أبي وقاص، وقد اختلف في الجميع إلّا في علي عليه السلام وطلحة، وقد روي عن عمر بن الخطاب أنه

علیؓ اور زبیر کا بیعت کرنا فاطمہؓ کا راضی ہونا

بیعت الاحزن شیخ عباس قمی ۱۶۳ تا ۱۶۴

راوی کہتا ہے کہ جب علیؓ اور زبیر نے بیعت کر لی تو تمام قسم کی شورش تھم گی ابو بکرؓ حضرت فاطمہؓ کے پاس آئے اِن سے عمرؓ کی سفارش کی اور حضرت فاطمہؓ سے درخواست کی کہ وہ اِس سے درگزر فرمائیں حضرت فاطمہؓ راضی ہو گیں

حضرت فاطمہؑ نے فرمایا "ابوبکر! تم نے بڑی جلدی خاندان محمدؐ پر یورش کی ہے اور تم نے بہت بڑی جسارت کی ہے۔ خدا کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں گی، عمر سے گفتگو نہیں کروں گی۔"

راوی کہتا ہے کہ جب علیؑ اور زبیر نے بیعت کر لی تو تمام قسم کی شورش تھم گئی۔ ابوبکر حضرت فاطمہؑ کے پاس آئے، ان سے عمر کی سفارش کی اور حضرت فاطمہؑ سے درخواست کی

ا۔ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد ۹ صفحہ ۴۸

کہ وہ اس سے درگزر فرمائیں، حضرت فاطمہؑ راضی ہو گئیں۔ ا

ابن ابی الحدید مذکورہ روایات نقل کر کے لکھتے ہیں۔

بيت الأحزان

في ذكر أحوال سيدة نساء العالمين فاطمة الزهراء عليها السلام

شہزاد

الشيخ الجليل، المحدث البصير الحاج الشيخ عباس القُمّي طاب ثراه

دار زينب الكبرى

اسناد ابراہیم سعید ثقفی روایت جعفر صادقؑ بیت علیؑ

ابراہیم سعید سقفی نے اپنی اسناد سے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا

والله مابایع علی حتیٰ رای الدخان قد دخل بیته

خدا کی قسم علیؑ نے مجبور ہو کر اس وقت بیعت کی جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے گھر میں دھواں داخل ہو چکا ہے

بیت الاحزان شیخ عباس قمی صفحہ ۱۳۲

اس روایت کو شیعہ راویوں نے مختلف اسناد و طرق سے بیان کیا ہے اور لطف یہ ہے

کہ اہل سنت کے بزرگ محدثین نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

ابراہیم سعید ثقفی نے اپنی اسناد سے امام جعفر صادق سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا:

والله مابایع علیؑ حتیٰ رای الدخان قد دخل بیته

خدا کی قسم علیؑ نے مجبور ہو کر اس وقت بیعت کی جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے گھر میں دھواں داخل ہو چکا ہے۔

سید ابن طاؤس کی گفتگو

ملت شیعہ کے مایہ ناز عالم دین سید ابن طاؤس المتوفی ۶۶۴ ھ اپنی کتاب ''کشف المحجہ'' میں حضرت ابوبکر کی زندگی کی شرح اور ان کے لشکر اسامہ سے پیچھے رہنے اور سقیفہ میں غصب خلافت کے واقعات کے ضمن میں اپنے بیٹے کو خطاب کر کے لکھتے ہیں: اس نے ان امور کو تو سرانجام نہ دیا اس کی بجائے اس نے عمر کو تیرے باپ علیؑ اور تیری ماں فاطمہؑ کے دروازے پر بھیجا۔ اور اس وقت عباسؓ اور بنی ہاشم کی ایک جماعت علیؑ و بتولؑ کے پاس موجود تھی اور یہ لوگ تیرے نانا جناب رسولؐ کے سوگ میں وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔

بيت الأحزان

في ذكر أحوال سيدة نساء العالمين فاطمة الزهراء عليها السلام

شهزاد

الشيخ الجليل، المحدث البصير الحاج الشيخ عباس القمي طاب ثراه

دار زينب الكبرى

تاریخ رافضیت بتاتی ہے حضرت علیؓ، حسنؓ، حسینؓ کو ان کے قریبی ساتھیوں نے دھوکہ دیا

ایک چھوٹی سی مثال بیت الاحزان کے صفحہ ۱۴۴ عباس قمی

راوی کہتا ہے کہ جب وہ دن گزرا اور رات ہوئی تو تین سو ساٹھ افراد نے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر موت کی بیعت کی (یعنی وہ مرتے دم تک آپ کی حمایت و نصرت کرتے رہیں گے) آپ نے ان کے امتحان کے قصد سے فرمایا تم لوگ کل سر منڈوا کر محلہ اجار الزیت میں مجھے ملو

امیر المومنین نے خود بھی سر منڈوا اور اس مقام پر جا کر ۳۶۰ افراد کے انتظار میں بیٹھ گے لیکن صرف پانچ افراد سر منڈوا کر وہاں آئے سب سے پہلے ابوزرؓ پھر مقدادؓ پھر حزیفہ بن یمانؓ پھر عمار یاسرؓ اور آخر میں سلمان فارسیؓ

دوستوں کا امتحان اور ان کی عدم توجہی

راوی کہتا ہے کہ جب وہ دن گزرا اور رات ہوئی تو تین سو ساٹھ افراد نے حضرت علی کے ہاتھ پر موت کی بیعت کی (یعنی وہ مرتے دم تک آپ کی حمایت ونصرت کرتے رہیں گے)۔ آپ نے ان کے امتحان کے قصد سے فرمایا: تم لوگ کل سر منڈوا کر محلہ "اجار الزیت" میں مجھے ملو۔

امیر المومنینؑ نے خود بھی سر منڈوایا اور اس مقام پر جا کر ان ۳۶۰ افراد کے انتظار میں بیٹھ گئے لیکن صرف پانچ افراد سر منڈوا کر وہاں آئے سب سے پہلے ابوذرؓ پھر مقدادؓ پھر حذیفہؓ بن یمان پھر عمار یاسرؓ آخر میں سلمان فارسیؓ۔

بیعت کرنے والوں کی یہ حالت دیکھ کر آپ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے کہا: اللّٰھم ان القوم استضعفونی کما استضعفت بنو اسرائیل ھارون، اللّٰھم انک تعلم مانخفی ومانعلن وما یخفیٰ علیک شی فی الارض ولافی السماء توفنی مسلما والحقنی بالصالحین۔

پروردگار! لوگوں نے مجھے کمزور کر دیا جیسا کہ بنی اسرائیل نے ہارونؑ کو کمزور کر دیا تھا۔ خدایا! ہم جو کچھ چھپاتے اور ظاہر کرتے ہیں تو اس سے واقف ہے اور زمین و آسمان کی کوئی چیز تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ مجھے فرمانبرداری کی حالت میں موت دینا اور مجھے صالحین کے ساتھ شامل کرنا۔

۱۔ روضۃ الکافی طبع جدید۔ صفحہ ۳۲

بیت الأحزان

في ذكر أحوال سيدة نساء العالمين فاطمة الزهراء عليها السلام

شہزاد

الشيخ الجليل، المحدث البصير الحاج الشيخ عباس القمي دام ظله

دار زينب الكبرى

ابو وابل اور حکیم سے روایت ہے حضرت علی سے پوچھا گیا کیا آپ وصیت نہیں فرمائیں گے کہ آپ کے بعد (امام او خلیفہ) کون ہو گا آپ نے فرمایا کیا حضور نے وصیت فرمائی تھی کہ میں وصیت کروں لیکن اگر اللہ تعالی نے لوگوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا تو ان میں سے بہترین شخص پر جمع کر دے گا جیسا کہ نبی کی وفات کے بعد انکو بہترین شخص پر جمع کیا صعصہ بن صوحان سے روایت ہے کہ جب ابن ملجم (لعنۃ اللہ) نے وار کیا حضرت علی پر تو ہم نے سوال نے کیا آپ کی شہادت سے قبل کے ہمارے لیے خلیفہ مقرر فرما دیجیے آپ نے فرمایا نہیں مین کوئی وصیت نہیں کروں گا کیونکہ حضور کی طبیعت ناساز ہوئی تھی تو ہم نے ان سے سوال کیا تھا ہمارے لیے خلیفہ مقرر فرما دیجئے فرمایا تھا نہیں اگر میں کسی کو مقرر کروں گا تو مجھے خدشہ ہے کہ تم بنی اسرائیل کی طرح متفرق ہو جاؤ گے اللہ نے تمہارے دلوں کو بہتر پایا تو وہ خود ہی تمہارے لیے بہتر فیصلہ کرے گا

کتاب الرافضة تلخیص الشافی للشیخ الطائفہ جعفر الطوسی الجز اول و الثانی الصفحہ ۲۳۶

في البلد الواحد ولا ينفي حضوره الخلافة له ـ وإنما يثبت في بعض الأحوال العزل بعود المستخلف اذا كنا قد علمنا أن الاستخلاف تعلق بحال الغيبة دون غيرها ، فتكون الغيبة كالشرط فيه . ولم يعلم مثل ذلك في استخلاف

فان قيل : كيف تستدلون على أنه استخلفه بعد الوفاة بما ذكرتموه وقد روي عن أبي وايل والحكيم عن علي بن أبي طالب ﷺ : أنه قيل له : ألا توصي ؟ قال : « ما أوصى رسول الله ﷺ فأوصّي ، ولكن إن أراد الله خيراً فيجمعهم على خيرهم بعد نبيهم » . وروى صعصعة بن صوحان : أن ابن ملجم لعنه الله لما ضرب علياً ﷺ دخلنا اليه ، فقلنا : يا أمير المؤمنين : استخلف علينا قال : لا ، فانا دخلنا على رسول الله ﷺ حين ثقل ، فقلنا : يا رسول الله : استخلف علينا ، فقال : لا ، اني أخاف أن تتفرقوا كما تفرقت بنو اسرائيل عن هارون ، ولكن ان يعلم الله في قلوبكم خيراً ، اختار لكم .

ما يجب له في هذه الحال . بل كل من اثبت هذه المنزلة ، أثبتها عامة على وجه الامامة ، فكان الاجماع مانعاً من هذا السؤال .

فان قيل : كيف تستدلون على أنه استخلفه بعد الوفاة بما ذكرتموه وقد روي عن أبي وايل والحكيم عن علي بن أبي طالب ﷺ : أنه قيل له : ألا توصي ؟ قال : « ما أوصى رسول الله ﷺ فأوصّي ، ولكن إن أراد الله خيراً فيجمعهم على خيرهم بعد نبيهم » . وروى صعصعة بن صوحان : أن ابن ملجم لعنه الله لما ضرب علياً ﷺ دخلنا اليه ، فقلنا : يا أمير المؤمنين : استخلف علينا قال : لا ، فانا دخلنا على رسول الله ﷺ حين ثقل ، فقلنا : يا رسول الله : استخلف علينا ، فقال : لا ، اني أخاف أن تتفرقوا كما تفرقت بنو اسرائيل عن هارون ، ولكن ان يعلم الله في قلوبكم خيراً ، اختار لكم .

قيل له : أول ما نقول : ان هذين الخبرين وما جرى مجراهما أخبار

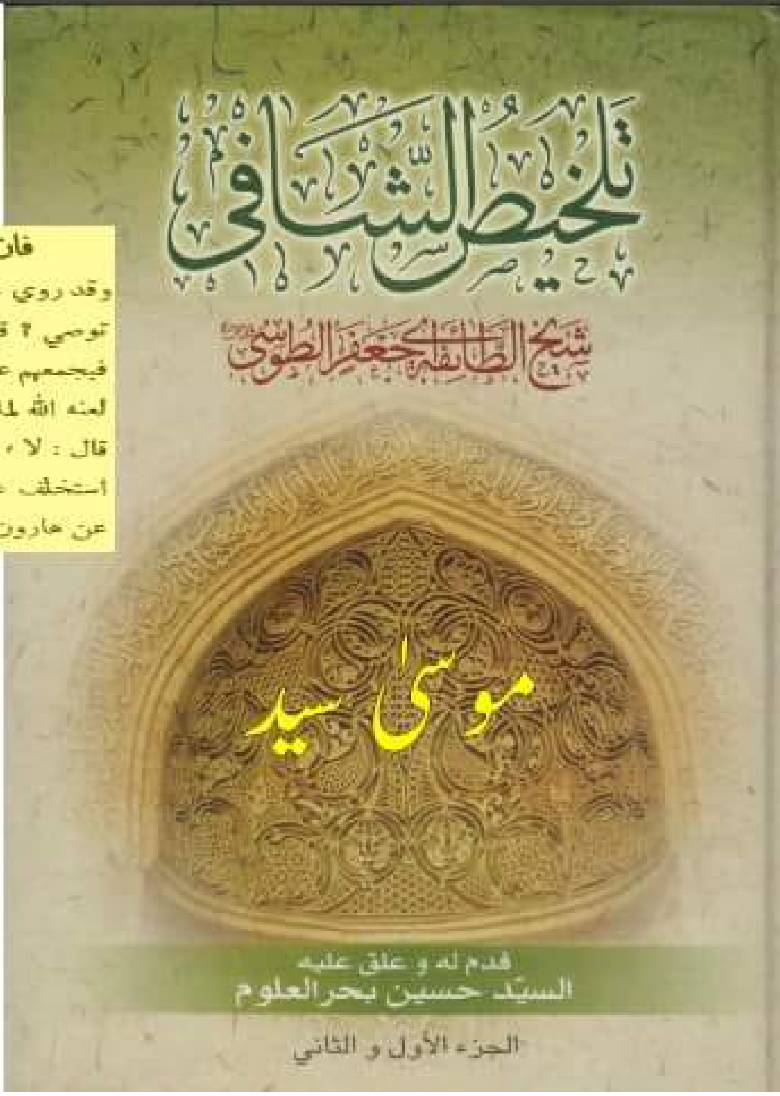

رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی کہ میرے بعد خلیفہ ابوبکر وعمر ہوں گے۔

Ph Khan

عائشة الخبر، واستكتمتها إياه،

فأطلع الله نبيه على ذلك، وهو قوله. (وإذ أسر النبي إلى بعض أزواجه حديثا) يعني حفصة، عن الزجاج، قال: ولما حرم مارية القبطية أخبر حفصة أنه يملك من بعده أبو بكر، ثم عمر، فعرفها بعض ما أفشت من الخبر، وأعرض عن بعض إن أبا بكر وعمر يملكان بعدي. وقريب من ذلك ما رواه العياشي بالإسناد عن عبد الله بن عطاء المكي، عن أبي جعفر عليه السلام إلا أنه زاد في ذلك. إن كل واحدة منهما حدثت أباها بذلك، فعاتبهما رسول الله في أمر مارية، وما أفشتا عليه من ذلك، وأعرض عن أن يعاتبهما في الأمر الآخر.

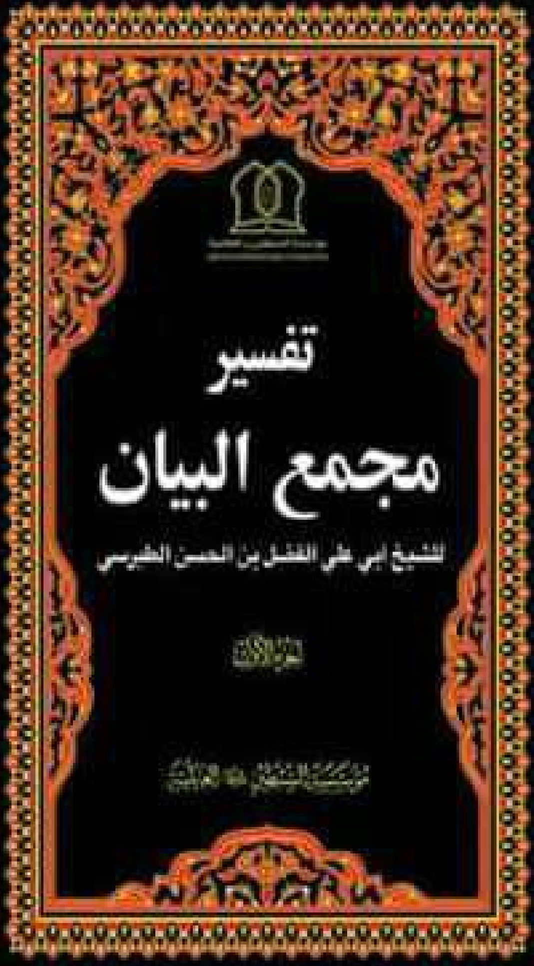

شیخ الطائفہ طوسی کہتا ہے: کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں خوشخبری دی تھی کہ میرے بعد خلیفہ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ ہوں گے۔

Ph Khan

سورة التحريم

حفصة ألا تخبر عائشة بكونه مع مارية في يوم عائشة وقال إنه حرمها على نفسه، فأطلعت عليه عائشة. وقيل: إنه كان يوم حفصة، فأطلعت عليه عائشة فاستكتمها النبي فأخبرت حفصة بذلك فانتشر الخبر فعاتبهم الله على ذلك. وقال الزجاج والفراء: أسر إليها بأنه سيلي الامر بعده أبو بكر وعمر وعثمان فتباشروا بذلك فانتشر الخبر. وروى أصحابنا انه أسر إلى عائشة بما يكون بعده من قيام من

٤٦

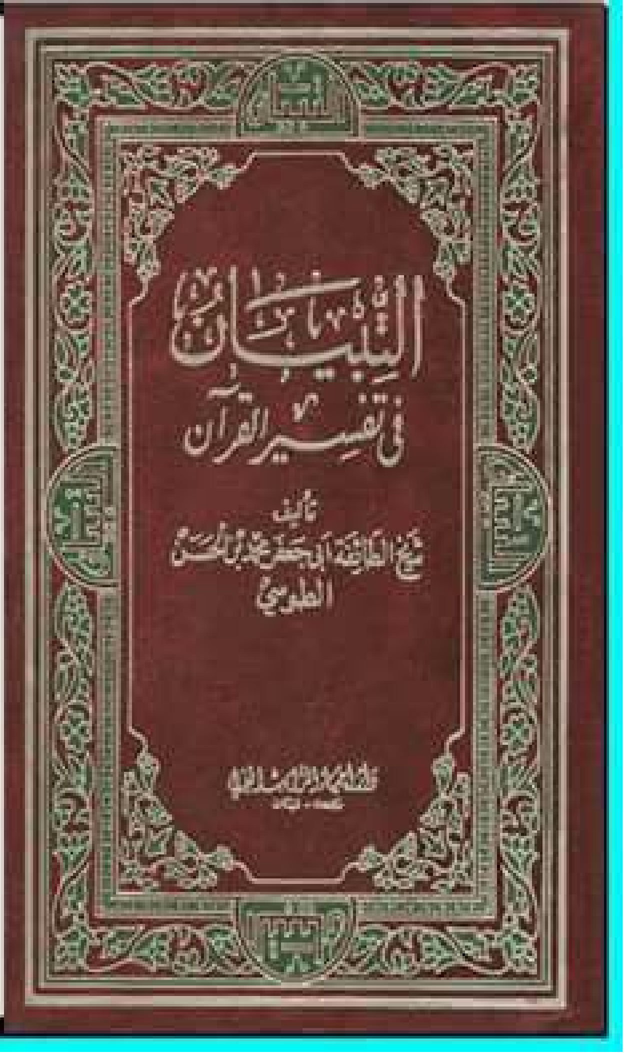

سورة التوبة براءة من الله ورسوله إلى الذين عاهدتم من المشركين...

ويجعل كلمة الله هي

العليا ومن رفع استأنف، وهو أبلغ لأنه يفيد أن كلمة الله العليا

على كل حال.

وهذا أيضا زجر آخر وتهديد لمن خاطبه في الآية الأولى بأنهم إن لم

ينصروا

النبي صلى الله عليه وآله ولم يقاتلوا معه ولم يجاهدوا عدوه " فقد

نصره الله " أي قد فعل الله به

النصر حين أخرجه الكفار من مكة " ثاني اثنين ". وهو نصب على

الحال أي هو ومعه

آخر، وهو أبو بكر في وقت كونهما في الغار من حيث " قال لصاحبه

" يعني

أبا بكر " لا تحزن " أي لا تخف، ولا تجزع " إن الله معنا " أي

ينصرنا، والنصرة

على ضربين: أحدهما - يكون نعمة على من ينصره، والآخر - لا يكون

كذلك، فنصرة المؤمنين تكون إحسانا من الناصر إلى نفسه لأن ذلك

طاعة لله ولم

تكن نعمة على النبي صلى الله عليه وآله، والثاني - من ينصر غيره

٣٣١

خلفاءِ راشدین ابو بکر و عمر عثمان و علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین

شیعہ مفسر علامہ السید محمد حسین الطباطبائي اپنی تفسیر المیزان میں قرآن مجید کی سورۃ النور آیت ۵۵ کی تفسیر میں لکھتا ہے:

"اللہ ان کو خلافت عطا کرے گا اس سے مراد وہ چار خلفاء ہیں جو نبیؐ کے بعد خلیفہ بنے، جن کو خلفاءِ الراشدین کہا جاتا ہے۔"

تفسیرِ الرافضۃ تفسیر المیزان از علامہ السید محمد حسین الطباطبائي جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۴

وقوله : ﴿ومن كفر بعد ذلك فأولئك هم الفاسقون﴾ ظاهر السياق كون ﴿ذلك﴾ إشارة إلى الموعود والأنسب على ذلك كون ﴿كفر﴾ من الكفران مقابل الشكر ، والمعنى : ومن كفر ولم يشكر الله بعد تحقق هذا الوعد بالكفر أو النفاق أو سائر المعاصي الموبقة فأولئك هم الفاسقون الكاملون في الفسق وهو الخروج عن زي العبودية .

وقد اشتد الخلاف بين المفسرين في الآية .

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمناً بما أعزّ الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي ﷺ أو الثلاثة الأول منهم ، ونسبة الاستخلاف إلى جميعهم مع اختصاصه ...

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمناً بما أعزّ الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي

وعلى القولين الآية من ملاحم القرآن حيث أخبر بأمر قبل أوان تحققه ولم يكن مرجواً ذلك يومئذ .

وقيل : إنها في المهدي الموعود ﷺ الذي تواترت الأخبار على أنه سيظهر فيملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً ، وإن المراد بالذين آمنوا وعملوا الصالحات النبي ﷺ والأئمة من أهل بيته عليهم السلام .

والذي يعطيه سياق الآية الكريمة على ما تقدم من البحث بالتحرّز عن المسامحات التي ربما يرتكبها المفسرون في تفسير الآيات هو أن الوعد لبعض الأمة لا لجميعها ولا لأشخاص خاصة منهم وهم الذين آمنوا منهم وعملوا الصالحات فالآية نص في ذلك ، ولا قرينة من لفظ أو عقل يدلّ على كونهم هم الصحابة أو

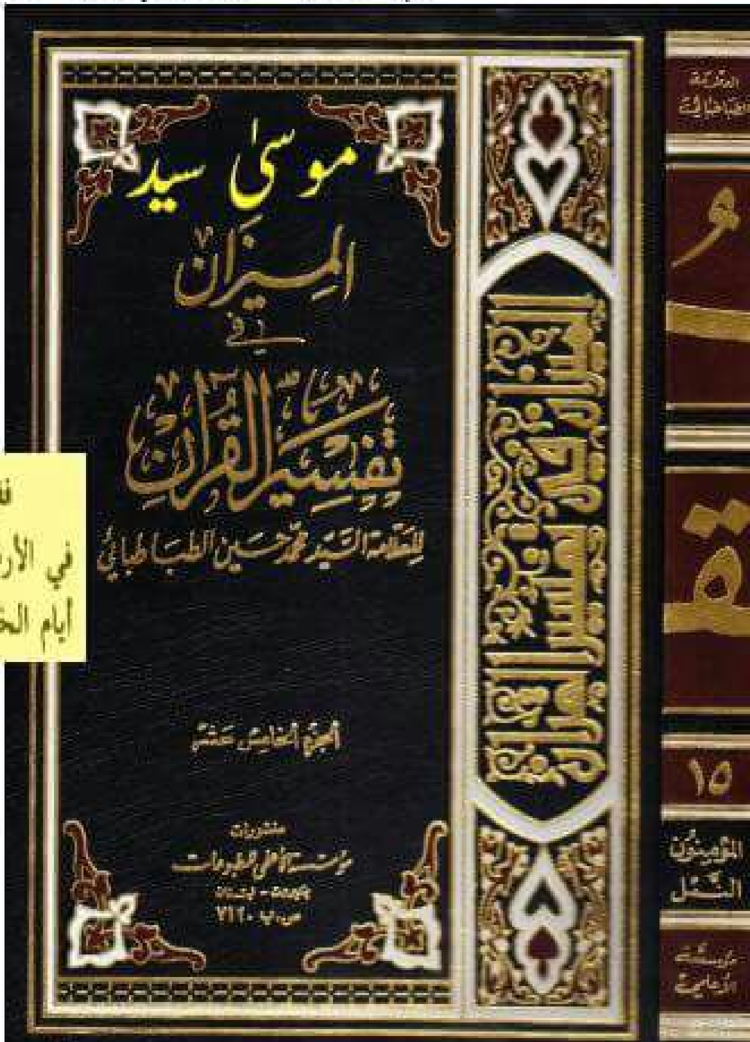

خلفاءِ راشدین ابوبکر و عمر عثمان و علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین

شیعہ مفسر علامہ السید محمد حسین الطباطبائی اپنی تفسیر المیزان میں قرآن مجید کی سورۃ النور آیت ۵۵ کی تفسیر میں لکھتا ہے:

"اللہ ان کو خلافت عطا کرے گا اس سے مراد وہ چار خلفاء ہیں جو نبیؐ کے بعد خلیفہ بنے، جن کو خلفاءِ الراشدین کہا جاتا ہے۔"

تفسیرِ الرافضۃ تفسیر المیزان از علامہ السید محمد حسین الطباطبائی جلد۱۵ صفحہ ۱۵۴

وقوله : ﴿ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون﴾ ظاهر السياق كون ﴿ذلك﴾ إشارة إلى الموعود والأنسب على ذلك كون ﴿كفر﴾ من الكفران مقابل الشكر ، والمعنى : ومن كفر ولم يشكر الله بعد تحقق هذا الوعد بالكفر أو النفاق أو سائر المعاصي الموبقة فاولئك هم الفاسقون الكاملون في الفسق وهو الخروج عن زي العبودية .

وقد اشتد الخلاف بين المفسرين في الآية .

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمناً بما أعزّ الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي ﷺ أو الثلاثة الأول منهم ، ونسبة الاستخلاف إلى جميعهم مع اختصاصه ...

فقيل : إنها واردة في أصحاب النبي ﷺ وقد أنجز الله وعده لهم باستخلافهم في الأرض وتمكين دينهم وتبديل خوفهم أمناً بما أعزّ الإسلام بعد رحلة النبي في أيام الخلفاء الراشدين ، والمراد باستخلافهم استخلاف الخلفاء الأربعة بعد النبي

وعلى القولين الآية من ملاحم القرآن حيث أخبر بأمر قبل أوان تحققه ولم يكن مرجواً ذلك يومئذ .

وقيل : إنها في المهدي الموعود ؏ الذي تواترت الأخبار على أنه سيظهر فيملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً ، وإن المراد بالذين آمنوا وعملوا الصالحات النبي ﷺ والأئمة من أهل بيته عليهم السلام .

والذي يعطيه سياق الآية الكريمة على ما تقدم من البحث بالتحرّز عن المسامحات التي ربما يرتكبها المفسرون في تفسير الآيات هو أن الوعد لبعض الأمة لا لجميعها ولا لأشخاص خاصة منهم وهم الذين آمنوا منهم وعملوا الصالحات فالآية نص في ذلك ، ولا قرينة من لفظ أو عقل يدلّ على كونهم هم الصحابة أو

صاحب غار "ثانی اثنین" قطعی طور پر ابو بکر صدیقؓ ہے۔ جلنے والے رافضی کا منہ کالا

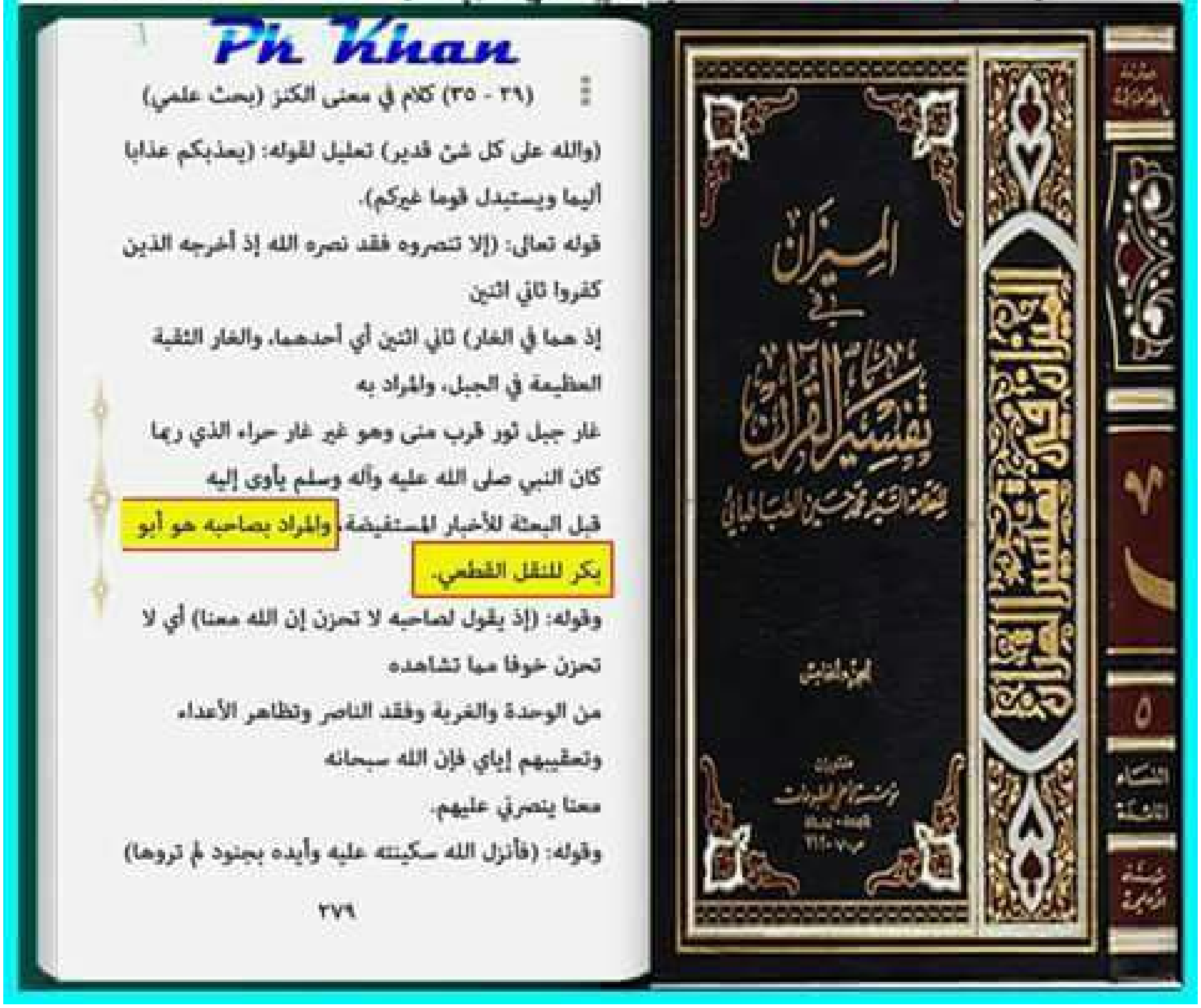

(٢٩ - ٣٥) كلام في معنى الكنز (بحث علمي)

(والله على كل شئ قدير) تعليل لقوله: (يعذبكم عذابا أليما ويستبدل قوما غيركم).

قوله تعالى: (إلا تنصروه فقد نصره الله إذ أخرجه الذين كفروا ثاني اثنين

إذ هما في الغار) ثاني اثنين أي أحدهما، والغار الثقبة العظيمة في الجبل، والمراد به

غار جبل ثور قرب منى وهو غير غار حراء الذي ربما كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يأوي إليه

قبل البعثة للأخبار المستفيضة، والمراد بصاحبه هو أبو بكر للنقل القطعي.

وقوله: (إذ يقول لصاحبه لا تحزن إن الله معنا) أي لا تحزن خوفا مما تشاهده

من الوحدة والغربة وفقد الناصر وتظاهر الأعداء وتعقيبهم إياي فإن الله سبحانه

معنا ينصرني عليهم.

وقوله: (فأنزل الله سكينته عليه وأيده بجنود لم تروها)

٢٧٩

صاحب غار "ثانی اثنین" ابوبکر صدیقؓ ہے۔ جلنے والے رافضی کا منہ کالا

Ph Khan

(٤٠) إلا تنصروه فقد نصره الله: إن تركتم نصرته
فسينصره الله كما نصره. إذ
أخرجه الذين كفروا ثاني اثنين: لم يكن معه إلا رجل
واحد. إذ هما في الغار: غار ثور.
وهو جبل في يمنى مكة على مسيرة ساعة. إذ يقول
لصاحبه: وهو أبو بكر. لا تحزن: لا تخف.
إن الله معنا: بالعصمة والمعونة.
في الكافي: عن الباقر عليه السلام إن رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم أقبل
يقول لأبي بكر في الغار: اسكن فإن الله معنا وقد أخذته
الرعدة وهو لا يسكن، فلما رأى
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حاله قال له: تريد
أن أريك أصحابي من الأنصار في
مجالسهم يتحدثون. وأريك جعفرا وأصحابه في البحر
يغوصون، قال: نعم فمسح رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم بيده على وجهه فنظر إلى

تفسیر صافی والا یعنی الفیض الکاشانی لکھتا ھے شیخ قمی نے روایت کی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میرے بعد خلیفہ ابو بکر رض و عمر رض ھونگے

pk khan

قراءة علي (عليه السلام) (١).

* (فلما نبأها به قالت من أنبأك هذا قال نبأني العليم الخبير) *: القمي: كان سبب نزولها أن رسول الله (صلى الله عليه وآله) كان في بعض بيوت نسائه، وكانت مارية القبطية تكون معه تخدمه، وكان ذات يوم في بيت حفصة فذهبت حفصة في حاجة لها، فتناول رسول الله (صلى الله عليه وآله) مارية، فعلمت حفصة بذلك فغضبت، وأقبلت على رسول الله (صلى الله عليه وآله) فقالت: يا رسول الله في يومي، وفي داري، وعلى فراشي، فاستحيى رسول الله (صلى الله عليه وآله) منها، فقال: كفي فقد حرمت مارية على نفسي ولا أطأها بعد هذا أبدا، وأنا أفضي إليك سرا إن أنت أخبرت به فعليك لعنة الله والملائكة، والناس أجمعين، فقالت: نعم ما هو؟ فقال: إن أبا بكر يلي الخلافة بعدي، ثم بعده أبوك، فقالت:

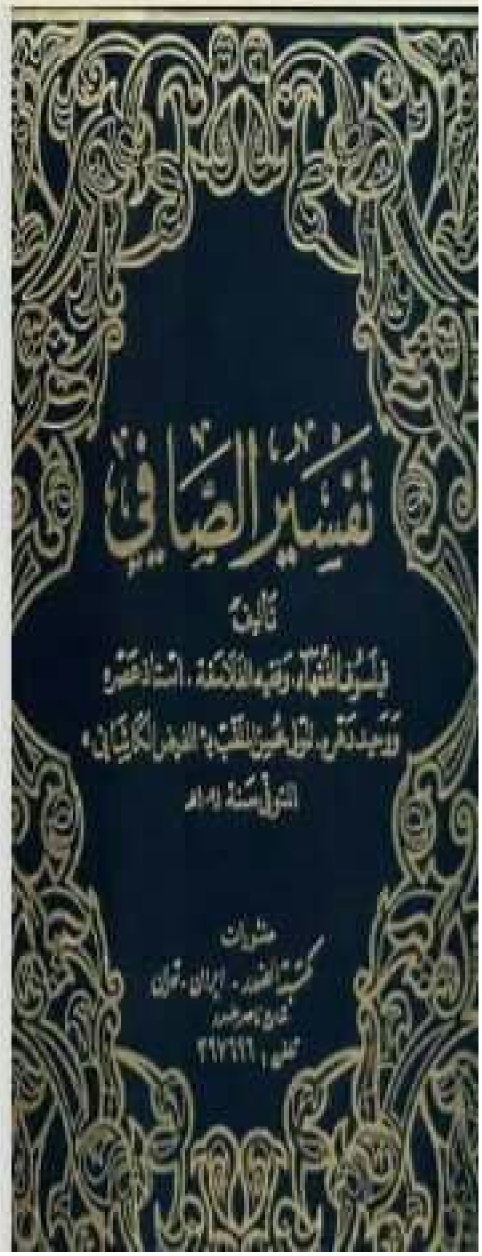

علی ابن ابراهیم یعنی تفسیر قمی والا سورۃ تحریم کا شان نزول بیان کرتا ھے: کہ حضورص نے حضرت حفصہ رض سے فرمایا تھا میں تجھے ایک راز کی خبر دیتا ھوں لیکن کسی کو بتانا نھیں: حضرت حفصہ رض نے وعدہ کیا کسی کو نھیں بتاؤ گی،تو حضورص نے فرمایا میرے بعد ابوبکر رض خلیفہ ھونگے اسکے بعد آپکے والد یعنی عمر رض

حفصة فذهبت حفصة في حاجة لها فتناول رسول الله
مارية، فعلمت حفصة بذلك
فغضبت وأقبلت على رسول الله صلى الله عليه وآله
وقالت يا رسول الله هذا في يومي وفي
داري وعلى فراشي فاستحيا رسول الله منها، فقال كفى
فقد حرمت مارية على
نفسي ولا أطأها بعد هذا ابدا وأنا أفضي إليك سرا فان
أنت أخبرت به فعليك
لعنة الله والملائكة والناس أجمعين فقالت نعم ما هو؟
فقال إن أبا بكر يلي الخلافة
بعدي ثم من بعده أبوك (١) فقالت من أخبرك بهذا
قال الله أخبرني فأخبرت حفصة
عائشة من يومها ذلك وأخبرت عائشة أبا بكر، فجاء أبو
بكر إلى عمر فقال له ان عائشة
أخبرتني عن حفصة بشئ ولا أثق بقولها فاسأل أنت
حفصة، فجاء عمر إلى حفصة،

علی ابن ابراهیم یعنی تفسیر قمی والا سورة تحریم کا شان نزول بیان کرتا ھے: کہ حضورص نے حضرت حفصہ رض سے فرمایا تھا میں تجھے ایک راز کی خبر دیتا ہوں لیکن کسی کو بتانا نھیں: حضرت حفصہ رض نے وعدہ کیا کسی کو نھیں بتاؤ گی,تو حضورص نے فرمایا میرے بعد ابوبکر رض خلیفہ ھونگے اسکے بعد آپکے آپ کے والد یعنی عمر رض

حفصة فذهبت حفصة في حاجة لها فتناول رسول الله

مارية، فعلمت حفصة بذلك

فغضبت وأقبلت على رسول الله صلى الله عليه وآله

وقالت يا رسول الله هذا في يومي وفي

داري وعلى فراشي فاستحيا رسول الله منها، فقال كفى

فقد حرمت مارية على

نفسي ولا أطأها بعد هذا ابدا وأنا أفضي إليك سرا فان

أنت أخبرت به فعليك

لعنة الله والملائكة والناس أجمعين فقالت نعم ما هو؟

فقال إن أبا بكر يلي الخلافة

بعدي ثم من بعده أبوك (١) فقالت من أخبرك بهذا

قال الله أخبرني فأخبرت حفصة

عائشة من يومها ذلك وأخبرت عائشة أبا بكر، فجاء أبو

بكر إلى عمر فقال له ان عائشة

أخبرتني عن حفصة بشئ ولا أثق بقولها فاسأل أنت

حفصة، فجاء عمر إلى حفصة،

فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"ابو بکرؓ تو صدیق ہے۔۔۔"

٤- وذكر الطبرسي في إعلام الورى في حديث سراقة بن جعشم مع النبي قال الذي اشتهر في العرب يتقاولون فيه الأشعار ويتفاوضونه في الديار أنه تبعه وهو متوجه إلى المدينة فساخت قوائم فرسه حتى تغيبت قوائم فرسه وهو بموضع جدب وقاع صفصف فعلم أن الذي أصابه أمر سماوي فنادى يا محمد ادع ربك يطلق لي فرسي وذمة الله علي أن لا أدل عليك أحداً فدعا له فوثب جواده كأنه أفلت من أنشوطة وكان رجلاً داهية وعلم بما رأى أنه سيكون له نبأ فقال اكتب لي أماناً فكتب له وانصرف قال محمد بن إسحاق إن أبا جهل قال في أمر سراقة أبياتاً فأجابه سراقة نظماً:

أبا حكم واللات لو كنت شاهداً ... لأمر جوادي إذ تسيخ قوائمه ... عجبت ولم تشكك بأن محمداً

نبي وبرهان فمن ذا يكاتمه ... عليك فكف الناس عنه فإنني ... أرى أمره يوماً ستبدو معالمه

٥- علي بن إبراهيم، قال حدثني أبي عن بعض رجاله عن أبي عبد الله (ع)، قال لما كان رسول الله (ص) في الغار قال لأبي بكر كأني أنظر إلى سفينة جعفر وأصحابه تعوم في البحر، وأنظر إلى الأنصار محتبين في أفنيتهم

قال أبو بكر وتراهم يا رسول الله قال نعم قال فأرنيهم فمسح على عينيه فرآهم فقال له رسول الله (ص) أنت الصديق.

٦- السيد الرضي في الخصائص بإسناد مرفوع قال قال ابن الكواء لأمير المؤمنين (ع) أين كنت حيث ذكر الله نبيه وأبا بكر «ثاني اثنين إذ هما في الغار إذ يقول لصاحبه لا تحزن إن الله معنا» فقال أمير المؤمنين ويحك يا ابن الكواء كنت على فراش رسول الله وقد طرح علي ريطته فأقبلت قريش مع كل رجل منهم هراوة فيها شوكها فلم يبصروا رسول الله حيث خرج فأقبلوا علي يضربوني بما في أيديهم حتى تنفط جلدي وصار مثل البيض ثم انطلقوا بي يريدون قتلي فقال بعضهم لا تقتلوه الليلة ولكن أخروه واطلبوا محمداً قال فأوثقوني بالحديد وجعلوني في بيت واستوثقوا

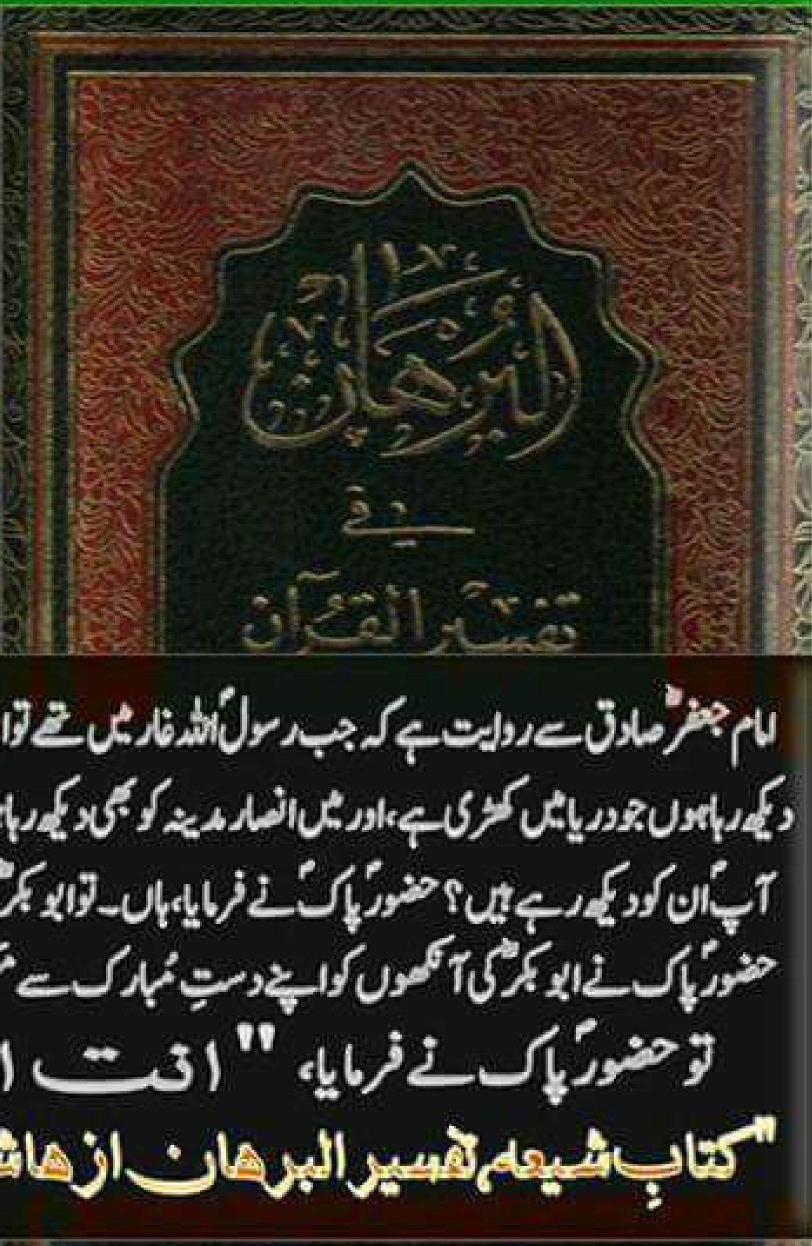

امام جعفرؓ صادق سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ غار میں تھے تو ابو بکرؓ کو آپؐ نے فرمایا گویا میں جعفر اور اس کے ساتھیوں کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں جو دریا میں کھڑی ہے، اور میں انصار مدینہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں تو ابو بکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپؐ ان کو دیکھ رہے ہیں؟ حضور پاکؐ نے فرمایا، ہاں۔ تو ابو بکرؓ نے عرض کی، حضور پاکؐ مجھے بھی دکھا دیجئے۔ حضور پاکؐ نے ابو بکرؓ کی آنکھوں کو اپنے دستِ مبارک سے مَس فرمایا تو ان (ابو بکرؓ صدیق) کو تمام منظر نظر آنے لگا۔

تو حضور پاکؐ نے فرمایا، "انت الصدیق" تو صدیق ہے۔

"کتابِ شیعہ تفسیر البرہان از ہاشم علی بحرانی تفسیر سورۃ توبہ"

صاحب غار ثانی اثنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے: رافضیوں کی جلاء کے جیو

وقال في قوله تعالى: " إلا تنصروه فقد نصره الله ": أي إن لم تنصروا النبي صلى الله عليه وآله على قتال العدو فقد فعل الله به النصر " إذ أخرجه الذين كفروا " من مكة فخرج يريد المدينة " ثاني اثنين إذ هما في الغار " يعني أنه كان هو وأبو بكر في الغار ليس معهما ثالث (٢)، وأراد به هنا غار ثور، وهو جبل بمكة " إذ يقول لصاحبه " أي إذ يقول الرسول صلى الله عليه وآله لأبي بكر: " لا تحزن " أي لا تخف " إن الله معنا " يريد أنه مطلع علينا، عالم بحالنا، فهو يحفظنا وينصرنا، قال الزهري:

لما دخل رسول الله صلى الله عليه وآله وأبو

pk khan

سورۂ توبہ جو کہ مدنی سورتوں میں سے ہے، اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں رسولِ نبی کریم کی سیدنا صدیق اکبرؓ کے ساتھ ہجرت کا ذکر بھی کیا ہے اور سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا اعلان کر کے ان پر سکینت بھی نازل کی۔ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ۔

جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ "غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے" اُس وقت اللہ نے اس پر اپنی طرف سے سکونِ قلب نازل کیا۔

شیعہ حضرات جن کا قرآن ایک نامعلوم شخص کے پاس ایک نامعلوم غار میں پوشیدہ ہے، سیدنا صدیق اکبرؓ کے بغض میں اس آیت کی تفسیر میں سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کے انکار اور ان پر سکینت اترنے کے انکار میں جو کچھ لکھا ہے، عقل و بیان کرنے کے قابل نہیں ہے اور ہمیں امید بھی یہی ہے کہ اگر شیعہ حضرات خود اس آیت کی تفسیر نکال کر اپنی کتب سے پڑھنا شروع کر دیں تو یا تو ہنس ہنس کے پاگل ہو جائیں یا پھر دماغی توازن کھو بیٹھیں۔ زیادہ نہیں ہم چند ایک قول نقل کر دیتے ہیں تاکہ وہ حضرات جنہوں نے نہیں پڑھا وہ پڑھ لیں اور جان لیں۔

جب سیدنا صدیق اکبرؓ کو حضورؐ نبی کریم کی جان کا خوف واقع ہوا کہ کفار کہیں آپ کو دیکھ لیں تو صدیق اکبرؓ رنجیدہ و غمگین ہوئے تب حضورؐ نبی کریم نے فرمایا "لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا"۔

شیعہ حضرات نے اس آیت کی تفسیر میں کیا کچھ لکھا ہے، ان میں سے کچھ یہ ہے۔

حضرت ابوبکرؓ اس لیے چلائے کہ کفار آپ کی آواز سن لیں اور نبی کو گرفتار کر لیں۔ بعض دانشمندوں نے اس قدر اور بڑھا دیا ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ کفار دیکھے سے نام مد لگا اور کافروں نے انکی آواز سنی تب انہوں نے اپنا پاؤں غار سے باہر کر دیا کہ کفار دیکھ لیں اور آ جائیں اور اسی وقت خدا کے حکم سے سانپ نے انکے پاؤں پر کاٹا اور بہ مجبوری انہوں نے اپنا پاؤں اندر کھینچا۔

کچھ اور دانشمندوں نے علم کے چراغ جلاتے ہوئے لکھا ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ کے پاؤں کے باہر کرنے سے بھی کچھ حاصل نہ ہوا یعنی کافر حضورؐ نبی کریم کو نہ پکڑ سکے تو حضرت ابوبکرؓ حضرت علیؓ کو یاد کر کے اور انکی تنہائی پر اپنا رنج ظاہر کرنے لگے کہ نبی کو تکلیف دے سکیں۔ تب رسولِ خدا نے فرمایا کہ "لا تحزن" کہ اے ابوبکرؓ اپنا رنج حضرت علیؓ کی تنہائی پر ظاہر نہ کرو، "إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا" خدا ہمارے اور علیؓ کے ساتھ ہے۔

بعض دانشمند جن میں عقل کی کچھ زیادہ زیادتی تھی وہ لکھتے ہیں کہ "إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا" سے دو معنی مراد ہیں ایک یہ کہ خدا ہمارے اور علیؓ کے ساتھ ہے۔۔۔دوسرے یہ کہ ابوبکرؓ سے پیغمبر خدا نے کہا کہ خدا ہمارے ساتھ ہے یعنی ہماری نیکی پر اور تمہاری بدی پر مطلع ہے، ہم کو ہماری نیکی کا صلہ اور تم کو بدی کا بدلہ ملے گا۔

یقیناً ہر شخص شیعہ حضرات کے ان دلائل کو دیکھ کر حیران ہو گا اور اپنی آنکھیں بار بار مل رہا ہو گا اور دانتوں تلے انگلیاں دبا لے گا اور تعجب کرے گا کہ یہ اعتراض ہے یا مجنوں کی بڑ، جواب ہے یا دیوانوں کی جھک ہے بلکہ جو لوگ عقل و دانش رکھتے ہیں اگر تو یقین ہی اس پر نہ ہو گا کہ یہ تقریریں کسی عالم یا مجتہد کی زبان سے نکلی ہو نگی مگر جس کو شک ہو وہ "احقاق الحق" اور "مجالس المومنین" وغیرہ کو کھول کر دیکھ لے کہ انہیں شیعہ حضرات کے شیعہ قاضی نے کس آب و تاب سے لکھا ہے، اور شیعہ حضرات نے کس قدر ان تقریروں پر ناز کیا ہے۔

الغرض شیعہ حضرات نے اس آیت کی تفاسیر میں ایسی ایسی بیہودہ باتیں اور اعتراضات لکھے ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔ اور خود شیعہ بھی اسکو نقل کرنے سے شرماتے ہیں۔

شیعہ مفسر ابو علی طبرسی تفسیر مجمع البیان میں اس آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ

وقد ذكرت الشيعة في تخصيص النبي ﷺ في هذه الآية بالسكينة كلاماً، رأينا الإضراب عن ذكره أحرى، لئلا ينسبنا ناسب إلى شيء.

"شیعوں نے اس آیت میں تسلی کو پیغمبر کے ساتھ مخصوص ہونے پر ایسی باتیں لکھی ہیں کہ ہم ان کا نہ لکھنا ہی مناسب سمجھتے ہیں، تاکہ کوئی کہنے والا ہم کو بھی کچھ نہ کہنے لگے۔"

تمہارے لیے بُرا حکمران تو نہیں ہوں والسلام۔

مکتوب (٦)

معاویہ ابن ابی سفیان کے نام:

جن لوگوں نے ابو بکر، عمر اور عثمان کی بیعت کی تھی انہوں نے میرے ہاتھ پر اسی اصول کے مطابق بیعت کی جس اصول پر وہ اُن کی بیعت کر چکے تھے اور اس کی بنا پر جو حاضر ہے اُسے پھر نظر ثانی کا حق نہیں، اور جو بر وقت موجود نہ ہو، اُسے رد کرنے کا اختیار نہیں، اور جو بر وقت نہ

ُم
رَ وَعُثْمَانَ
اهِدِ اَنْ
اجِرِيْنَ

افتراء

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں چیونٹی کی رفتار سے مخفی شرک تھا۔ (الادب المفرد)

الجواب:

شرک کی دو قسمیں احادیث میں بیان کی گئی ہیں:

① شرک خفی جیسے ریاکاری کرنا وغیرہ

② شرک جلی جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی غیر اللہ کو شریک ٹھہرانا

❶ یہاں شرک سے مراد وہ شرک نہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے بارے میں کسی غیر کو شریک کرنے سے پیدا ہوتا ہے بلکہ شرک خفیف مراد ہے نبی کریم فرماتے ہیں کہ ''الریاء شرك خفیف'' دکھلاوا شرک خفیف ہے۔ اور یہ وہم اور خدشہ تو ہر شخص کو رہنا چاہئے کہ کہیں شیطان وسوسہ کی بنا پر معمولی سی نیت کی خرابی پر انسان کے عمل کو برباد نہ کردے، جو شخص ایمان میں جتنا ترقی کرتا جاتا ہے اپنے عمل کو ضائع ہونے سے بچانے کی فکر میں اتنا ہی حساس اور

فکر مند ہوتا چلا جاتا ہے گویا یہ احساس جو سیدنا صدیق اکبرؓ کو پیدا ہوا اس طرح کا احساس دل میں پیدا ہونا علامت ایمان ہے نہ کہ باعث اعتراض۔

◆ رافضی مکار نے یہاں بھی شاطرانہ کردار ادا کرتے ہوئے حضرت ابوبکر پر مذکورہ بات فٹ کر دی ہے ورنہ مذکورہ حدیث میں تو "کم" ضمیر جمع مخاطب کی ہے فیکم فرمایا فیک نہیں فرمایا جس کا مطلب ہے کہ تم تمام لوگ یعنی یہ خدشہ اور خطرہ تم تمام لوگوں میں موجود ہے یہاں خطاب تو پوری امت کیلئے ہے مگر شاطر قلم کار نے اس کو خاص صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر ہی فٹ کر دیا ذرا حدیث پاک کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت معقل بن یسار کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی خفیف طور پر رینگتا ہے...... میں تم کو وہ چیز بتاتا ہوں کہ جب تم اس کو کہو گے تو شرک تھوڑا ہو یا بہت تم سے نکل جائے گا۔ یہ دعا پڑھا کرو:

اللھم انی اعوذبك من ان اشرك بك و انا اعلم و استغفرك لمالا اعلم به ۔ (عکس ص589)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ

◆ خطاب فیکم جمع مخاطب کی ضمیر کے ساتھ ہے اس خطاب میں تمام لوگ مخاطب ہیں نہ کہ صرف صدیق اکبرؓ۔

◆ اس شرک سے وہ شرک مراد نہیں جو بت پرست، سورج پرست، آگ پرست وغیرہ لوگوں نے اپنایا ہوا ہے۔ بلکہ شرکِ خفیف مراد ہے کہ کوئی نیک کام کرتے ہوئے نیت میں نقص پیدا ہو جائے اور خالص اللہ تعالیٰ کو دکھانے کی بجائے لوگوں کو دکھانے کا خیال دل میں جگہ پکڑ لے۔

◆ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا بتلا کر اس خفیف شرک کا علاج بھی فرما دیا کہ یہ دعا پڑھ لو تو دل میں جو ریا کاری پیدا ہونے سے خرابی پیدا ہو گئی اس دعا کی برکت سے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔

یہ تو حدیث پاک کا درست محل اور صحیح مطلب ہے جس میں صدیق اکبرؓ کی اہانت کا کوئی پہلو نہیں نکلتا۔

یہ محض رافضی تعصب کا کمال ہے جو مربی کی بات کا غلط مطلب تراش کر عامۃ الناس کو گمراہ کرتے اور راہِ حق سے برگشتہ کرتے ہیں۔

Www.Ahlehaq.Org
Www.HaqForum.Com

فضائل سیدنا صدیق اکبر از شیعہ کتب

4

فرمان حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

🌷 کسی شخص نے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے تلوار کو چاندی سے مرصع کرنے کے متعلق دریافت کیا تو امام نے فرمایا بہتر ہے کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو مرصع کیا تھا۔
راوی کہنے لگا آپ اُن کو صدیق کہتے ہیں ؟
امام غضبناک ہو کر اپنے مقام سے اٹھے اور کہنے لگے

نعم الصدیق، نعم الصدیق، نعم الصدیق

ہاں وہ صدیق ہیں ، ہاں وہ صدیق ہیں ، ہاں وہ صدیق ہیں۔
جو اُن کو صدیق نہ کہے خدا اُس کو دنیا اور آخر میں جُھوٹا کرے۔

⬅️ کشف الغمہ فی معرفت الائمہ ، مطبوعہ تہران ، ص 220.

3G 27% 6:15 p.m.

تفسیر مجمع البیان جو کہ شیخ طبرسی کی مایہ ناز تفسیر اور اتنی مستند تفسیر ھے کہ شیعہ مدارس کے نصاب میں شامل ھے,,, اسمیں لکھا ھے حضورص نے خوشخبری دی تھی میرے بعد صدیق رض و عمر رض خلیفہ ہونگے

يملك من بعده أبو بكر، ثم عمر، فعرفها بعض ما أفشت من الخبر، وأعرض عن بعض إن أبا بكر وعمر يملكان بعدي. وقريب من ذلك ما رواه العياشي بالإسناد عن عبد الله بن عطاء المكي، عن أبي جعفر عليه السلام إلا أنه زاد في ذلك. إن كل واحدة منهما حدثت أباها بذلك، فعاتبهما رسول الله في أمر مارية، وما أفشتا عليه من ذلك، وأعرض عن أن يعاتبهما في الأمر الآخر.

pk khan

في يومي،
وفي داري، وعلى فراشي، فاستحيى رسول الله (صلى الله
عليه وآله) منها، فقال: كفي قد حرمت مارية على
نفسي ولا أطأها بعد هذا أبدا، وأنا أفضي إليك سرا إن
أنت أخبرت به فعليك لعنة الله والملائكة،
والناس أجمعين، فقالت: نعم ما هو؟ فقال: إن أبا بكر
يلي الخلافة بعدي، ثم بعده أبوك، فقالت:
" من أنبأك هذا قال نبأني العليم الخبير " فأخبرت
حفصة به عائشة من يومها ذلك، وأخبرت
ذلك عائشة أبا بكر، فجاء أبو بكر إلى عمر، فقال له:
إن عائشة أخبرتني عن حفصة بشئ ولا
أثق بقولها، فاسأل أنت حفصة، فجاء عمر إلى حفصة،
فقال لها: ما هذا الذي أخبرت عنك
عائشة؟ فأنكرت ذلك، وقالت: ما قلت لها من ذلك
شيئا، فقال لها عمر: إن هذا حق فأخبرينا
حتى نتقدم فيه، فقالت: نعم، قد قال رسول الله (صلى

ما أصاب من مصيبة إلا بإذن الله... ٣١

سورة الطلاق يا أيها النبي إذا طلق... ٣٦

أسكنوهن من حيث سكنتم، إلى ق.. ٤٥

رسولا يتلو عليكم آيات الله، إلى ق... ٤٩

سورة التحريم يا أيها النبي لم تحر... ٥٢

يا أيها الذين آمنوا قوا أنفسكم، إ... ٦٠

سورة الملك تبارك الذي بيده الملك... ٦٦

وللذين كفروا بربهم عذاب جهنم... ٧٠

إن الذين يخشون ربهم، إلى قوله: ... ٧٣

أفمن يمشي مكبا على وجهه، إلى ق... ٧٨

سورة القلم ن والقلم وما يسطرو... ٨٢

ہوں ان کو وہ ان کے حوالے کر دے۔ یہ دونوں اس کام کے لیے نجاشی کے پاس آئے اس سے اپنے آنے کی غرض بیان کی مگر ان کو اس میں قطعی کامیابی نہیں ہوئی اور وہ اپنا منہ لے کر واپس آ گئے۔

بنو ہاشم کے خلاف معاہدہ:

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے' یہ ایک نہایت زبردست طاقتور اور جری آدمی تھے۔ ان سے پہلے حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اسلام لا چکے تھے ان دونوں کے مسلمان ہو جانے سے اب اصحاب رسولؐ نے اپنے میں زیادہ قوت محسوس کی اور اسلام قبائل میں پھیلنے لگا۔ نجاشی نے بھی اپنے یہاں کے پناہ گزینوں کی حفاظت وحمایت کی' اس سے قریش بہت طیش میں آئے انھوں نے آپس میں مشاورت کر کے یہ عہد کیا اور اس کے لیے باقاعدہ عہد نامہ لکھا کہ ان میں سے اب آئندہ کوئی بنو ہاشم اور بنو المطلب سے نہ مناکحت کرے اور نہ تجارت کرے' اس کے لیے انھوں نے ایک باضابطہ تحریری معاہدہ لکھا اور اس کی بجا آوری کے لیے سب نے سخت عہد و پیمان کیے اور اس کی شرائط کی پابندی کو اپنے اوپر زیادہ شدت سے لازم کرنے کے لیے اس معاہدہ کو کعبہ کے وسط میں لٹکا دیا۔

شعب ابی طالب:

قریش کے اس بندوبست پر بنو ہاشم اور بنو المطلب ابو طالب کے پاس چلے گئے اور ان کے ساتھ ان کی گھاٹی میں جا رہے۔ بنو ہاشم میں سے ابولہب عبدالعزیٰ بن المطلب قریش کے پاس گیا اور اس نے ابو طالب کے مقابلے میں ان کی امداد کی۔ دو یا تین سال مسلمان اسی بے کسی کی حالت میں رہے یہاں تک کہ ان کو زندگی گزارنا مشکل ہو گیا۔ کھانے پینے کی تکلیف ہونے لگی کوئی چیز ان کو پہنچتی نہ تھی البتہ اگر قریش میں سے کوئی ان پر ترس کھا کر کوئی چیز بھیجنا چاہتا تو خفیہ طور پر پہنچاتا۔ اسی اثنا میں ایک دن ابوجہل کی حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد سے مڈبھیڑ ہو گئی' اس کے ہمراہ ایک غلام تھا جس پر گیہوں بار تھا یہ اسے اپنی پھوپھی خدیجہؓ بن خویلد بھیجنا کے پاس جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو طالب کی گھاٹی میں تھیں لے جا رہا تھا۔ ابوجہل نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تم بنو ہاشم کے لیے کھانا لے جا رہے ہو بخدا تم اسے لے کر یہاں سے آگے نہیں بڑھ سکتے ورنہ میں تمام مکہ میں تم کو رسوا کر دوں گا۔ اتنے میں ابو [illegible]

شعب ابی طالب کے واقعہ کا سبب ہی حضرت عمر فاروق اور دوسرے صحابہ کرام کا قبول اسلام تھا۔

منگوا [illegible] کا ڈاہنا اٹھایا اور اس [illegible] تماشہ دیکھ رہے تھے

قریش اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ اس واقعہ کی اطلاع رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کو ہو اور ان کو خوش ہونے کا موقع ملے۔

اس زمانے میں رسول اللہ ﷺ دن رات اپنی قوم کو علانیہ اور خفیہ طور پر دعوت دیتے رہے آپؐ پر متواتر وحی نازل ہوتی رہی جس میں آپ کو امر اور نہی کی جاتی تھی' آپؐ کے دشمنوں کے لیے وعید آتی تھی اور آپ کی نبوت کے ثبوت میں مخالفین کے لیے دلائل و براہین نازل ہوتے تھے۔

کفار مکہ کی حضرت محمد ﷺ کو پیشکش:

ایک مرتبہ آپ کی قوم کے اشراف جمع ہوئے [illegible] میں دولت مند ترین شخص ہو جاؤ گے اور جس عورت [illegible]

شیعہ کے شیخ الطائفہ شیخ طوسی کھتے هیں اپنی تفسیر میں کہ حضورص اپنی زندگی میں خوشخبری دے گۓ تھے میرے بعد خلیفہ ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنهم هونگے التبیان لشیخ الطوسی

حفصة، فأطلعت عليه عائشة فاستكتمها

النبي فأخبرت حفصة بذلك فانتشر الخبر

فعاتبهم الله على ذلك. وقال الزجاج

والفراء: أسر إليها بأنه سيلي الامر بعده

أبو بكر وعمر وعثمان فتباشروا بذلك

pk khan

فانتشر الخبر. وروى أصحابنا انه أسر إلى

عائشة بما يكون بعده من قيام من

[١٠٧٠] ٣٠ ـ الحسن بن محمد بن سماعة، عن جعفر، عن مُثَنّى، عن عبد الملك بن أعْيَن، عن أحدهما (ع) قال: ليس للنساء من الدُّور والعقار شيء[١].

[١٠٧١] ٣١ ـ سهل بن زياد، عن علي بن الحكم، عن أبان الأحمر، قال: لا أعلمه إلا عن ميسرة[٢] بياع الزُّطي[٣]، عن أبي عبد الله (ع) قال: سألته عن النساء، ما لهنَّ من الميراث؟ قال: لهن قيمة الطّوب والبناء والخشب والقَصَب، فأما الأرض والعَقار فلا ميراث لهنَّ فيه، قال: قلت: فالثياب؟ قال: الثياب لهنَّ، قال: قلت: كيف جاز ذا ولهذه الربع والثُّمن مسمّى؟ قال: لأن المرأة ليس لها نَسَب ترث به، وإنما هي دخيل عليهم، وإنما صار هذا كذا، لئلا تتزوّج المرأة فيجيء زوجها أو ولد من قوم آخرين فيزاحم قوماً في عقارهم[٤].

[١٠٧٢] ٣٢ ـ الحسن بن محمد بن سماعة، عن الحسن بن محبوب، عن علي بن رئاب، عن زرارة، عن أبي جعفر (ع)، وخطّاب أبي محمد الهمداني[٥]، عن طربال بن رجاء[٦]، عن أبي جعفر (ع)؛ أن المرأة لا ترث مما ترك زوجها من القرى، والدُّور، والسلاح، والدوابّ شيئاً، وترث من المال، والرقيق، والثياب، ومتاع البيت مما ترك، ويقوّم النُّقض، والجذوع، والقصب، فتعطى حقَّها منه[٧].

[١٠٧٣] ٣٣ ـ عنه، عن محمد بن زياد، عن محمد بن حمران، عن محمد بن مسلم، وزرارة، عن أبي جعفر (ع)؛ أن النساء لا يَرِثْنَ من الدُّور، ولا من الضياع شيئاً، إلا أن يكون

---

(١) الاستبصار ٤، نفس الباب، ح ٧. الفروع ٥، نفس الباب، ح ٩. وجعفر في السند هو ابن سماعة عم الحسن بن محمد بن سماعة.

(٢) في كل من الفقيه والفروع: ميسِّر، بدل: ميسرة. . .

(٣) قال في القاموس المحيط: الزُّطّ: طائفة من أهل الهند، معرّب: جَتّ، وإليهم تنسب الثياب الزطّيّة، الواحد: زُطّيٌّ.

(٤) الاستبصار ٤، نفس الباب، ح ٨، الفروع ٥، نفس الباب، ح ١١. الفقيه ٤، نفس الباب، ح ٣. أقول: وما تضمنه هذا الخبر وغيره من أن الزوجة لا ترث من رقبة الأرض شيئاً وكذا من العقار وترث من قيمة ما هو قائم عليها من شجر وغيره هو مما انفردت به الإمامية كما نصّ عليه السيد المرتضى في الانتصار، وغيرُه أيضاً. والذي يبدو من كلماتهم رضوان الله عليهم أن هذا الحكم مختص بالزوجة التي ليس لها ولد من المتوفى دون غيرها، وإن كان يظهر من كلمات البعض أيضاً عدم التفرقة في هذا الحكم بين الاثنتين، فراجع شرائع المحقق ٣٤/٤. واللمعة وشرحها للشهيدين، م ٢ من الطبعة الحجرية، الميراث، ص ٣١٢ وما بعدها. والانتصار للسيد المرتضى ص/٣٠١.

(٥) في الاستبصار: وخطّاب بن أبي محمد الهمداني، وهو غير مثبت في سند الفروع.

(٦) الكوفي، وهو غير مثبت في سند الفروع.

(٧) الاستبصار ٤، ٩٤ ـ باب أن المرأة لا ترث من العقار والدّور و. . . ، ح ٩. الفروع ٥، باب أن النساء لا يرثن من العقار شيئاً، ح ٢. الفقيه ٤، ١٧٥ ـ باب نوادر المواريث، ح ٧.

ہے۔

وَ یَبْنِ ... مَهْدُ

وہ خ ... محو سفر

ہوتے ہیں ...

اَلَطَّ ... حَمْدُ

اس ...

ہے۔

قَضَوْا ... وَقَدْ

انہو ... لوگ محو

نیند تھے۔

حضرت ابوطالب کا قصیدہ

ابن اسحاق کہتے ہیں جب دیمک صحیفہ کو چاٹ کر گئی ہوا اور ظالم معاہدہ ختم ہو گیا تو حضرت ابو طالب نے ایک قصیدہ لکھا جس میں ان افراد کی ستائش کی جنہوں نے اس معاہدہ کو ختم کرنے کی تگ و دو کی۔ وہ مشہور قصیدہ یہ ہے۔

اَلَاهَلْ اَتٰی بَحْرِیَّنَا صُنْعُ رَبِّنَا عَلٰی نَاْیِهِمْ وَاللّٰهُ بِالنَّاسِ اَرْوَدُ

کیا ہمارے سمندر کا سفر طے کرنے والے مہاجروں کو اس دوری کے باوجود ہمارے رب نے جو کیا ہے انہیں معلوم ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ حلم و بردباری کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔

هُمْ رَجَعُوْا سَهْلَ بْنَ بَيْضَاءَ رَاضِيًا وَ سُرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَ مُحَمَّدُ

انہوں نے سہل بن بیضاء کو راضی واپس کر دیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور محمد مصطفیٰ ﷺ اس سے مسرور ہو گئے۔

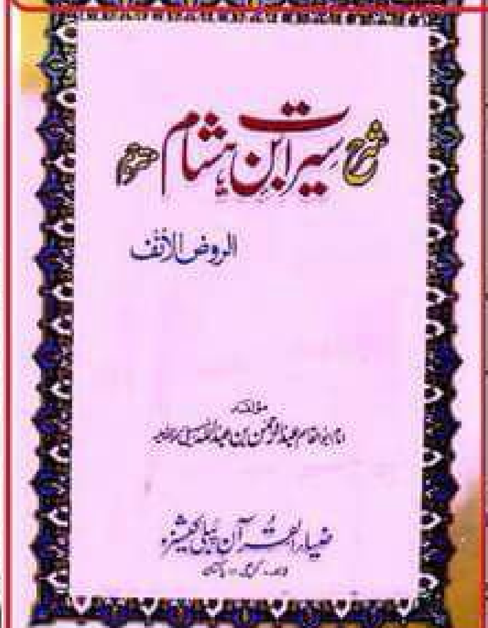

شعب ابی طالب کی گھاٹی میں نبی کریم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق بھی موجود تھے. حضرت ابو طالب نے بصورت شعر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق کا موجود ہونا صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے.

(شرح سیرت ابن ہشام جلد دوم 252)

انسان میں عیب ہوتی ہے وَهُمْ رَجَعُوْا...... سہل سے مراد ابن وھب بن ربیعہ بن ھلال بن ضبہ بن حارث بن فہر ہے۔ بیضاء اس کی ماں تھی اس کا نام وعد بنت جحدم بن امیہ بن ضرب بن حارث بن فہر تھا۔ یہ تین بھائی تھے۔ سہل، سہیل اور صفوان۔

اسود۔ یہ ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اس پر ایک شخص قتل ہو گیا۔ جس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکا اس وقت مقتول کے ورثاء نے یہ کہا ذَلِكَ الْبَيَانُ لَوْ تَكَلَّمْتَ اَسْوَدَ۔ اسی سے یہ ضرب المثل بن گیا۔

عليه وآله وسلم) في الناس ممن تولى الأمر من بعده، فلبثت بذلك ما شاء الله حتى رأيت راجعة من الناس رجعت عن الإسلام تدعوا إلى محق دين (١) الله، وملة محمد (صلى الله عليه وآله) فخشيت إن لم أنصر الإسلام وأهله أن أرى فيه ثلما وهدما يكون المصاب بهما علي أعظم من فوت ولاية أموركم التي إنما هي متاع أيام قلائل ثم تزول وما كان منها كما يزول السراب، وكما يتقشع السحاب، فمشيت عند ذلك إلى أبي بكر فبايعته ونهضت في تلك الأحداث حتى زاغ الباطل وزهق وكانت كلمة الله هي العليا ولو كره الكافرون (٢) فتولى أبو بكر تلك الأمور وسدد وقارب واقتصد، وصحبته مناصحا وأطعته فيما أطاع الله فيه جاهدا، وما طمعت أن لو حدث به حدث وأنا حي أن يرد إلى الأمر الذي بايعته فيه طمع مستيقن، ولا يئست منه يأس من لا يرجوه، ولولا خاصة ما كان بينه وبين عمر لظننت أنه لا يدفعها عني، فلما احتضر بعث إلى عمر فولاه فسمعنا وأطعنا وناصحنا، وتولى عمر الأمر فكان مرضي احتضر قلت في نفسي، لن يعدلها عني و!

---

(١) محق الدين إبطاله.

(٢) وذلك ما حاصله أن بعض المرتدين من العرب فاستعدوا للأمر فخرج علي (عليه السلام) بنفسه مع من أتقابها فما لبثوا إلا قليلا حتى طرق القدم المديد وقد ولوهم الأدبار وغلبوهم على عامة ظهرهم ور... السلام) وكأنه جواب لمن يقول إنه عمل لأبي بكر وقال إنه لم يكن كما ظنه القائل ولكنه من باب دفع واجب على كل حال ونقله ابن أبي الحديد في شر... الطبري وانظر تاريخ الطبري ٣ / ٢٤٤ ط الأستاذ • سنة ١١.

منار الهدى في النص على إمامة الإثني عشر (ع)

الشيخ علي البحراني

الكتاب: منار الهدى في النص على إمامة الإثني عشر (ع)
المؤلف: الشيخ علي البحراني
الوفاة: ١٣٤٠
سنة الطبع: ١٤٠٥ - ١٩٨٥ م

روافض کہتے ہیں کہ سیدنا علیؓ سے زبردستی بیعت لی گئی، ان کے گلے میں رسی ڈال کر باندھا گیا،
ان کا گھر جلایا گیا، سیدہ فاطمہؓ پر تشدد کیا گیا۔ (نعوذ باللہ)
الغرض ظلم کی ایک داستان ہے جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی۔
مگر حقیقت جتنی بھی چھپائی جائے، چھپ نہیں سکتی۔
روافض کی کتب میں موجود ہے کہ سیدنا علیؓ ابو بکرؓ کے پاس چل کر گئے،
اور ان کی بیعت کی اور ہر کام میں سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ شریک رہے۔
شیعہ عالم الشیخ علی بحرانی "منار الہدیٰ فی النص علی امامۃ الاثنیٰ عشر"
میں سیدنا علیؓ کا ایک ارشاد لکھتا ہے کہ سیدنا علیؓ فرماتے ہیں:
"یہ دیکھ کر کہ کہیں فتنے یا شر پیدا نہ ہو جائیں، میں ابو بکرؓ کے پاس چل کر گیا اور ان کی بیعت کر لی۔
اور ان حوادث کے خلاف ابو بکرؓ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔
حتیٰ کہ باطل چلا گیا اور اللہ کا کلمہ بلند ہو گیا چاہے یہ کافروں کو برا لگے۔
جب ابو بکرؓ نے نظام امارت سنبھالا اور حالات درست کیے اور آسانیاں پیدا کیں تو میں ان کا مصاحب
شریک کار (ہم نشین) بن گیا اور ان کی اطاعت (فرمانبرداری) کی، جیسے انہوں نے اللہ کی اطاعت کی۔"

"منار الهدیٰ في النص علی إمامة الإثني عشر از الشیخ علی بحرانی، صفحہ:٦٨٥"

خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گواہی

رافضیوں کا مفسر فیض کاشانی اپنی تفسیر الصافی میں سورہ محمد کی تفسیر کے ضمن میں ایک روایت محمد باقرؒ سے نقل کرتا ہے رسول اللہ کی وفات کے بعد سیدنا علیؓ نے مسجد کے اندر باآواز بلند کہا میں رسول اللہ کے بارے میں شہادت دیتا ہوں کہ انہوں نے ابوبکرؓ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا "اللہ اکبر"

فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فتشهد على رسول الله صلّى الله عليه وآله انّه استخلف
ابا بكر قال ما سمعت رسول الله صلّى الله عليه وآله اوصى الاّ اليك قال فهلاّ بايعتني
قال اجتمع الناس على ابي بكر فكنت منهم فقال امير المؤمنين عليه السلام كما

سُورة محمد (ص) وتُسمّى سُورة القِتال ايضاً وهي مدنيّة
عدد آيها اربعون آية بصريّ ثمان وثلاثون كوفي

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(١) اَلَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ القمّي نزلت في اصحاب رسول الله صلّى الله عليه وآله الذين ارتدّوا بعد رسول الله صلّى الله عليه وآله وغصبوا [illegible] ... اضلّ ... جهاد ... صلّى ... عن ... رات

شيئاً من القرآن قال لقد قلته لأمر قال نعم انّ الله يقول في كتابه وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فتشهد على رسول الله صلّى الله عليه وآله انّه استخلف
ابا بكر قال ما سمعت رسول الله صلّى الله عليه وآله اوصى الاّ اليك قال فهلاّ بايعتني
قال اجتمع الناس على ابي بكر فكنت منهم فقال امير المؤمنين عليه السلام كما
اجتمع اهل العجل على العجل هيهنا فتنتم ومثلكم كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَاراً فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لاَ يُبْصِرُونَ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لاَ يَرْجِعُونَ .

(٢) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلّى الله عليه وآله .

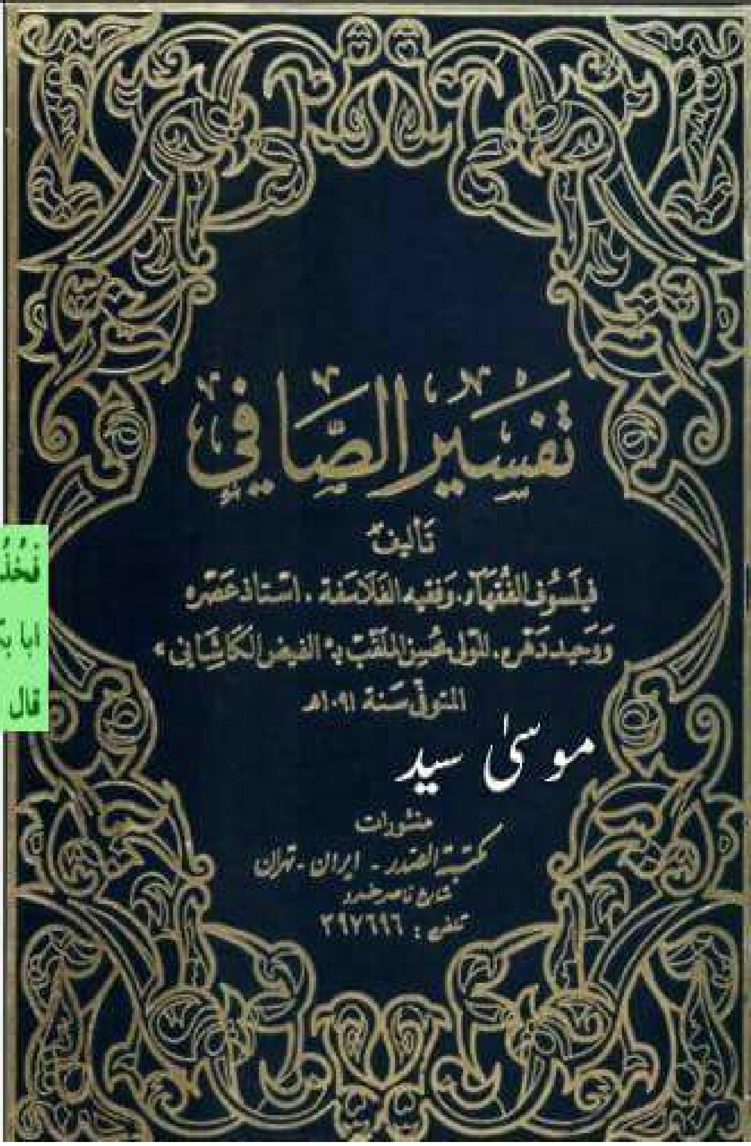

مقام و سیرت خلفاء الراشدین امیر المومنین علیؓ کی نظر میں

امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ نے رسول اللہ کو بھیجا جنہوں نے لوگوں کو گمراہی سے دور کیا ہلاکت سے بچایا اور منتشر ہونے کے بعد جمع کیا پھر اللہ نے ان کو اٹھا لیا رسول اللہ کے ذمہ جو کچھ تھا آپ نے اسکو ادا کر دیا پھر ابو بکرؓ و عمرؓ خلیفہ بنے دونوں عالی سیرت والے تھے دونوں نے اس امت سے انصاف کیا

خطبة علي في رسل معاوية

أما بعد فإنّ الله بعث النبي صلى الله عليه وسلم فأنقذ به من الضلالة ، ونَعَش به من الهَلَكة[1] ، وجمع به بعدَ الفُرقة ، ثمّ قبضه الله إليه وقد أدّى ما عليه ، ثم استخلف الناس[2] أبا بكر ، ثم استخلف أبو بكر عمر ، وأحسنا السيرة ، وعَدَلا في الأمة ، وقد وجدْنا عليهما أنْ تَوَلّيا الأمرَ دونَنا ونحن آلُ الرسول وأحقُّ بالأمر ، فغفرنا ذلك لهما ، ثم وَلِيَ أمرَ الناس عثمان فعمل ... نا معتزلٌ ... لا نرضى ... نَفى إلا ... صلى الله له ... وحزبٌ ... دخلا في الإسلام كارِهَين مُكرَهَين ؛ فعَجَبًا لكم[4] ولإجلابكم معه ، وانقيادكم له ، وتَدَعُون أهلَ بيتِ نبيِّكم صلى الله عليه وآله وسلم ، الذين لا ينبغي لكم شقاقُهم ولا خِلافُهم ، ولا أن تعدِلوا بهم أحداً من الناس . إني أدعوكم إلى كتاب الله عز وجل وسُنّةِ نبيِّكم صلى الله عليه وسلم ، وإماتة الباطل ، وإحياء معالم الدين . أقولُ قولي هذا وأستغفر الله لنا ولكلِّ مؤمنٍ ومؤمنةٍ ومسلمٍ ومسلمة .

كلام شرحبيل ومعن بن يزيد

فقال له شرحبيل ومعن بن يزيد : أتشهد أنّ عثمان قُتل مظلوماً ؟ فقال

(١) في الأصل : « وأنش » صوابه في ح . ولا يقال أنعشه فهو من كلام العامة . نعشه : تداركه . وفي الطبري : « وانتاش به من الهلكة » . والانتياش : الاستدراك والاستنقاذ .

(٢) ح (١ : ٣٤٥) : « فاستخلف الناس » .

(٣) ح فقط : « قد بايعا » .

(٤) ح : « فيا عجبا لكم » . الطبري : « فلا غرو إلا خلافكم معه » .

أما بعد فإنّ الله بعث النبي صلى الله عليه وسلم فأنقذ به من الضلالة ، ونَعَش به من الهَلَكة[1] ، وجمع به بعدَ الفُرقة ، ثمّ قبضه الله إليه وقد أدّى ما عليه ، ثم استخلف الناس[2] أبا بكر ، ثم استخلف أبو بكر عمر ، وأحسنا السيرة ، وعَدَلا في الأمة ، وقد وجدْنا عليهما أنْ تَوَلّيا الأمرَ دونَنا ونحن

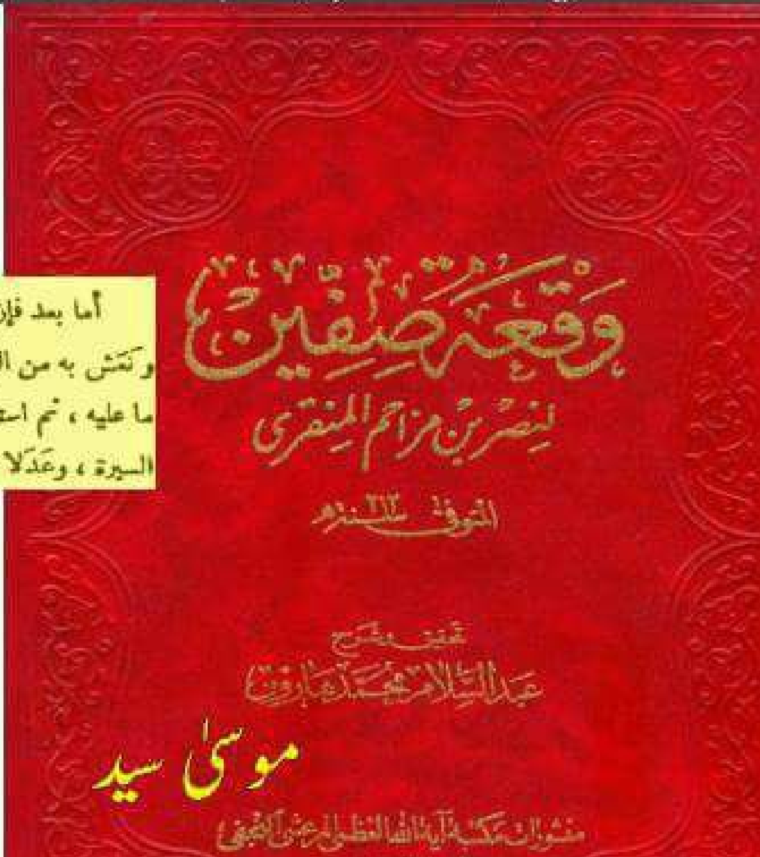

lib.eshia.ir/40519/1/275/سلمى_بنت_صخر_بن_عامر_بن_كعب_بن_سعد

شیعہ کتاب۔ نسب قریش سے ام اخیر ام صدیق اکبر رض کا نسب نامہ

كتاب نسب قريش

لأبى عبد الله المصعب بن عبد الله بن المصعب الزبيرى

١٥٦ — ٢٣٦

عنى بنشره لأول مرة وتصحيحه والتعليق عليه

إ. ليفى بروفنسال

أستاذ اللغة والحضارة العربية بالسوربون

وولدَ تَيْمُ بن مُرَّة : سَعْدَ بن تَيْم ؛ والأَحَبَّ بن تَيْمُ ، وأُمُّهما : الطوالة بنت مالك بن جِسْل بن عامر بن لُؤَىّ ؛ والعَقِب فى ولد سَعْد بن تَيْم .

فولدَ سَعْد بن تَيْم: كَعْبَ بن سَعْد ، وأُمُّه : نُعْم بنت ثَعْلَبة بن وائلة بن عمرو ابن سِنان بن مُحارب بن فِهْر ؛ وحارثةَ بن سَعْد بن تَيْم، وأُمُّه : بنت عائذ بن ظَرِب بن الحارث بن فِهْر . فولد كَعْبُ بن سَعْد : عمرو بن كَعْب ، وهو بَيْتُ بنى تَيْم ؛ وعبدَ مَناف بن كَعْب ، وهو المَشْرَفىّ ؛ وعامِرَ بن كَعْب ؛ فأمُّ عمرو بن كَعْب : تَمْلِكُ بنتُ تَيْم بن غالب بن فِهْر ، وأُمُّ عبد مَناف : لَيْلَىٰ بنتُ عامر الجانّ بن غُبْشان من خُزاعة . فولد عمرو بن كَعْب : عامراً ، وأُمُّه : بنت وَهْب بن ثَعْلَبة بن وائلة بن عمرو بن شَيْبان بن مُحارب بن فِهْر ؛ وعثمانَ بن عمرو ، وهو شارب الذَّهَب ؛ وجُدْعانَ بن عمرو ، أُمُّهما : السَّوْداء بنت زُهْرة بن كِلاب . فولد عامر بن عمرو : أَبا قُحَافة ، واسْمُه : عثمان ، وأُمُّه: قَيْلة بنت أَذاة بن رياح بن عبد الله بن قُرْط بن رِزاح بن عدِىّ بن كَعْب[1] . فولد أَبو قُحافة : أَبا بكر الصِّدِّيق ، وأُمُّه : أُمُّ الخَيْر ، واسْمُها : سَلْمَىٰ ، بنتَ صَخْر بن عامر بن كَعْب .

عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ؛
سلمی بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم

عبداللہ ابو بکر

بن عثمان	ام سلمی
بن عامر	بنت صخر
بن عمرو	بن عامر
بن کعب	بن کعب
بن سعد	بن سعد
بن تیم	بن تیم
بن مرۃ	بن مرۃ

١- نسبة أبي بكر الصديق واسمه رضي الله عنه

أبو بكر عبدالله بن عثمان بن عامر بن عمرو بن كعب بن سعد ابن تيم بن مرة

١- حدثنا محمد بن عمرو بن خالد الحراني حدثني أبي [illegible] ابن لهيعة عن أبي الاسود عن عروة قال: أبو بكر الصديق اسمه عبدالله بن عثمان ابن عامر بن عمرو بن كعب بن سعد بن تيم بن مرة شهد بدراً مع رسول الله ﷺ. وأم أبي بكر رضى الله عنه أم الخير سلمى بنت صخر بن عامر ابن عمرو بن كعب بن سعد بن تيم بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك. وأم أم الخير [illegible] وهي أميمة بنت عبيد بن الناقد الخزاعي. وجدة أبي بكر أم أبي قحافة أمينة بنت عبد العزى بن حرثان ابن عوف بن عبيد بن عويج بن عدي بن كعب.

(*) في الاصل [illegible] والصواب ثلاثة كما في نسخة الظاهرية الثانية.

١- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٩/ ٤٠) واسناده حسن، وفي الفتح (٧/ ٩) سلمى بنت صخر بن مالك بن عامر الخ واما أن اسناده حسن فلا لان، ابن لهيعة ضعيف في رواية غير العبادلة عنه وهذه الرواية ليست من رواية العبادلة عنه وهم عبد الله بن المبارك وعبد الله بن وهب وعبد الله بن يزيد المقري فالسند ضعيف. وسيتكرر هذا الاسناد كثيرا.

المعجم الكبير سند الضعيف

فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"ابوبکرؓ تو صدیق ہے..."

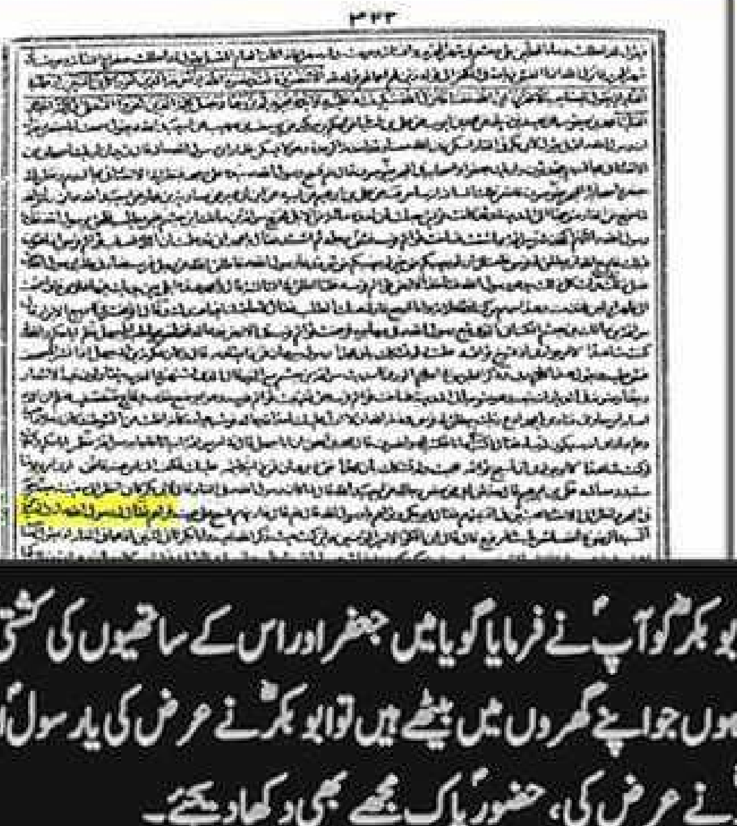

امام جعفرؓ صادق سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ غار میں تھے تو ابو بکرؓ کو آپؐ نے فرمایا گویا میں جعفر اور اس کے ساتھیوں کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں جو دریا میں کھڑی ہے، اور میں انصار مدینہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں تو ابو بکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپؐ ان کو دیکھ رہے ہیں؟ حضورؐ پاک نے فرمایا، ہاں۔ تو ابو بکرؓ نے عرض کی، حضورؐ پاک مجھے بھی دکھا دیجئے۔

حضورؐ پاک نے ابو بکرؓ کی آنکھوں کو اپنے دستِ مبارک سے مَس فرمایا تو ان (ابو بکرؓ صدیق) کو تمام منظر نظر آنے لگا۔

تو حضورؐ پاک نے فرمایا، "انت الصدیق" تو صدیق ہے۔

"کتابِ شیعہ تفسیر البرہان از ہاشم علی بحرانی، تفسیر سورۃ توبۃ"

سیدنا زین العابدین ؑ کی صحابہ کرام اور انکے اتباع تابعین کے بارے میں دعا

ومن دعائه عليه السلام

في الصلاة على أتباع الرسل ومصدقيهم

اللهم وأتباع الرسل ومصدقوهم من أهل الأرض بالغيب عند معارضة المعاندين لهم بالتكذيب والاشتياق إلى المرسلين بحقائق الإيمان في كل دهر وزمان أرسلت فيه رسولا وأقمت لأهله دليلا من لدن آدم إلى محمد صلى الله عليه وآله من أئمة الهدى وقادة أهل التقى على جميعهم السلام فاذكرهم منك بمغفرة ورضوان اللهم وأصحاب محمد خاصة الذين أحسنوا الصحابة والذين أبلوا البلاء الحسن في نصره وكانفوه وأسرعوا إلى وفادته وسابقوا إلى دعوته

واستجابوا له حيث أسمعهم حجة رسالاته وفارقوا الأزواج والأولاد في إظهار كلمته وقاتلوا الآباء والأبناء في تثبيت نبوته وانتصروا به ومن كانوا منطوين على محبته يرجون تجارة لن تبور في مودته والذين هجرتهم العشائر إذ تعلقوا بعروته وانتفت منهم القرابات إذ سكنوا في ظل قرابته فلا تنس لهم اللهم ما تركوا لك وفيك وأرضهم من رضوانك وبما حاشوا الخلق عليك وكانوا مع رسولك دعاة لك إليك واشكرهم على هجرهم فيك ديار قومهم وخروجهم من سعة المعاش إلى ضيقه ومن كثرت في إعزاز دينك من مظلومهم اللهم وأوصل إلى التابعين لهم بإحسان الذين يقولون: ﴿ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان﴾ خير جزائك الذين قصدوا سمتهم وتحروا وجهتهم ومضوا على شاكلتهم لم

يثنهم ريب في بصيرتهم ولم يختلجهم شك في قفو آثارهم والائتمام بهداية منارهم مكانفين وموازرين لهم يدينون بدينهم ويهتدون بهديهم يتفقون عليهم ولا يتهمونهم فيما أدوا إليهم اللهم وصل على التابعين من يومنا هذا إلى يوم الدين وعلى أزواجهم وعلى ذرياتهم وعلى من أطاعك منهم صلاة تعصمهم بها من معصيتك وتفسح لهم في رياض جنتك وتمنعهم بها من كيد الشيطان وتعينهم بها على ما استعانوك عليه من بر وتقيهم طوارق الليل والنهار إلا طارقا يطرق بخير وتبعثهم بها على اعتقاد حسن الرجاء لك والطمع فيما عندك وترك التهمة فيما تحويه أيدي العباد لتردهم إلى الرغبة إليك والرهبة منك وتزهدهم في سعة العاجل وتحبب إليهم العمل للآجل والاستعداد لما بعد الموت وتهون عليهم

کتبِ رافضیت سے حضرت علیؓ کا حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کی بیعت کرنا

الحسن بن موسی النوبختی فرق الشیعہ ص 30 پر فرماتا ہے

کہ علیؓ نے اُن (یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ) کی خلافت کو تسلیم کر لیا تھا اور اُس پر راضی ہو گئے تھے اور بغیر کسی جبر کے اُن کی بیعت کر کے فرماں برداری کی اور اُن کے حق میں دستبردار ہو گئے تھے پس ہم بھی اس پر راضی ہیں جیسے وہ راضی تھے اب ہمارے لئے یہ حلال نہیں کہ ہم اس کے علاوہ کچھ اور کہیں اور ہم میں سے کوئی اس کے سوا کچھ اور کہے اور یہ کہ علیؓ کی تسلیم اور راضی ہونے کی وجہ سے ابو بکرؓ کی ولایت راشدہ اور ھادیہ بن گئی

وأورعهم وأزهدهم [وأعلمهم]، وأجازوا مع ذلك خلافة أبي بكر وعمر، [ورأوهما] أهلا لذلك المكان والمقام، [واحتجوا في ذلك بأن زعموا أن عليا عليه السلام سلّم لهما الأمر ورضي بذلك، وبايعهما طائعا غير مكره، وترك حقه لهما، فنحن راضون كما رضي [المسلمون] له، لايحل لنا غير ذلك، ولايسع منا أحد إلا ذلك، وأن ولاية أبي بكر صارت رشدا وهدى، لتسليم عليٍّ ورضاه، ولولا رضاه وتسليمه لكان أبو بكر مخطئا ضالاً هالكاً، وهم أوائل البترية(٢).

٥١- وخرجت من هذه الفرقة فرقة قالت: إن علياً عليه السلام أفضل الناس [بعد رسول الله صلى الله عليه وآله] لقرابته وسابقته وعلمه، ولكن كان جائزاً للناس أن يولّوا عليهم غيره إذا كان الوالي الذي يولونه مجزئاً، أحبَّ [عليٌّ] ذلك أم كرهه، فولاية الوالي الذي ولّوا على أنفسهم برضا منهم رشدٌ وهدى وطاعة لله عز وجل، وطاعته واجبة من الله عز وجل، [فإذا اجتمعت الأمة على ذلك، (وتولته) ورضيت به، فقد ثبتت إمامته واستوجب الخلافة]، فمن خالفه من قريش وبني هاشم، علياً كان أو غيره من الناس، فهو كافر ضال [هالك].

١- المرادي سبقت ترجمته.

٢- البترية سبقت الإشارة إليها.

كتاب

فِرَق الشِّيعَة

للحسن بن موسى النوبختي
وسعد بن عبد الله القمي

من أفاضل علماء رأس المائة الثالثة الهجرية

حققه وقدم له وعلق عليه
دكتور عبد المنعم الحفني

شہزاد

Visit http://Shia.BS

دار الرشاد

سیدنا علیؓ، حضرت ابو بکرؓ صدیق اور حضرت عمرؓ کو یاد کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

رسول اللہؐ کے بعد مسلمانوں نے دو کو اپنا خلیفہ بنایا،
جو بہت صالح اور نیک تھے کتاب اللہ پر عمل کرنے والے تھے،
بہترین سیرت و کردار کے مالک تھے اور سنت پر عمل کرنے والے تھے۔
پھر ان دونوں کی وفات ہو گئی۔ اللہ کی رحمت ہو ان دونوں پر۔

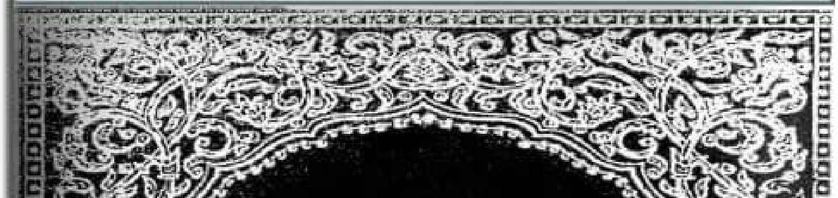

ثمّ إنّ المسلمين من بعده استخلفوا أمرأين منهم صالحين عملا بالكتاب وأحسنا السّيرة ولم يتعدّيا السُّنّة ثمّ توفّاهما الله فرحمهما الله ، ثمّ وليّ من بعدهما والٍ أحدث أحداثاً فوجدت الأمّة عليه مقالاً ؛ فقالوا : ثمّ نقموا عليه فغيّروا. ثمّ جاؤوني فبايعوني ، فأستهدي الله الهدى وأستعينه على التّقوى ، ألا وإنّ لكم علينا العمل بكتاب الله وسنّة رسوله والقيام بحقّه والنّصح لكم بالغيب والله المستعان وحسبنا الله ونعم الوكيل .

وقد بعثت إليكم قيس بن سعد الأنصاريّ[1] أميراً فوازروه وأعينوه على الحقّ ، وقد أمرته بالإحسان إلى محسنكم ، والشّدّة على مريبكم ، والرّفق بعوامّكم وخواصّكم ، وهو ممّن أرضى هديه وأرجو صلاحه ونصيحته[2]، نسأل[3] الله لنا ولكم عملاً زاكياً ، وثواباً جزيلاً ، ورحمةً واسعةً ، والسّلام عليكم ورحمة الله وبركاته .

وكتب عبيد الله بن أبي رافع في صفر سنة ستّ وثلاثين .

قال : لمّا (فرغ من قراءة الكتاب)[4] قام قيس بن سعد خطيباً فحمد الله وأثنى عليه وقال : الحمدُ لله الّذي أمات الباطل وأحيى الحقّ وكبت الظّالمين .

أيّها النّاس إنّا بايعنا خير من نعلم[5] بعد نبيّنا ـ صلّى الله عليه وآله وسلّم ـ فقوموا فبايعوا على كتاب الله وسنّة نبيّه ، فإن نحن لم نعمل فيكم

---

(١) « الأنصاري » ساقطة من م .
(٢) ظ « نُصحه » .
(٣) ظ « أسأل » .
(٤) ما بين القوسين ساقط من ظ .
(٥) ظ « يُعلم » .

أربع خصال لا تزال في امة محمد صلى الله عليه وآله

٦٠ ـ حدّثنا أبي رضي الله عنه قال: حدّثنا عليّ بن إبراهيم بن هاشم ،عن أبيه عن الحسن بن [أبي] الحسين الفارسيّ ، عن سليمان بن حفص البصريّ ، عن عبدالله بن الحسين بن زيد بن عليّ بن الحسين بن عليّ بن أبي طالب ، عن أبيه ، عن جعفر بن محمّد ، عن آبائه ، عن عليّ عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : أربعة لا تزال في اُمّتي إلى يوم القيامة : الفخر بالأحساب [١] والطعن في الأنساب [٢] والاستسقاء بالنجوم [٣] والنياحة [٤] و إنّ النائحة إذا لم تتب قبل موتها تقوم يوم القيامة و عليها سربال من قطران و درع من جرب .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں میری امت میں تا قیامت رہیں گی۔(1) خاندانی فخر،(2)نسب میں طعنہ دینا،(3)ستاروں کی مدد سے بارش کی پیش گوئی کرنا، (4)مردوں پر نوحہ کرنا۔

رونے پیٹنے والے اگر موت سے پہلے توبہ نہ کریں تو روز قیامت تارکول کا کرتہ پہننے ہوئے اور خارش کے مرض میں مبتلا ہوں گے۔(خصال از شیخ صدوق۔ باب الاربعہ۔ جلد1۔ صفحہ 226)

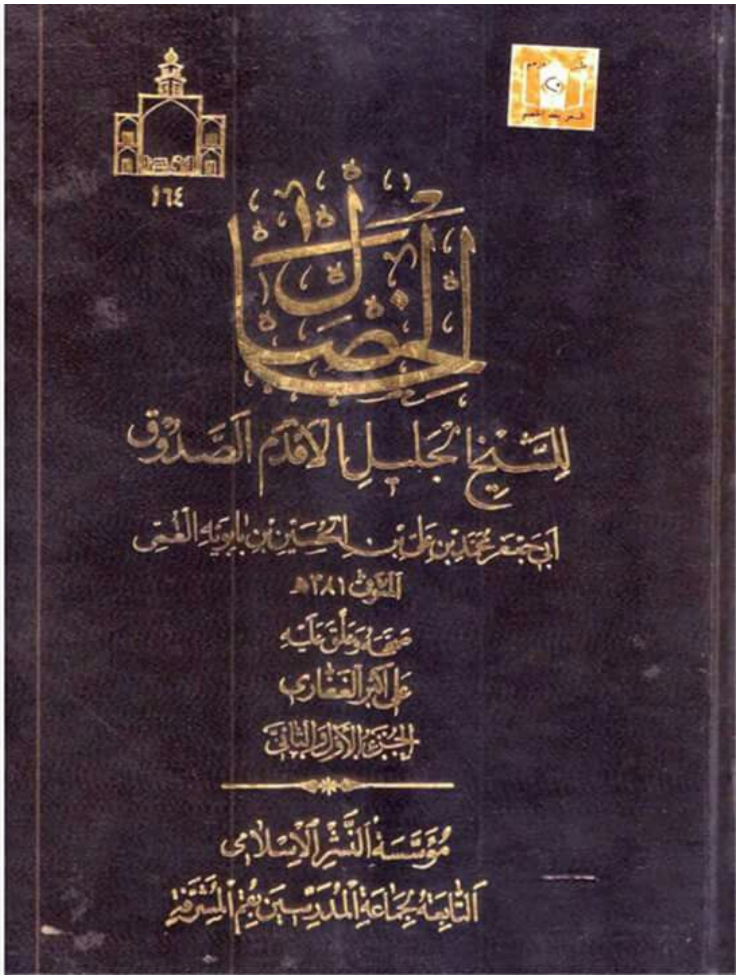

كتاب الطبقات الكبير

لمحمد بن سعد بن منيع الزهري

ت ٢٣٠ هـ

الجزء الثالث

الطبقة الأولى

في البدريين من المهاجرين والأنصار

ومن بنى تيم بن مرّة بن كعب

٦٨ – أبو بكر الصّدّيق ، عليه السلام

واسمه عبد الله بن أبى قُحافة ، واسمه عثمان بن عامر بن عمرو بن كعب بن سعد بن تيم بن مُرّة ، وامّه امّ الخير واسمُها سَلمى بنت صخر بن عامر بن كعب ابن سعد بن تيم بن مرّة ، وكان لابى بكر من الولد عبدُ الله وأسْماء ذات النّطاقين وأمّهما قُتيلة بنت عبد العُزّى بن عبد أسعد بن نضر بن مالك بن حِسْل بن عامر ابن لُؤىّ ، وعبد الرّحمن وعائشة وأمّهما أمّ رومان بنت عامر بن عُويمر بن عبد شمس بن عتّاب بن أذينة بن سُبيع بن دُهمان بن الحارث بن غَنْم بن مالك بن كنانة ، ويقال بل هى أمّ رومان بنت عامر بن عُميرة بن ذُهْل بن دُهْمان بن الحارث ابن غَنْم بن مالك بن كنانة ، ومحمّد بن أبى بكر وأمّه أسماء بنت عُميس بن مَعْد [1] بن تيم بن الحارث بن كعب بن مالك بن قُحافة بن عامر بن مالك بن نَسْر ابن وَهْب الله بن شَهْران بن عِفْرِس بن حَلِف [2] بن أفْتَل ، وهو خَثْعَم ، وأمّ كلثوم بنت أبى بكر وأمّها حبيبة بنت خارجة بن زيد بن أبى زهير من بنى الحارث بن الخزرج وكانت بها نَسْأ فلمّا توفّى أبو بكر وَلدت بعده .

عثمان بن عامر بن عمرو بن كعب بن سعد بن تيم بن مرة بن كعب بن لؤی،

سلمی بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرة بن کعب بن لؤی

جس نے ابو بکرؓ کی توہین کی اس نے جعفر صادقؒ کی توہین کی

جعفر صادقؒ سے پوچھا کہ سنا ہے کہ آپ نے ابو بکرؓ کو برا بھلا کہتے ہیں آپ ارشاد فرمایا

ابو بکرن الصدیق جدی هل یسب احد اباءه، ----------

ابو بکرؓ میرے نانا ہیں کیا کوئی اپنے آباواجداد کو گالی دینا پسند کرے گا اللہ مجھے کوئی مرتبہ اور عزت نہ بخشے اگر میں ابو بکرؓ کو (عزت اور عظمت میں) مقدم نہ رکھوں

احقاق الحق جلد اول صفحہ ۳۰

جدّته الأخرى من أولاد أبي بكر ، وذكر الإمام الحاكم أبوعبدالله النيسابوري (١) المحدّث الكبير والحافظ المتقن الفاضل النحرير في كتاب معرفة علوم الحديث بإسناده عن الإمام أبي عبدالله جعفر بن محمّد الصّادق عليه وعلى آبائه السّلام أنه قال: أبوبكر الصّديق جدّي وهل يسبّ أحد آباءه لا قدّمني الله إن لا اقدّمه ، إنتهى .

وقد اشتهر بين المحدّثين والعلماء أنّ الحاكم أباعبدالله المذكور كان مائلا إلى التشيع فمن عجبي (٢) كيف يجوز لهم ذكر المطاعن لذلك الإمام الحكيم الرّشيد ، و قد ذكر الأئمة الذين يدعون الإقتداء بهم في مناقبهم : أمثال هذه المناقب ومع هذا يزعمون أنهم لهم (٣) مقتدون وبآثارهم مهتدون ، نسأل الله العصمة عن التعصب فإنه ساء الطريق وبئس الرفيق .

ثمّ إني لمّا نظرت في ذلك الكتاب الموسوم بنهج الحق و كشف الصدق رأيت أنّ صاحبه عدل عن نهج الحقّ وبالغ في الإنكار على أهل السّنة حتى ذكر: أنّهم كالسّوفسطائيّة ينكرون المحسوسات والأوّليات فلا يجوز الإقتداء بهم ، و جمع في هذا مسائل ذكرها من علم اصول الدين و من علم اصول الفقه و من

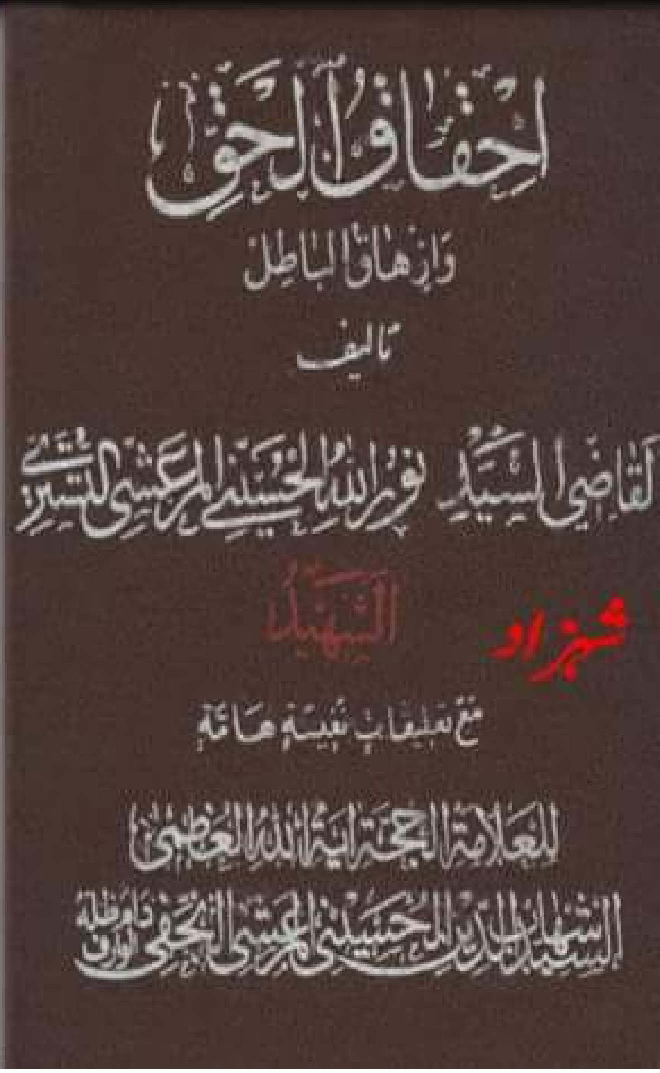

مزہب شیعہ کے مطابق امام کو ماضی اور مستقبل کا پورا پورا علم ہوتا ہے اور دنیا کی کوئی چیز امام سے مخفی نہیں ہوتی

امام باقرؒ نے کہا ابو بکرؓ صدیق کو جو صدیق نہیں کہتا اللہ اس کے قول کو نہ دنیاں میں سچا کرے نہ آخرت میں (سبحان اللہ)

عروہ بن عبداللہ سے روایت ہے امام باقرؒ سے سوال کیا گیا کہ تلواروں کو زیور لگانا جائز ہے یا نہیں آپ نے جواب دیا اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ابو بکر صدیقؓ نے اپنی تلوار کو زیور لگایا ہوا تھا عرض کیا آپ بھی اِن کو صدیق کہتے ہیں اِس پر امام باقرؒ اچھل پڑے اور قبلہ رخ ہو کر فرمایا ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں جو ان کو صدیق نہیں کہتا اللہ اس کے قول کو نہ دنیاں میں سچا کرے نہ آخرت میں

کتاب کشف الغمة ابن أبي الفتح الاربلي ج ۲ الصفحة ۳٦۰

ﷺ ، أمه أم عبدالله بنت الحسن بن علي بن أبي طالب ، واسم ولده جعفر وعبدالله ، وأمهما أم فروة بنت القاسم بن محمد بن أبي بكر الصديق رضي الله عنه ، وابراهيم وعلي وزينب وأم سلمة .

وعن سفيان الثوري قال : سمعت منصوراً يقول : سمعت محمد بن علي يقول : الغناء والعز يجولان في قلب المؤمن ، فاذا وصلا الى مكان فيه التوكل أوطناه .

شہزاد

وقال : ما دخل قلب ... إلا نقص من عقله مثل ما دخله من ذلك قل أو كثر .

وعن خالد بن أبي الهيثم عن ... الحسين عليهم السلام قال : ما اغرورقت عين بمائها إلا حرم الله وجه صاحبها على النار ، فان سالت على الخدين لم يرهق وجهه قتر ولا ذلة ، وما من شيء إلا له جزاء إلا الدمعة ، فان الله يكفر بها بحور الخطايا ، ولو أن باكيا بكى في أمة لحرم الله تلك الأمة على النار .

وعنه ﷺ أنه قال لابنه : يا بني اياك والكسل والضجر ، فانهما مفتاح كل شر ، انك ان كسلت لم تؤد حقاً ، وان ضجرت لم تصبر على حق .

وعن عروة بن عبدالله قال : سألت أباجعفر محمد بن علي عليهما السلام عن حلية السيوف فقال : لا بأس به ، قد حلى أبو بكر الصديق رضي الله عنه سيفه ، قلت : فتقول : الصديق ؟ قال : فوثب وثبة واستقبل القبلة وقال : نعم الصديق ، نعم الصديق ، نعم الصديق فمن لم يقل له الصديق فلا صدق الله له قولا في الدنيا ولا في الآخرة .

وعن افلح مولاه قال : خرجت مع محمد بن علي عليهما السلام حاجاً ، فلما دخل المسجد نظر الى البيت فبكى حتى علا صوته ، فقلت : بأبي أنت وأمي

امام باقرؒ کی گواہی ابو بکرؓ صدیق ہیں

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ عیدین اور الاستقاء کی نمازوں میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبریں کہا کرتے تھے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے اور بلند آواز میں قرات کرتے تھے امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد امام باقرؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ کے بعد حضرت ابو بکرؓ صدیق نے بھی اسی پر عمل کیا۔۔۔!!!

کتاب الرافضۃ الجعفریات المصنف محمد بن الاشعث الکوفی الصفحہ ۹۴

باب موافقة العيد يوم الجمعة والتكبير والجهر

١/٣٦١ - أخبرنا محمد، حدثني موسى، حدثنا أبي، عن أبيه، عن جده جعفر بن محمد، عن أبيه، قال: اجتمع في زمان علي بن أبي طالب عليه السلام عيدان، فصلّى بالناس، ثم قال: قد أذنت لمن كان قاصياً أن ينصرف إن أحب، ثم راح فصلّى بالناس العيد الآخر[١].

٢/٣٦٢ - أخبرنا محمد، حدثني موسى، حدثنا أبي، عن أبيه، عن جده جعفر بن محمد، عن أبيه، عن علي عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يكبّر في العيدين والاستسقاء في الأولى سبعاً، وفي الثانية خمساً، ويصلي قبل الخطبة ويجهر بالقراءة[٢].

قال جعفر بن محمد: قال أبي [عليه السلام]: فعل ذلك أبو بكر الصديق بعده[٣].

٣/٣٦٣ - أخبرنا محمد، حدثني موسى، حدثنا أبي، عن أبيه، عن جده

٢/٣٦٢ - أخبرنا محمد، حدثني موسى، حدثنا أبي، عن أبيه، عن جده جعفر بن محمد، عن أبيه، عن علي عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يكبّر في العيدين والاستسقاء في الأولى سبعاً، وفي الثانية خمساً، ويصلي قبل الخطبة ويجهر بالقراءة[٢].

قال جعفر بن محمد: قال أبي [عليه السلام]: فعل ذلك أبو بكر الصديق بعده[٣].

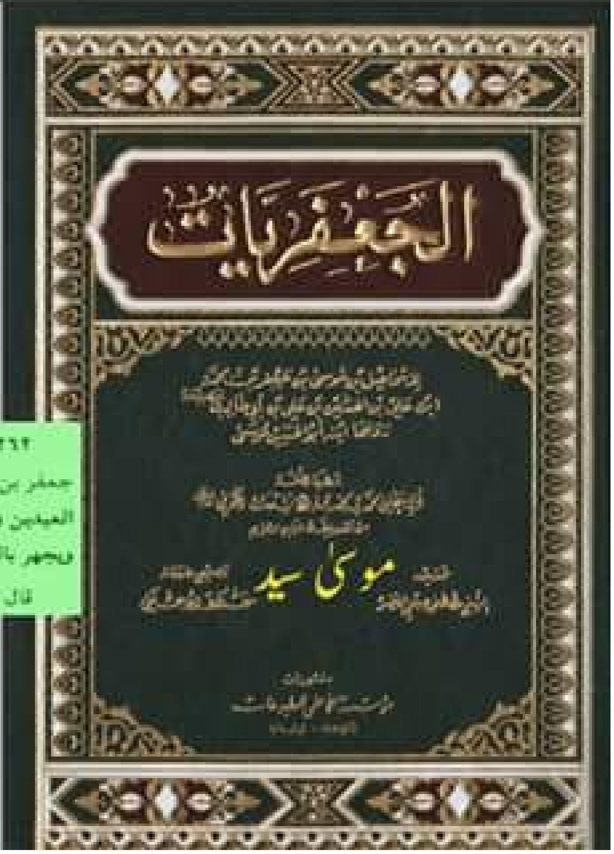

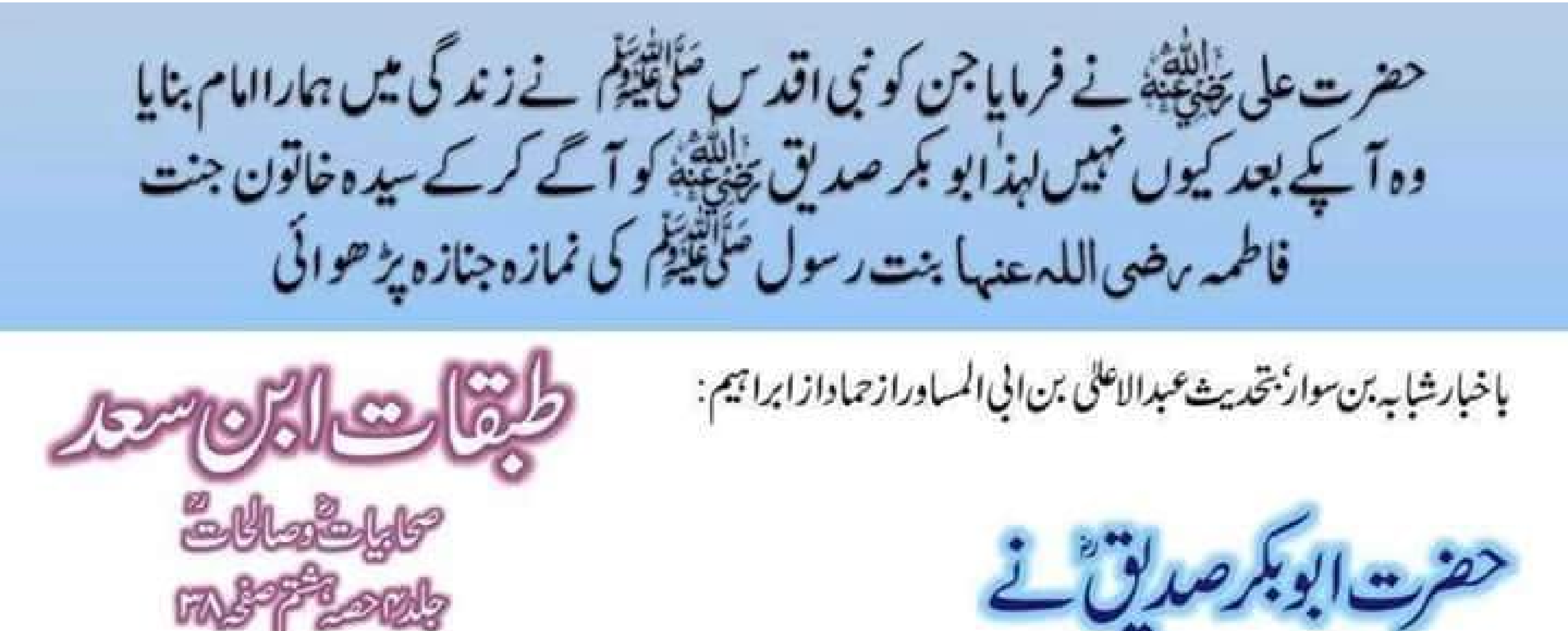
حضرت علی ﷺ نے فرمایا جن کو نبی اقدس ﷺ نے زندگی میں ہمارا امام بنایا
وہ آپکے بعد کیوں نہیں لہذا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آگے کر کے سیدہ خاتون جنت
فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کی نمازہ جنازہ پڑھوائی
باخبار شبابہ بن سوار، بتحدیث عبدالاعلی بن ابی المساور از حماد از ابراہیم:
طبقات ابن سعد
صحابیاتؓ و صالحاتؒ
جلد ۴ حصہ ہشتم صفحہ ۲۸
حضرت ابو بکر صدیقؓ نے
حضرت فاطمہؓ کے جنازے کی نماز پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں
علی
رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکرؓ کے دور میں حضرت علیؓ کے مشورے اور فیصلے

امیر المومنین نے فرمایا مسلمانوں میں سے دو قابل وثوق مردو کو حکم دو کہ وہ اس کو لے کر مہاجرین و انصار کی مجالس میں پھرائیں اور انہیں قسم دیں کر پوچھیں کہ کیا ان میں سے کوئی ایسا ہے جس نے اس کے سامنے شراب پینے کی حرمت والی آیت پڑھی ہو یا اس کے حرام ہونے کی رسولؐ نے خبر دی ہو تو اگر ان میں سے کوئی شخص اس کی گواہی دے تو پھر اس پر حد جاری کرو اور اگر کوئی بھی اس کی گواہی نہ دے تو پھر اس کو توبہ کراؤ اور اسے چھوڑ دو پس ابوبکرؓ نے ایسا کیا تو کسی شخص نے مہاجرین و انصار میں سے یہ گواہی نہ دی کہ اس نے آیات تحریم شراب اس کے سامنے پڑھی تھی اور نہ اس کی کہ اسے رسولؐ نے اس کی خبر دی تھی تو ابوبکرؓ نے اس سے توبہ کروائی اور اسے چھوڑ دیا اور اس نے فیصلہ میں حضرت علیؑ کے حکم کو تسلیم کر لیا

تذکرۃ الاطہار ۱۲۵ تا ۱۲۶

اہم فیصلے

(زمانہ حکومت ابوبکر)

ابوبکر کی حکومت کے زمانے کے آپ کے کچھ فیصلوں میں سے ایک وہ ہے کہ جس کے متعلق عامہ اور خاصہ کے رجال

۱۲۶

سے خبر دی ہے کہ ایک شخص کو ابوبکر کے پاس لایا گیا اور اس نے شراب پی تھی تو ابوبکر نے چاہا کہ اس پر حد جاری کرے اس شخص نے کہا کہ میں نے اس وقت شراب پی ہے جب کہ مجھے اس کی حرمت کا علم نہیں تھا کیونکہ میں ایسے لوگوں میں پلا بڑھا ہوں جو اسے حلال جانتے تھے اور اب تک مجھے اس کے حرام ہونے کا علم نہ تھا تو ابوبکر پر اس پر حد لگانے کا معاملہ مشتبہ ہو گیا اور اسے پتہ نہ چل سکا کہ وہ کیا فیصلہ دے تو بعض حاضرین نے اسے مشورہ دیا کہ اس میں حکم کرنے کے لیے امیرالمومنین سے دریافت کیا جائے تو ابوبکر نے کسی کو آپ کے پاس بھیجا جس نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا تو امیرالمومنین نے فرمایا مسلمانوں میں سے دو قابل وثوق مردوں کو حکم دو کہ وہ اس کو لے کر مہاجرین و انصار کی مجالس میں پھرائیں اور انہیں قسم دے کر پوچھیں کہ کیا ان میں سے کوئی ایسا ہے جس نے اس کے سامنے شراب پینے کی حرمت والی آیت پڑھی ہو یا اس کے حرام ہونے کی رسول اللہ نے خبر دی ہو تو اگر ان میں سے کوئی شخص اس کی گواہی دے تو پھر اس پر حد جاری کرو اور اگر کوئی بھی اس کی گواہی نہ دے تو پھر اس کو توبہ کراؤ اور اسے چھوڑ دو پس ابوبکر نے ایسا کیا تو کسی شخص نے مہاجرین و انصار میں سے یہ گواہی نہ دی کہ اس نے آیت تحریم شراب اس کے سامنے پڑھی تھی اور نہ اس کی کہ رسول اللہ نے اس کی خبر دی تھی تو ابوبکر نے اس سے توبہ کرائی اور اسے چھوڑ دیا اور اس نے فیصلہ میں حضرت علی کے حکم کو تسلیم کر لیا۔

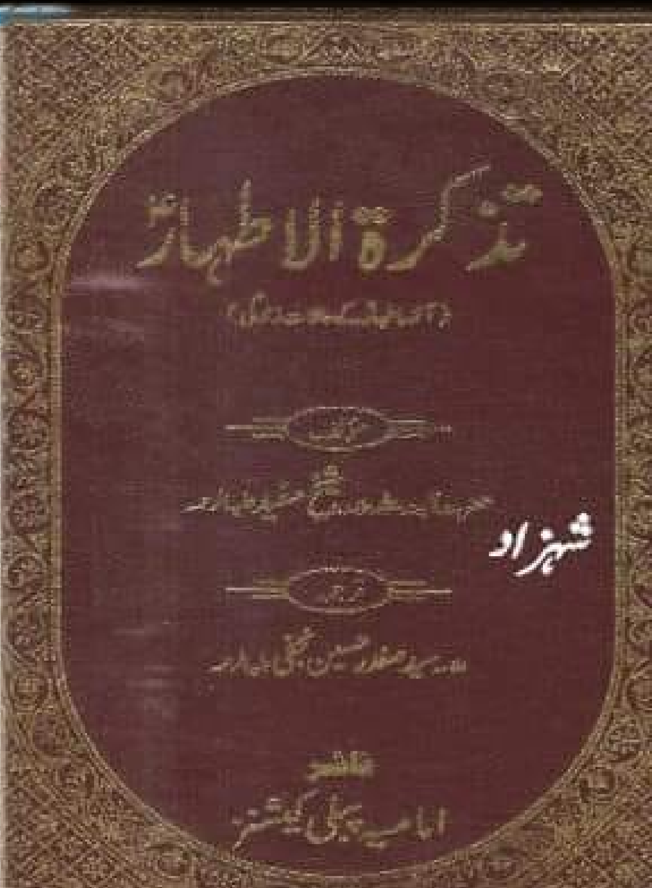

رسول اللہ نے اپنی زندگی میں ہی اُم المومنین سیدہ حفصہؓ کو یہ بشارت دے دی تھی کہ میرے بعد ابو بکرؓ خلیفہ ہونگے اور ان کے بعد آپؓ کے والد حضرت عمرؓ۔

مشہور شیعہ تفسیر "تفسیر صافی" میں تفسیر سورۃ تحریم بحوالہ "تفسیر قمی" درج ہے کہ رسول اللہ نے سیدہ حفصہؓ سے فرمایا:

"فقال ان ابابكر يلى الخلافة بعدى ثم بعده ابوك فقالت من انباك هذا. قال نبانى العليم الخبير"

"پس فرمایا رسولؐ نے کہ بیشک ابو بکرؓ والی خلافت ہوں گے میرے بعد، پھر انکے بعد آپؓ کے والد۔ حفصہؓ نے پوچھا کہ یہ خبر آپؐ کو کس نے دی ہے؟ رسولؐ نے فرمایا کہ مجھے علیم خبیر نے خبر دی ہے۔

۱۔ تفسیر صافی، تفسیر سورۃ تحریم، ۲۔ تفسیر قمی، تفسیر سورۃ تحریم

حفصة وذهبت حفصة في حاجة لها فتناول رسول الله مارية ، فعلمت حفصة بذلك فغضبت و قبلت على رسول الله وقالت يا رسول الله هذا في يومي وفي داري وعلى فراشي فاستحيا رسول الله منها ، فقال كفى فقد حرّمت مارية على نفسي ولا أطأها بعد هذا ابداً وأنا افضي اليك سراً فان انت اخبرت به فعليك لعنة الله والملائكة والناس اجمعين فقالت نعم ما هو؟ فقال إن ابا بكر يلي الخلافة بعدي ثم من بعده ابوك (١) فقالت من اخبرك بهذا قال الله اخبرني فاخبرت حفصة عائشة من يومها ذلك واخبرت عائشة ابا بكر ، فجاء ابوبكر إلى عمر فقال له ان عائشة اخبرتني عن حفصة بشيء ولا أثق بقولها فاسأل انت حفصة ، فجاء عمر إلى حفصة ، فقال لها ماهذا الذي اخبرت عنك عائشة ، فانكرت ذلك قالت ما قلت لها من ذلك شيئاً ، فقال لها عمران كان هذا حقاً فاخبرينا حتى نتقدم فيه فقالت نعم قد قال رسول الله ذلك فاجتمع . على ان يسموا رسول الله فنزل جبرئيل على رسول الله بهذه السورة (يا ايها النبي لم تحرم ما احل الله لك - إلى قوله - ... (والله مولاكم وهو العليم ...) اي اخبرت به ...

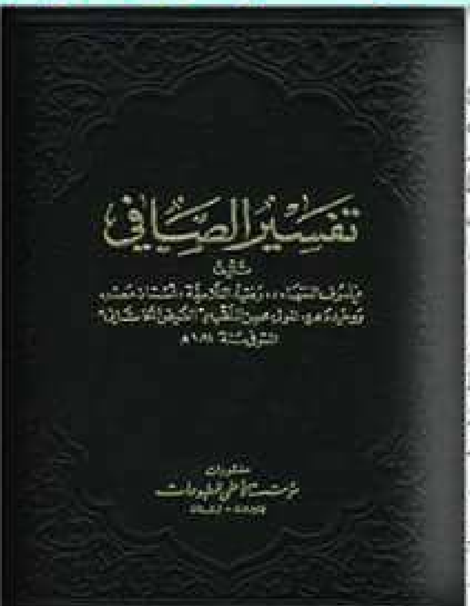

سورة التحريم

داري و على فراشي فاستحيى رسول الله صلّى الله عليه و آله منها فقال كفى فقد حرّمت مارية على نفسي و لا اطأها بعد هذا ابداً و انا افضي اليك سرّاً ان انت أخبرت به فعليك لعنة الله و الملائكة و الناس أجمعين فقالت نعم ما هو فقال انّ أبا بكر يلي الخلافة بعدي ثمّ بعده أبوك قالت مَنْ أَنْبَأَكَ هذا

قالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ فاخبرت حفصة به عائشة من يومها ذلك و أخبرت عائشة أبا بكر فجاء ابو بكر الى عمر فقال له انّ عائشة اخبرتني عن حفصة بشيء و لا أثق بقولها فاسأل انت حفصة فجاء عمر الى حفصة فقال ما هذا الذي أخبرت عنك عائشة فأنكرت ذلك و قالت ما قلت لها من ذلك شيئاً فقال لها عمر انْ هذا حقّ فأخبرينا حتى نتقدّم فيه فقالت نعم قد قال رسول الله فاجتمعوا اربعة على ان يسمّوا رسول الله صلّى الله عليه و آله ... بهذه السورة قال وَ أَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ ... عَرَّفَ بَعْضَهُ أي خبرها و قال لم أخبرت بما أخبرتك ... في المجمع قبل انّ النبيّ صلّى الله عليه و ... ابراهيم مارية القبطية فوقفت حفصة على ذلك فقال ... و حرّم مارية على نفسه فأعلمت حفصة عائشة ... هو قوله وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثاً ... يملك من بعده ابو بكر و عمر فعرفها بعض ما أفشت من الخبر ... يملكان بعدي قال و قريب من ذلك ما رواه العيّاشي عن أبي جعفر ... ذلك الّا انّ كلّ واحدة منهما حدّثت أباها بذلك فعاتبهما في امر مارية و ما أفشتا عليه من ذلك و اعرض عن ان يعاتبهما في الأمر الآخر.

... تفسير القمي المطبوعتين

جس نے ابو بکرؓ کی توہین کی اس نے جعفر صادقؒ کی توہین کی

امام جعفر صادقؒ نے فرمایا مجھے حضرت ابو بکرؓ نے دو دفعہ جنا

كشف الغمة فی معرفة الائمة جلد دوم صفحہ ۳۷۴ بہاء الدین علی بن عیسی اربلی

المنصور ، وقد تقدم ذكر ولادته فى سنة ثمانين ، فيكون عمره ثمان وستين سنة هذا هو الأظهر وقيل غير ذلك .

وقبره بالمدينة بالبقيع وهو القبر الذى فيه أبوه الباقر وجده زين العابدين وعمه الحسن بن على عليهم السلام ، فلله دره من قبر ما أكرمه وأشرفه وأعلى قدره عند الله تعالى ، انتهى كلامه .

وقال الحافظ عبد العزيز بن الأخضر الجنابذى رحمه الله : أبو عبدالله جعفر بن محمد بن على بن الحسين بن على بن أبى طالب عليهم السلام الصادق ، وأمه أم فروة واسمها قريبة بنت القاسم بن محمد بن أبى بكر الصديق رضى الله عنه ، وأمها أسماء بنت عبد الرحمان بن أبى بكر الصديق ، ولذلك قال جعفر عليه السلام : ولقد ولدنى أبو بكر مرتين ولد عام الجحاف سنة ثمانين ومات سنة ثمان وأربعين ومائة .

ولد جعفر بن محمد عليهما السلام اسماعيل الأعرج وعبدالله وأم فروة وأمهم فاطمة بنت الحسين الأثرم بن الحسن بن على بن أبى طالب عليهما السلام ...

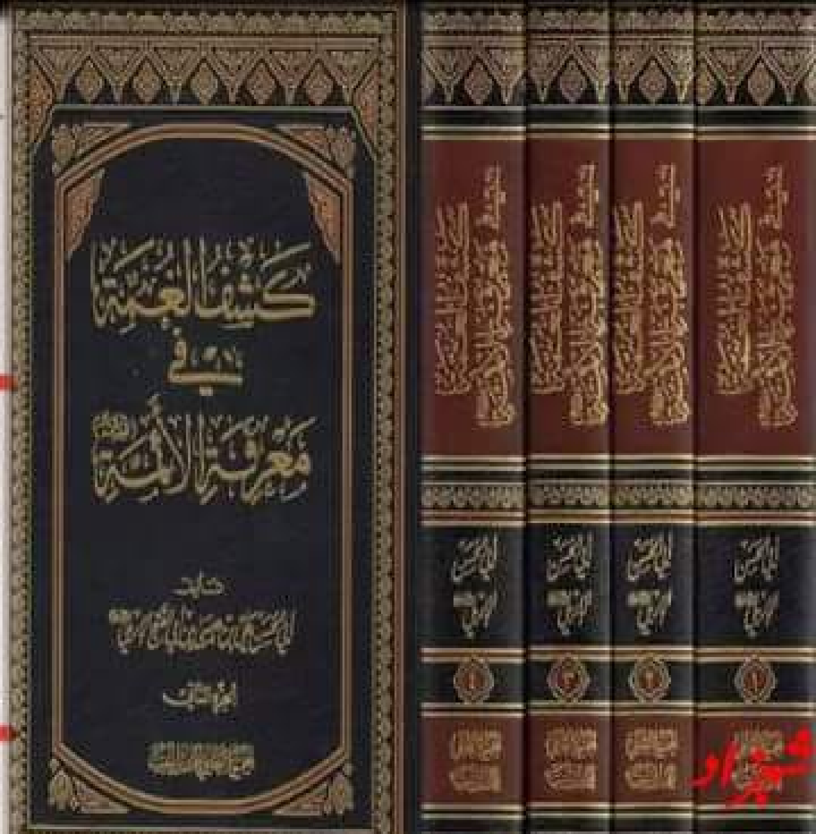

بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثاً . . ﴾[١]، قال : أسرّ إليهما أمر القبطيّة ، وأسرّ إليهما أنّ أبا بكر وعمر يليان أمر الأمّة من بعده ظالمين فاجرين غادرين.

و رووا عن عبيد بن سليمان النخعي ، عن محمد بن الحسين بن علي بن الحسين، عن ابن أخيه الأرقط، قال: قلت لجعفر بن محمّد: يا عمّاه! إنّي أتخوّف عليّ وعليك الفوت أو الموت، ولم يفرش لي أمر هٰذين الرجلين؟ . فقال لي جعفر عليه السلام: إبرأ منهما، برئ الله ورسوله منهما.

وعن عبدالله بن سنان، عن جعفر بن محمد عليهما السلام، قال: قال لي: أبو بكر وعمر صنما قريش اللّذان يعبدونهما.

وعن اسماعيل بن يسار، عن غير واحد، عن جعفر بن محمد عليهما السلام، قال: كان إذا ذكر عمر زنّاه، وإذا ذكر أبا جعفر الدوانيق زنّاه، ولا يزني غيرهما.

قال: وتناصر الخبر عن عليّ بن الحسين ومحمّد بن علي وجعفر بن محمّد عليهم السلام من طرق مختلفة أنّهم قالوا ـ وكلّ منهم ـ: ثلاثة لا ينظر الله إليهم يوم القيامة ولا يزكّيهم ولهم عذاب أليم؛ من زعم أنّه إمام وليس بإمام، ومن جحد إمامة إمام من الله، ومن زعم أنّ لهما في الاسلام نصيباً. ومن طرق أخر: أنّ للأوّلين، ومن أخر: للأعرابيّين في الاسلام نصيباً. . ـ.

. . إلى غير ذلك من الروايات عمّن ذكرناه، وعن أبنائهم عليهم السلام مقترناً بالمعلوم من دينهم لكلّ متأمّل حالهم، وأنّهم يرون في المتقدّمين على أمير المؤمنين عليه السلام ومن دان بدينهم أنّهم كفّار، وذلك كافٍ عن إيراد رواية، وإنّما ذكرنا طرفاً منها استظهاراً.

وقد روت الخاصّة والعامّة عن جماعة من وجوه الطالبيّين ما يضاهي المرويّ من ذلك عن الأئمة عليهم السلام:

---

(١) التحريم: ٣.

خلفاء ثلاثه کی خلافت کو برحق نه سمجھنے والا حضرت علی کے نزدیک

مجمع الفضائل جلد نمبر دوم صفحه نمبر ۲۰۸ پر لکھا ہے که حضرت امیر المومنین رضی الله عنه نے فرمایا جو مجھے رابع آل خلفاء نه کہے اس پر الله کی لعنت ہے

sabeelesakina@gmail.com www.ziaraat.com

مجمع الفضائل ۲۰۸ جلد دوم

القیامة ۔

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ میں نے امیرالمومنین سے سنا ہلاکت ہو اس کے لیے جو میری معرفت سے جاہل ہو اور میرا حق نہ پہچانے۔ آگاہ ہو میرا حق اللہ کا حق ہے اور اللہ کا حق میرا حق ہے۔

معتزلہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے فضیلت علیؑ پر اور امامیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث سے عصمت اور وجوب اقتدا لازم ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے علیؑ کے ساتھ ہونے کو علی الاطلاق بیان فرمایا ہے۔ لہذا قبیح کا صدور کسی وقت ممکن نہیں۔

(۹)

امیرالمومنینؑ کا خلیفہ و امام و وارث ہونا

تفسیر ابو عبیدہ اور علی بن الحرب الطائی میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ خلفاء چار ہیں اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (سورہ البقرہ ۲/۳۰) یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ (سورہ ص ۳۸/۲۶) ہارون جیسا کہ موسیٰ نے کہا ہے۔ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ (سورہ الاعراف ۷/۱۴۲) علیؑ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی علیؑ) لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی آدم و داؤد و ہارون) وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی اسلام) وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (سورہ النور ۲۴/۵۵) یعنی اہل مکہ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی ولایت سے انکار) فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورہ النور ۲۴/۵۵) یعنی خدا و رسول کے گنہگار۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جو مجھے رابع الخلفاء نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت۔ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ روز قیامت ایک منادی ندا دے گا کہاں ہے اللہ کے خلیفہ اس کی زمین پر داؤد کھڑے ہوں گے آواز آئے گی تم مراد نہیں ہو تب امیرالمومنینؑ کھڑے ہوں گے۔ پھر ایک آواز آئے گی اے اہل محشر یہ علی ابن ابی طالب اللہ کے خلیفہ ہیں۔ اس کی زمین پر اور اس کی حجت ہیں اس کے بندوں پر اور دنیا میں جو ان کی نور سے متعلق رہا آج اس کے نور سے لوگ ضیا پائیں گے۔

کتاب ابوبکر ابن مردویہ اور محمد سمعانی میں ابن مسعود سے مروی ہے کہ میں خدمت رسول میں حاضر ہوا تو آپ کو گہرے سانس لیتے ہوئے پایا میں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا حال ہے فرمایا میری موت کا وقت قریب ہے میں نے کہا پھر کس کو اپنا جانشین بنایئے۔ فرمایا بھلا کس کو میں نے کہا ابوبکر کو خاموش ہو گئے۔ پھر حضرتؐ نے ایک سرد آہ بھری۔ میں نے عرض کی آج حضورؐ کا کیا

فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"ابوبکرؓ تو صدیق ہے..."

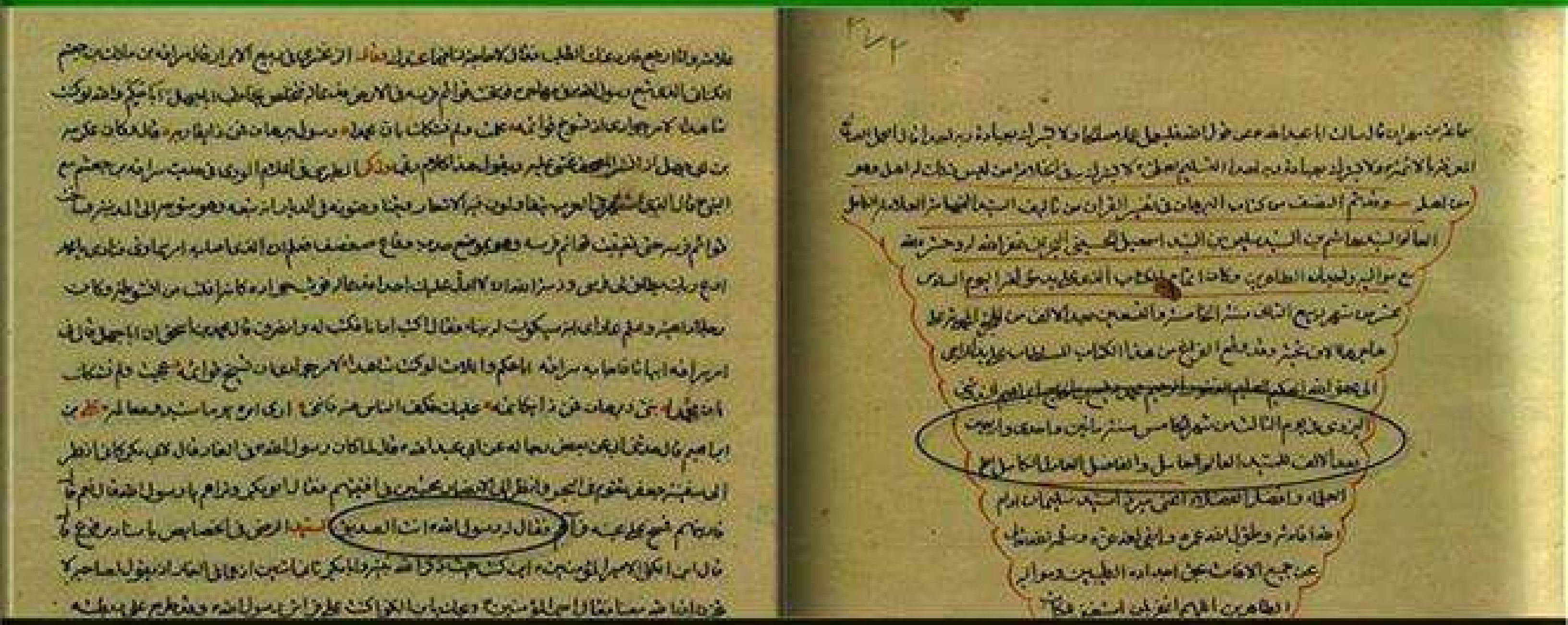

امام جعفرؓ صادق سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ غار میں تھے تو ابو بکرؓ کو آپؐ نے فرمایا گویا میں جعفر اور اس کے ساتھیوں کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں جو دریا میں کھڑی ہے، اور میں انصار مدینہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں تو ابو بکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ! آپؐ ان کو دیکھ رہے ہیں؟ حضورؐ پاک نے فرمایا، ہاں۔ تو ابو بکرؓ نے عرض کی، حضورؐ پاک مجھے بھی دکھا دیجئے۔

حضورؐ پاک نے ابو بکرؓ کی آنکھوں کو اپنے دستِ مبارک سے مَس فرمایا تو ان (ابو بکرؓ صدیق) کو تمام منظر نظر آنے لگا۔

تو حضورؐ پاک نے فرمایا، "انت الصدیق" تو صدیق ہے۔

"کتابِ شیعہ تفسیر البرہان از ہاشم علی بحرانی تفسیر سورۃ توبۃ"

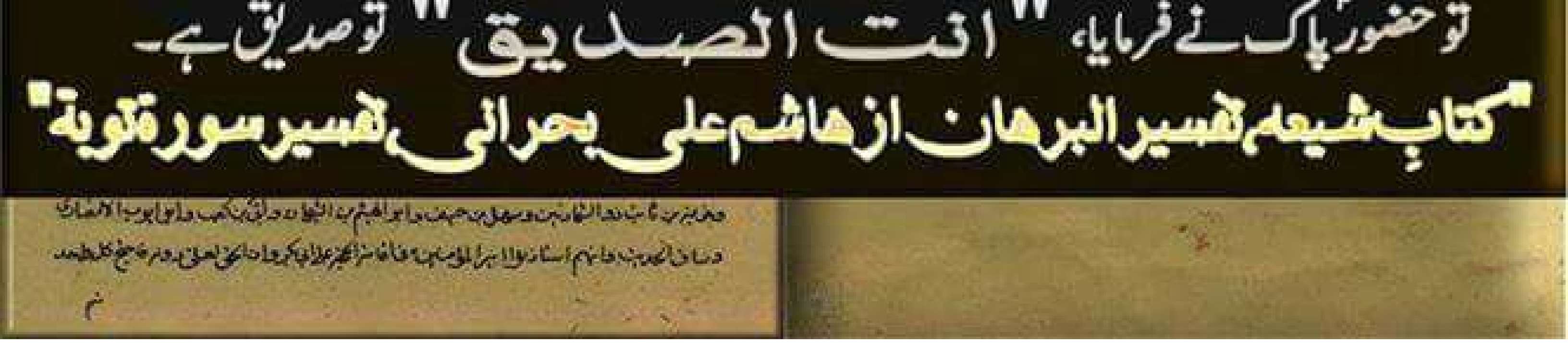

فضائل سیدنا صدیق اکبر از شیعہ کتب

3

فرمان امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

🌷حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ نے فرمایا کہ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ نے فرمایا گویا میں جعفر اور اس کے ساتھیوں کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں جو دریا میں کھڑی ہے اور میں انصار مدینہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں تو ابوبکر نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کو دیکھ رہے ہیں ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے بھی دکھا دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کو اپنے دست مبارک سے مس فرمایا تو اُن (یعنی ابوبکر صدیق) کو تمام منظر نظر آنے لگا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، آنت الصدیق تو صدیق ہے۔

⬅️ تفسیر قومی ص **266**

فضائل سیدنا صدیق اکبر از شیعہ کتب

2

طالب دعا 🙏
ممتاز قریشی

🌷حضرت ابوبکر صدیق کے متعلق حضرت امام محمد باقر نے فرمایا کہ میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے فضائل کا منکر نہیں ہوں لیکن حضرت ابوبکر حضرت عمر سے افضل ہیں۔
⬅️ احتجاج طبرسی ص **247** ایضاً ص **248**

🌷حضرت ابوبکر صدیق کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر صحابہ کی مجلس میں فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکر [رضی اللہ عنہ] نے تم سے نماز اور روزہ زیادہ ادا کرنے میں فوقیت حاصل نہیں کی بلکہ ان کے صدق و صفا قلبی کی وجہ سے اُن کی عزت و وقار بڑھ گیا۔
⬅️ مجالس المؤمنین مطبوعہ تہران ص **90**

🌷حضرت ابوبکر کے متعلق حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبل حرا پر تھے تو پہاڑ نے جنبش کی ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ٹھر جا ، تجھ پر ایک نبی [یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم] دوسرا صدیق [یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ] تیسرا شہید [یعنی حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ] بیٹھے ہیں۔
⬅️ احتجاج طبرسی ص **116**

فضائل سیدنا صدیق اکبر
از شیعہ کتب 1

🌷حضرت ابوبکر صدیق سب سے پہلے دین اسلام میں داخل ہوئے اور نبی کریم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست شفقت پر بیعت کی۔
⬅️ناسخ التواریخ ج **2** ، ص **563**

🌷حضرت ابوبکر کے پیچھے حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے نمازیں پڑھیں۔
⬅️ احتجاج طبرسی مطبوعہ نجف اشرف ص **60** ۔
⬅️حق الیقین مطبوعہ تہران ص **221**۔
⬅️ضمیمہ ترجمہ مقبول مطبوعہ لاہور ص **415**۔
⬅️جلاء العیون مطبوعہ تہران ص **150**

🌷حضرت ابوبکر صدیق کے مبارک ہاتھوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔
⬅️ احتجاج طبرسی ص **54** ۔
⬅️حق الیقین ص **191**۔
⬅️نہج البلاغتہ حصہ دوم مطبوعہ لاہور ص **286**۔
⬅️کتاب الروضہ فروع کافی ج **3** ص **239** ایضاً ص **221**۔
⬅️جلاءالعیون اردو ص **154**۔
⬅️تاریخ روضتہ الصفا ج **2** مطبوعہ لکھنو ص **22**]

سنن ابن ماجه

بشرح الإمام أبي الحسن الحنفي المعروف بالسندي

المتوفى ١١٣٨هـ

وبحاشية

تعليقات مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه

للإمام البوصيري المتوفى سنة ٨٤٠ هجرية

المجلد الأول

حقق أصوله وخرج أحاديثه على الكتب الستة
ورقمه حسب المعجم المفهرس وتحفة الأشراف
الشيخ خليل مأمون شيحا

دار المعرفة
بيروت - لبنان

١١٩/٦ ـ حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَىٰ، قَالُوا: ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَلاَ يُؤَدِّي عَنِّي إِلاَّ عَلِيٌّ».

١٢٠/٧ ـ حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَىٰ، أَنْبَأَنَا الْعَلاَءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ، وَأَخُو رَسُولِهِ وَأَنَا الصِّدِّيقُ الأَكْبَرُ، لاَ يَقُولُهَا بَعْدِي إِلاَّ كَذَّابٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ.

١١٩ ـ أخرجه الترمذي في كتاب: المناقب، باب: ٢١ (الحديث ٣٧١٩)، تحفة الأشراف (٣٢٩٠).
١٢٠ ـ انفرد به ابن ماجه، تحفة الأشراف (١٠١٥٧).

١١٩ ـ قوله: (مني... إلخ) أي: بيننا قرابة كالحرية. وقوله: (إلا علي) لما فرض الحج أمر رسول الله ﷺ أبا بكر أن يحج بالناس ثم بعث علياً لينبذ على المشركين عهدهم ويقرأ عليهم سورة براءة، وكان من عادة العرب إذا كان بينهم مقاولةٌ في صلح وعهدٍ ونقضٍ وإبرامٍ لا يؤدي إلا سيد القوم ومن يليه من ذوي قرابته القريبة ولا يقبلون ممن سواهم، فقال هكذا تكريماً لعلي واعتذاراً إلى أبي بكرٍ رضي الله تعالى عنهما.

١٢٠ ـ قوله: (أنا عبد الله) أي: من الذين أخلصوا عبادته ووفقوا لها وهذا من جملة المدح، ومدح النفس لإظهار منته تعالى، وإذا دعا إليه داعٍ آخر شرعي جاز.

قوله: (وأنا الصديق) هو للمبالغة من الصدق وتصديق الحق بلا توقفٍ من باب الصدق ولا يكون عادة إلا من غلب عليه الصدق. قيل: فلذلك سمي أبو بكرٍ صديقاً لمبادرته إلى التصديق. قال: كأنه أراد بقوله الصديق الأكبر، أنه أسبق إيماناً من أبي بكر أيضاً، وفي الإصابة في ترجمة علي: هو أول الناس إسلاماً في قول الكثير من أهل العلم.

قوله: (صليت قبل الناس بسبع سنين) ولعله أراد به أنه أسلم صغيراً، وصلى في سن الصغر؛ وكل من أسلم من معاصريه ما أسلم في سنه، بل أقل ما تأخر معاصره عن سنه سبع سنين، فصار كأنه صلى قبلهم سبع سنين وهم تأخروا عنه بهذا القدر، ولم يرد أنه كان سبع سنين مؤمناً مصلياً ولم يكن غيره في هذه المدة مؤمناً أو مصلياً. ثم آمنوا وصلوا. ويحتمل أنه قال: لأنه ما اطلع عليه.

١٢٠ ـ هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات.

فضائل سیدنا صدیق اکبر
از شیعہ کتب

5

خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق

🌷حضرت ابوبکر کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی اپنی ازواج مطہرات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت صدیق اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت فاروق کو فرمادیا تھا کہ میرے بعد عائشہ کا باپ (یعنی حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) خلیفہ ہوگا اور اُن کے بعد حفصہ کا باپ (یعنی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ)

⬅️ ترجمہ مقبول ، ص 117 ۔

⬅️ تفسیر قمی ، ص 278۔

رفیق هجرت حضرت ابوبکر صدیق

🌷حضرت ابوبکر صدیق کے متعلق مولا کریم عزوجل نے شب ہجرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ حضرت علی کو بستر پر لٹا دو اور ابوبکر صدیق کو ساتھ لے جاؤ۔

⬅️ آثار حیدری مطبوعہ لاہور ، ص 401۔

صدیقہ بنتِ صدیق، حبیبہ حبیب خدا اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُم المومنین

Aisha

عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: "عائشہ" عرض کی مردوں میں کون ہے؟ فرمایا: اس کا باپ۔

صحیح بخاری

یوم وفات ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ ھجری